GOVERNMENT OF TAMILNADU

اُردو

برائے آٹھویں جماعت

URDU READER

Standard 8

Department Of School Education

Untouchability is Inhuman and a Crime

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:00 PM

Government of Tamil Nadu

First Edition - 2019

Reprint - 2020, 2021,

2022, 2023, 2024

(Published under New Syllabus)

Content Creation

State Council of Educational
Research and Training

© SCERT 2019

Printing & Publishing

Tamil Nadu Textbook and Educational
Services Corporation

www.textbooksonline.tn.nic.in

I Urdu T1 2020f
Friday, February 14, 2020 10:40:42 AM

پیش لفظ

تعلیم کا مقصد نہ صرف علم کا حصول ہے، بلکہ طلبہ کے مستقبل کے خواب کو سچ کر دکھانے کی پہلی منزل بھی ہے۔نصابی کتابیں نہ صرف طلبہ کی رہ نمائی کرتی ہیں، بلکہ اگلی نسل کے لئے بھی ایک مشعل راہ ثابت ہوئی ہیں۔اس کتاب میں والدین، اساتذہ اور طلبہ کے ذہنی خاکوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ درج ذیل مقاصد کی تکمیل کی ایک بہتر کوشش بھی کی گئی ہے۔

اسباق کو رَٹنے کے بجائے تخلیقی راہ بتانا۔

- اردو زبان وادب،نظم، نثر، قواعد اور ان کی لسانی بنیادوں کو بچوں کے ذہنوں میں پیوست کرنا۔
- سائنسی نقطۂ نظر سے تدریس- اس طریقے سے طلباء میں خود اعتمادی پیدا کرنا
- طلباء کے ذہنوں کی گرہوں کو کھولنا اور ان کے مستقبل کو روشن، کامیاب اور تابناک بنانا۔
- حصول علم کے دوران انہیں محدود نگاہ کے نظریہ سے ہٹا کر وسیع النظری کی طرف لے جانا۔
- امتحانوں میں ناکامی کے خوف سے پیدا ہونے والی احساس کمتری کو دور کر کے تعلیم کے عمل کو آسان تر بنانا۔

یہ کتاب کو جدّت پسندی، گہرے فہم اور طالب علموں کی نفسیات کے مطابق تشکیل دی گئی ہے۔

امید قوی ہے کہ یہ مرتب کردہ کتاب آپ کو علم وادب کی ایک نئی دنیا میں لے جائے گی۔

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:01 PM

قومی ترانہ

جن گن من ادھنا یک جئے ہے

بھارت بھاگیہ ودھاتا

پنجاب سندھ گجرات مراٹھا

دراوڑ اتکل ونگا

وندھیہ ہماچل یمنا گنگا

اچ چھل جل دھی ترنگا

توا شبھ نامے جاگے

توا شبھ آشش ماگے

گاہے توا جئے گاتا

جن گن من گل دایک جے ہے

بھارت بھاگیہ ودھاتا

جے ہے جے ہے جے ہے

جے جے جے جے ہے

رابندر ناتھ ٹیگور

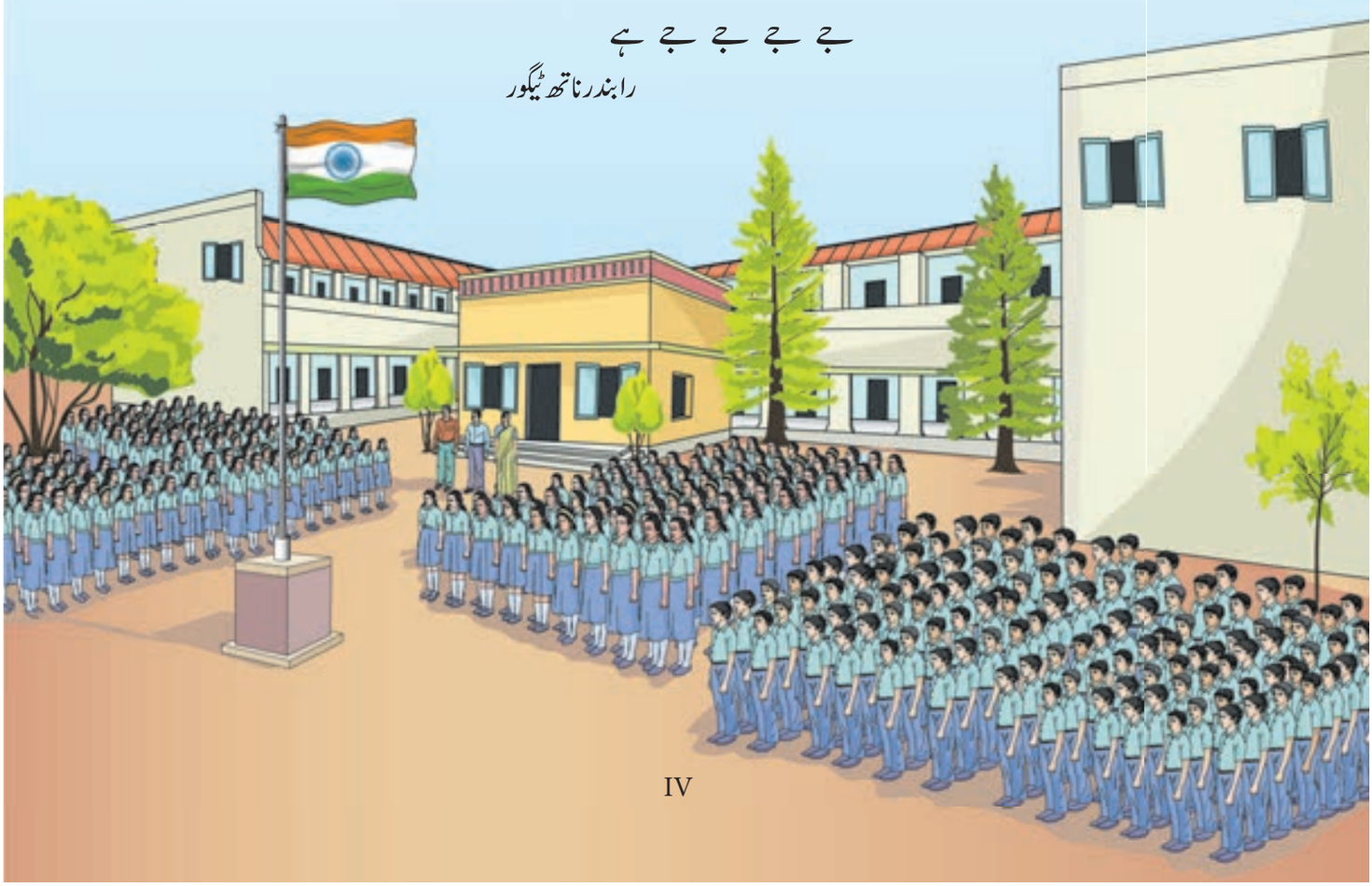

11th Std Telugu Reader Page I - III.indd 3 10-03-2021 14:40:58

تمل زبان کی عظمت

(ترجمہ)

حسینہ زمین، پرجوش سمندر کو اوڑھے ہوئے ہے۔ خطہ بھارت، اس حسینہ کا دمکتا ہوا چہرہ ہے۔ علاقہ دکن اس چہرے کی پروقار ہلال نما پیشانی ہے، جس پر دراوڑ کا مہکتا ہوا تلک لگا ہوا ہے۔

اے قابل فخر دوشیزہ تمل! اے دوشیزہ تمل!

تو ہی اس تلک کی خوشبو ہے، جس سے سارا جہاں لطف اندوز ہو رہا ہے۔ دنیا کا چپہ چپہ تیری مہکتی خوبیوں سے معطر ہو رہا ہے۔

ہم تیری پرشکوہ، سدا بہار جوانی کے جوہر پہ حیراں، بے خودی کے عالم میں تیری عظمت کے گیت گاتے ہیں۔

اے دوشیزہ تمل زندہ باد! پائندہ باد!

مترجم : سجاد بخاری

پے۔سندرم پلّے منون منیم

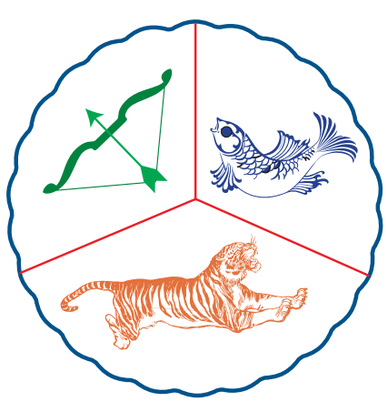

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:03 PM



قومی یکجہتی کا اقرار

''اقرار کرتا ہوں کہ میں ملک عزیز کو متحد رکھنے، اس کی سالمیت کو برقرار رکھنے اور اسے مضبوط بنانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا''۔

''یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں تشدد کا کبھی ساتھ نہیں دوں گا، ہر قسم کی مذہبی، لسانی، علاقائی، سیاسی اور اقتصادی اختلافات کو پُرامن اور دستوری طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کروں گا''۔



اقرارنامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔ سارے ہندوستانی میرے بھائی بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے محبت ہے۔ اور میں اس کے بھرپور اور گوناگوں ورثے پر نازاں ہوں۔ میں ہمیشہ اس کا اہل بننے میں کوشاں رہوں گا۔ میں اپنے ماں باپ، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کروں گا اور ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آؤں گا۔ میں اپنے وطن اور اس کے باشندوں کے لئے جاں نثاری کا اقرار کرتا ہوں۔ انہیں کی خوش حالی اور فراغت میں میری مسرت پوشیدہ ہے۔

چھوت چھات ایک غیر انسانی فعل اور جرم ہے

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:04 PM

اس کتاب کا طریقہ استعمال

حصہ نظم



حصہ نظم کا مطالعہ کرنے،
نظم سے متعلق دلچسپی پیدا کرنے
کے لئے دیا گیا ہے۔

سیکھنے کے مقاصد



اس سے طلباء کے اندر سیکھنے کی
صلاحیتیں اجاگر ہوں گی

نصابی کتاب

علم کی شمع کو طلباء کے اندر
جلانے کے لئے نصابی کتاب کا
یہ مواد فراہم کیا گیا ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟



درس وتدریس کے عمل میں دلچسپی پیدا کرنے
کے لئے ''کیا تم جانتے ہو'' جیسے عنوانات
دئے گئے ہیں

سوالات (محاسبہ)



مختلف سطح کے طلباء کو مدنظر
رکھ کر تیار کئے گئے ہیں۔

شاعر یا مضمون نگار کا تعارف کیا گیا ہے
تاکہ طلباء کے اندر ان سے متعلق معلومات
حاصل کرنے کا ذوق بیدار ہو۔

قواعد



اردو زبان کے بنیادی قواعد
کو جاننے کے لئے قواعد
دئے گئے ہیں۔

حاصل کلام/ حاصل مطالعہ



نظم یا نثر میں جو کچھ سیکھا ہے اس
کو سمجھ کر اس کا حاصل لینا۔

ڈھونڈئے اور تلاش کیجئے



درس و تدریس کے دوران انٹرنٹ
اور دیگر الکٹرانک آلات کی مدد لینا۔



تلاش کیجئے اور جانئے۔
لسانی سرگرمیاں:

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:05 PM

فہرست مضامین

		پہلی میعاد کے لئے (Term-1)		صفحہ نمبر
اکائی I	حصہ نظم	حمد باری تعالیٰ	شاکر احسن باقوی	1
	حصہ نثر	چوتھے خلیفۂ راشد-حضرت علی رضی اللہ عنہٗ	سید محمود، پرنام بٹ	4
	حصہ غزل	غزل	امین احمد امین	9
	سرسری مطالعہ	کھانا سب سے اچھا، سب سے برا	مائل خیرآبادی	12
	قواعد	فعل ماضی کی قسمیں		17
اکائی II	حصہ نظم	علم وعمل	مولانا محمد حسین آزاد	19
	حصہ نثر	تعلیم برائے زندگی	مترجم از تمل: محمد شرف الدین، ہسور	23
	حصہ غزل	غزل	دانش فرازی	28
	سرسری مطالعہ	بادشاہ سے بزرگی تک	وائی سید الیاس ویلوری	32
	قواعد	فعل ماضی کی بعض قسمیں		36
اکائی III	حصہ نظم	عید الفطر	نظیر اکبرآبادی	39
	حصہ نثر	وطن کی آزادی میں مسلمانوں کا حصہ	حافظ ابرار الحق حسن	43
	حصہ غزل	غزل	بہادر شاہ ظفر	47
	سرسری مطالعہ	مولانا رمضانی	ماخوذ	51
	قواعد	فعل ماضی کی بقیہ قسمیں		54

		زبانی یاد کرنے کی نظمیں		
	حمد	پہلے پانچ اشعار		1
	غزل	بہادر شاہ ظفر	پہلے پانچ اشعار	47

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:05 PM

فہرست مضامین

دوسری میعاد کے لئے (Term-2)

				صفحہ نمبر
	حصہ نظم	نعت	مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی	56
	حصہ نثر	شمسی توانائی	کے۔عبدالرحیم، پرنام بٹ	59
اکائی IV	حصہ غزل	غزل	جگرؔ مرادآبادی	64
	سرسری مطالعہ	جیسا بوؤ گے، ویسا کاٹو گے	محمد حسین حسّان	68
	قواعد	فعل اور اسم فاعل کا فرق		71
	حصہ نظم	عدلِ فاروقی	علامہ شبلی نعمانیؒ	74
	حصہ نثر	ادب کی اہمیت	ماخوذ	78
اکائی V	حصہ نظم	غزل	سہیل راشدؔ	83
	سرسری مطالعہ	ناشکری کا نتیجہ	ماخوذ	87
	قواعد	فعل حال کی قسمیں		91

زبانی یاد کرنے کی نظمیں

نعت	پہلے پانچ اشعار		56
غزل	جگرؔ مرادآباد	پہلے تین اشعار	68

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:05 PM

فہرست مضامین

		تیسری میعاد کے لئے (Term - 3)		صفحہ نمبر
اکائی VI	حصہ نظم	ماں کا خواب	علامہ اقبالؒ	93
	حصہ نثر	شعبۂ بصریات کا امام ابن حسن الہیثمؒ	محمد جاوید اکرم	97
	حصہ غزل	غزل	عبدالرحمٰن خان تشنہؔ	103
	سرسری مطالعہ	حیرت انگیز قربانی	محمد یوسف اصلاحی	106
	قواعد	مفعول اور اسمِ مفعول کا فرق		110
اکائی VII	حصہ نظم	پیغام یک جہتی	سید احمد شاکر میسوری	111
	حصہ نثر	یہ طالب علم کی شان نہیں	سید مسعود احمد، ترپاتوری	117
	حصہ غزل	غزل	عبدالعظیم حافظؔ، عمرآبادی	122
	سرسری مطالعہ	ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں	ٹی۔ نیاز احمد پرنام بٹ	126
	قواعد	ضرب الامثال اور کہاوتیں		129
اکائی VIII	حصہ نظم	خضر کا کام کروں، رہ نما بن جاؤں	حامد اللہ افسرؔ، میرٹھی	131
	حصہ نثر	مکھی اور اس کی قسمیں	خواجہ حسن نظامی	135
	حصہ غزل	غزل	ملک العزیز کاتب، چنّئی	141
	سرسری مطالعہ	اتحاد کی طاقت	رضا جعفری	144
	قواعد	جملہ انشائیہ کی اقسام		148

زبانی یاد کرنے کی نظمیں

			صفحہ نمبر
نظم	خضر کا کام کروں، رہ نما بن جاؤں	پہلے دو بند (چھ مصرعے)	131
غزل	عبدالعظیم حافظؔ	پہلے چار اشعار (آٹھ مصرعے)	122

8 urdu reader index
Monday, July 01, 2019 12:07:05 PM

اکائی 1

حصّہ نظم

حمد

شاکر احسن باقوی۔ پرنام بٹ

حمد کی تعریف

حمد ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں شاعر عاجزی وانکساری کے ساتھ خدا کی تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے، اس کی رحمتوں اور برکتوں کا تذکرہ کرتا ہے اور پھر آخر میں اسی سے نہایت ادب واحترام، عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا مانگتا ہے۔

شاعر کا تعارف

مکمل نام کا کا شاکر احسنؔ، تخلص احسنؔ ہے۔ آپ کی پیدائش شہر پرنام بٹ میں 1968 میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ نصرت الاسلام میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ دارالسلام عمرآباد کا رخ کیا۔ وہاں سے عالمیت کی سند حاصل کی اور فضیلت کے لئے جامعہ باقیات صالحات سے رجوع فرمایا۔ نیز مدراس یونی ورسٹی سے افضل العلماء کا کورس بھی مکمل کیا اور ٹمل ناڈو کے اکثر مشاعروں میں شریک ہوکر شہرت حاصل کی۔ شعروشاعری میں آپ نے سہیل راشدؔ صاحب سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

سانس لیتی ہے سدا نام ترا یا اللہ
کہتی ہے دل کے دھڑکنے کی صدا یا اللہ

شام رکھتی ہے جبیں تیری عبادت کے لئے
سر کو سجدہ سے اٹھاتی ہے صبا یا اللہ

تیرا عرفان ملا ہے تو نبی کے دم سے
ہم سے ہو کیسے ترا شکر ادا یا اللہ

ہم جو رسوا ہیں تو چھوڑا ہے نبیؐ کا دامن
ان سے ہٹ کر ہے عبث تجھ سے وفا یا اللہ

یہ الگ بات کہ مخفی ہے نگاہوں سے تو
ذرے ذرے سے جھلکتی ہے ضیا یا اللہ

حُسن جتنا بھی ملا میرے قلم کو تجھ سے
سب کو حاصل نہیں یہ حسن عطا یااللہ

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:25 PM

ہم زمانے میں مسلسل ہیں تنزل کا شکار
ہم سے بد نام ہوا دین ترا یا اللہ
میں ترا بندہ ہوں پھر چون و چرا کیا جانوں
تو مرا رب ہے تجھے سب ہے رَوا یا اللہ

حاصلِ کلام

شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے آٹھ باتوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

(1) انسان کی ہر سانس ہمیشہ اللہ کا نام لیتی ہے اور اس کے دل سے دھڑکنے والی ہر آواز اللہ کا ذکر کرتی ہے۔

(2) دن کا اختتام شام سے ہوتا ہے گویا دن اپنے خاتمہ کے وقت خدا کے دربار میں سجدہ میں سر رکھ دیتا ہے، دوسرے دن صبا (صبح کی ٹھنڈی ہوا) آکر اُسے سجدے سے اٹھاتی ہے۔

(3) اللہ کی پہچان اور اس کی معرفت ہمیں پیارے نبی ﷺ کی وجہ سے ہی ملی ہے۔ اے اللہ ہم تیرا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

(4) آج ہماری ذلت اور پستی کا سبب پیارے نبی ﷺ کے دامن کو چھوڑنا ہی ہے۔ یعنی آپؐ کا اتباع نہ کرنا ہے۔ صحیح تو یہ ہے کہ نبی ﷺ کے اتباع کے بغیر اللہ سے وفاداری کا دعویٰ بھی بے کار ہے۔

(5) اللہ تعالیٰ ہماری نگاہوں یا نظروں سے پوشیدہ تو ہے لیکن کائنات کی ہر چیز سے اس کی قدرت کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(6) اے اللہ! شاعر کو لکھنے کا فن اور قلم کی طاقت جو ملی ہے وہ تیری ہی عطا کردہ ہے۔

(7) ہمارے اعمالِ بد ہمیں پستیوں کی طرف کھینچے لئے جا رہے ہیں اور دینِ اسلام ہماری بدکرداریوں سے بدنام ہو رہا ہے

شاعر آخر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ! میں تیرا عاجز و مسکین بندہ ہوں، بندگی اور اطاعت کرنا میرا کام ہے، تو میرا پروردگار ہے، ساری خوبیاں اور تعریفیں تیرے لئے سزاوار ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

سدا	:	ہمیشہ	صدا	:	آواز
صبا	:	صبح کی ٹھنڈی ہوا	عرفان	:	پہچان۔ خدا کی معرفت
رسوا	:	ذلیل	عبث	:	بے کار
وفا	:	وعدہ پورا کرنا	مخفی	:	پوشیدہ
ضیا	:	روشنی	حُسن	:	خوب صورتی

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:25 PM

تنزل : پستی روا : زیبا۔جائز

چون وچرا : بحث وتکرار

II واحد جمع لکھئے:

صدا + صدائیں عبادت + عبادتیں

نگاہ + نگاہیں قلم + اقلام

III اضداد لکھئے:

شام × صبح شکر × ناشکری

رسوا × باعزت مخفی × ظاہر

تنزل × ترقی

IV مصرعے مکمل کیجئے:

(I) سانس لیتی ہے سدا .....

..... دھڑکنے کی صدا یا اللہ

(2) ہم جو رسوا ہیں تو .....

..... عبث تجھ سے وفا یا اللہ

V درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) انسان کی سانس اور دل سے کس کا نام بار بار آتا ہے؟

(2) اللہ کا عرفان کس کی وجہ سے نصیب ہوا ہے؟

(3) آج دنیا میں ہم کیوں رسوا ہیں؟

(4) ذرے ذرے سے کون سی چیز جھلکتی ہے؟

(5) شاعر کو اللہ کا کون سا انعام ملا ہے؟

(6) صحیح معنی میں خدا کا بندہ بننے کے لئے کیا ضروری ہے؟

VI تفصیلی جوابات لکھئے۔

(1) شاعر اللہ کی حمد وثنا کس طرح بیان کرتا ہے؟

(2) ”حمد“ کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:26 PM

اکائی 1

حصّۂ نثر

حضرت علی رضی اللہ عنہ

سید محمود، پرنام بٹ

سیکھنے کے مقاصد

- حضرت علیؓ کے حالاتِ زندگی، اخلاق وسخاوت اور خلافت کے متعلق جانکاری حاصل کرنا۔
- زندگی میں واقع پیچیدہ مسائل کو حضرت علیؓ کے فیصلوں کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کرنا۔
- دنیا میں سیدھی سادی زندگی اختیار کرنے پر ابھارنا۔
- ذمہ داری اور امانت کا احساس پیدا کرنا۔
- عدل وانصاف کی صفت کو اپنے اندر پیدا کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفۂ راشد ہیں۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے والد بزرگوار، حضرت فاطمہؓ کے شوہر اور حضور نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں۔ بچوں میں آپ نے سب سے پہلے دس یا گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی آپ کا شمار ان دس خوش نصیب صحابہ کرام میں ہوتا ہے جن کو رسول اللہ ﷺ نے دنیا ہی میں جنت کی خوش خبری سنائی تھی۔ آپ کا نام گرامی علیؓ، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب، لقب حیدر اور ذوالفقار تھا۔ آپ مکہ مکرمہ کے قریش خاندان میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔

حضرت علیؓ کے والد ابوطالب مکہ کے تاجر اور سردار تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی یتیمی کی حالت میں بچپن میں کفالت اور کم سنی میں پرورش کی۔ انہوں نے آپؐ کا ہر طرح ساتھ دیا۔ آپؐ کی یہ تمنا تھی کہ ابوطالب (آپؐ کے چچا) ایمان کی دولت سے مشرف ہوجائیں۔ اسی لئے آپؐ آخر دم تک انہیں دین کی دعوت دیتے رہے لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا۔

حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسدؓ نے ایمان قبول کیا اور اپنی پوری زندگی تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ گزاری۔ آپؓ نے ہمیشہ ماں کی طرح ان کا خیال رکھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو آپؐ نے اپنی چادر کفن کے لئے عطا فرمائی، اپنے آنسوؤں اور دعاؤں کے ساتھ خود انہیں قبر میں اتارا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:26 PM

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ کو اپنی تربیت میں لیا، آپؓ بڑے ہوشیار اور ذہین تھے۔ بچپن ہی میں پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تھا اور علم و فضل میں حد درجہ کمال رکھتے تھے اسی لئے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں کوئی بھی پیچیدہ مسئلہ درپیش ہوتا تو اس مسئلہ کو عموماً حضرت علیؓ ہی حل فرماتے تھے۔

حضرت علیؓ بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ آپؓ نے پوری زندگی کبھی کسی بت یا مورتی کو سجدہ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی نذر و نیاز پیش کی۔ گویا آپ کی اٹھان بچپن ہی سے اسلام کے دامنِ رحمت میں ہوئی۔ آپؓ نہایت سخی تھے۔ کبھی کوئی سائل آپؓ کے در سے خالی ہاتھ نہیں گیا۔ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھلایا کرتے تھے۔ دنیا اور اس کی چمک دمک سے بہت دور رہتے اور موٹا کپڑا پہنتے تھے۔

حضرت علیؓ کی زندگی بہت ہی سادہ تھی اور آپ فقر و فاقہ کے ساتھ نہایت زاہدانہ زندگی گذارتے تھے، حضرت فاطمہؓ نے اپنے ساتھ جو مختصر ساز و سامان لایا تھا اس میں ساری عمر کوئی اضافہ نہیں کیا۔ ایک مینڈھے کی کھال جو بستر کا کام دیتی، اوڑھنے کے لئے ایک مختصر سی چادر، ایک چکّی اور ایک مشکیزہ، یہی کل سامان تھا۔ نہ کوئی غلام اور نہ کوئی لونڈی۔ گھر کا سارا کام حضرت فاطمہؓ خود اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضورؐ کے پاس گئیں اور اپنے ہاتھوں کے نشانات بتائے جو چکی میں آٹا پیسنے سے بن گئے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا بیٹی! کیا تو نہیں چاہتی کہ دنیا کی ہر تکلیف کے بدلے جنت میں تیرا مقام بلند ہو!

یہ سنتے ہی ویسے ہی واپس لوٹ آئیں اور حضرت علیؓ مزدوری کر کے جو کچھ لاتے اسی پر گزارا کر لیتی تھیں۔

حضرتؓ اپنے زمانے کے نہایت بلند پایہ عالم تھے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کو کامیاب بنانے میں آپؓ کا بڑا ہاتھ تھا۔

آپؓ کی شجاعت و بہادری کا ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ پیارے نبیؐ نے اعلان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے آدمی کو خیبر (مدینہ کے قریب یہودیوں کا مضبوط قلعہ) کا جھنڈا دوں گا جو خود بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کا رسولؐ بھی اُس سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کامیابی عطا فرمائے گا۔ صحابہ کرامؓ میں سے ہر کوئی یہ خواہش کر رہا تھا کہ یہ شرف مجھے ملے۔ آپؐ مجلس پر نگاہ دوڑاتے ہیں اور پوچھتے ہیں علی بن ابی طالبؓ کہاں ہیں؟ حضرت علیؓ آشوبِ چشم کی وجہ سے آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے تھے۔ آپؐ اپنا لعابِ دہن لگاتے ہوئے جھنڈا دیتے ہیں۔ حضرت علیؓ انہیں دین کا پیغام پہونچاتے ہیں، قبول نہ کرنے کی صورت میں خیبر کے مضبوط دروازے کو اپنے ہاتھوں سے اکھاڑ کر قلعہ میں داخل ہوتے ہیں۔ بہت سارا مال و اسباب لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں فاتحِ خیبر بن کر حاضر ہوتے ہیں تو آپؐ خوش ہو کر انہیں شیرِ خدا کے لقب سے نوازتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ مسلمانوں کے خلیفہ بنائے گئے۔ آپؓ اپنا پورا وقت خلافت کے کاموں میں صرف کرتے تھے اور رعایا کی خدمت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔ اپنے دورِ حکومت میں ماتحت گورنروں پر کڑی نگرانی فرماتے۔ بسا اوقات خود علاقوں میں پہنچ کر ان کا حساب و کتاب لیا کرتے تھے۔

حضرت علیؓ بیت المال کو عوام کی امانت سمجھتے تھے۔ ذرّہ برابر بھی بغیر کسی ضرورت کے خرچ کرنے کو خیانت تصور کرتے۔ جتنا مال بھی آتا سب تقسیم فرما دیتے تھے اور اس تقسیم میں کبھی بھی اپنے دوست و احباب اور رشتہ داروں میں کسی کو فوقیت نہیں دی۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:27 PM

آپ ؓ کو اللہ تعالیٰ نے دین کی خوب گہری سمجھ عطا فرمائی تھی ۔ ہمیشہ حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے قرآن مجید اور احایث نبوی سے ایک خاص شغف پیدا ہو گیا تھا۔ آپؐ وہ خطوط جو دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کے نام لکھتے تھے، اکثر وہ آپؓ ہی کے ہاتھ سے لکھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح اللہ نے آپ کو تقریر کا ملکہ بھی بہترین عطا فرمایا تھا۔ آپؓ کے خطبات فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔

حضرت علیؓ عدل و انصاف کے علم بردار تھے۔ حق و انصاف کے مطابق فیصلہ فرماتے، قوّتِ فیصلہ آپؓ کی امتیازی شان تھی۔ ایک مرتبہ دو شخص سفر پر نکلے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین۔ دونوں جب کھانے کے لئے بیٹھے تو تیسرا آدمی اچانک آ گیا اور کھانے میں شریک ہو گیا اور جب وہ شخص جانے لگا تو شکریہ کے ساتھ آٹھ درہم بطورِ تحفہ اس نے دئے۔ پہلے ساتھی نے دوسرے کو تین درہم دئے تو وہ ماننے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ برابر تقسیم ہو۔ بالآخر یہ مقدمہ حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچا۔ آپؓ نے دوسرے ساتھی سے کہا کہ تم یہ رقم لے لو۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے۔ اس نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ فیصلہ کیجئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا پہلے ساتھی کی پانچ روٹیوں کے پندرہ ٹکڑے اور تمہاری تین روٹیوں کے نو ٹکڑے ہوئے اس طرح چوبیس ٹکڑوں میں سے مسافر نے تمہارے حصہ کا ایک ٹکڑا کھایا جب کہ باقی ٹکڑے تمہارے ساتھی کے کھائے۔ تو تم صرف ایک درہم کے حق دار بنے۔ جب یہ فیصلہ سنایا تو وہ ہکا بکا رہ گیا اور ایک درہم لیتے ہوئے کہا کہ بات مجھے اب سمجھ میں آئی۔

حضرت علیؓ ایک دن فجر کی نماز پڑھانے تشریف لائے تو راستہ میں آپ کے سر پر عبدالرحمٰن بن ملجم نے زہر آلود خنجر سے وار کیا۔ آپؓ نیچے گر پڑے اور بہت سا خون بہہ نکلا۔ یہ زخم گہرا ہوتا چلا گیا۔ اسی حالت میں 20 رمضان 40ھ کو شہادت نصیب ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 63 برس کی تھی۔ آپؓ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور چند دن کی تھی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

راشد	:	سیدھے راستہ پر چلنے والا	سعادت	:	خوش نصیبی
بعثت	:	پیغمبر بھیجنا	کفالت	:	پرورش
کم سنی	:	بچپن	تمنا	:	آرزو
مشرف ہونا	:	عزت حاصل کرنا	دعوت	:	بلانا
ذہین	:	چالاک	پیچیدہ	:	مشکل
خلیفہ	:	جانشین	سائل	:	فقیر
در	:	گھر	بلند پایہ	:	اونچا
آشوبِ چشم	:	آنکھ کے درد سے دکھنا	دہن	:	دہان کا مخفف

لعابِ دہن : دہان کا مخفف، منہ کا تھوک، رسول اللہ ﷺ کا مبارک لعاب۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:27 PM

صرف کرنا	:	خرچ کرنا	فقہ	:	دین کی گہری سمجھ
خیانت	:	دھوکہ، امانت کی ضد	فوقیت	:	بڑائی۔ برتری
شغف	:	شوق۔ رغبت	ملکہ	:	مہارت۔ قابلیت

II واحد اور جمع اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

خلیفہ	+	خلفاء	زندگی	+	زندگیاں
چادر	+	چادریں	آنسو	+	آنسوؤں
مسئلہ	+	مسائل	ذمہ داری	+	ذمہ داریاں
علاقہ	+	علاقے	روٹی	+	روٹیاں
خط	+	خطوط	خطبہ	+	خطبات

III اضداد اپنی کاپی میں لکھ کر یاد کیجئے:

خوش نصیب	×	بدنصیب	مالدار	×	غریب
پیچیدہ	×	آسان	تکلیف	×	آرام
بہادری	×	بزدلی	امانت	×	خیانت
حق	×	ناحق	انکار	×	اقرار

IV خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے شوہر اور حضور نبی کریمؐ کے چچازاد بھائی اور ..... ہیں۔

(2) حضور ﷺ کے چچا ابوطالب مکہ کے ..... آدمی تھے۔

(3) ..... بڑے ہوشیار اور ذہین تھے۔

(4) حضرت علیؓ کی زندگی نہایت سادہ تھی اور آپؓ بہت ہی ..... زندگی گذارتے تھے۔

(5) حضرت علیؓ اپنا پورا وقت .....کے کاموں میں صرف کرتے تھے

اُردو ہماری مادری زبان ہے۔ اُردو میں ہمارے مذہب کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ اردو بولئے، اردو پڑھئے اور اُردو لکھئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:28 PM

V جوڑ لگایئے:

(1) حضرت علیؓ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسدؓ نے	-	عوام کی امانت سمجھتے تھے
(2) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت علیؓ کو	-	یہودیوں کا مضبوط قلعہ
(3) خیبر مدینہ کے قریب	-	حضرت علیؓ خلیفہ بنائے گئے
(4) حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد	-	اپنی تربیت میں لیا اور ان کی تعلیم کا انتظام فرمایا
(5) حضرت علیؓ بیت المال کو	-	تقوٰی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کی

VI درج ذیل سوالوں کے ایک یا دو جملوں میں جواب لکھئے؟

(1) حضرت علیؓ کا لقب اور کنیت کیا ہے؟

(2) حضرت علیؓ کے والد اور والدہ کا نام لکھئے؟

(3) حضرت فاطمہؓ اپنے ساتھ کیا چیزیں لے آئی تھیں؟

(4) حضور ﷺ اکثر خطوط کس سے لکھوایا کرتے تھے؟

(5) حضرت علیؓ کو کب اور کس نے شہید کیا؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

(1) حضرت علیؓ کی ابتدائی زندگی کے واقعات لکھئے؟

(2) حضرت علیؓ کی شجاعت و بہادری پر ایک نوٹ لکھئے؟

(3) حضرت علیؓ عدل و انصاف کے علم بردار ہیں واضح کیجئے؟

عملی سرگرمی:

خلفاء راشدین کی سیرت طیبہ اور حالاتِ زندگی کے متعلق اپنے اسکول کی لائبریری سے کتابیں حاصل کر کے معلومات اکٹھا کر کے اپنی کاپی میں لکھئے۔

پہیلیاں بوجھئے :

آگ لگے میرے ہی بل سے
ہر انسان کے آتی ہے کام
دن میں پودے مجھے بناتے
اب بتلاؤ میرا نام

ایک تھال موتیوں سے بھرا
سب کے سر پر اوندھا دھرا
چاروں اور وہ تھالی پھرے
موتی اس سے ایک نہ گرے

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:28 PM

اکائی 1

حصّۂ غزل

غزل

امین احمد امینؔ

سیکھنے کے مقاصد

- ہر ایک سے اپنے غم کا اظہار نہ کرنا۔
- زندگی ڈر اور امید کا نام ہے اس بات کو سمجھنا ۔
- اللہ سے اپنا رشتہ ہمیشہ جوڑنا۔

شاعر کا تعارف

امین احمد نام، امینؔ تخلص، والد کا نام مولانا فضل اللہ جو جامعہ دارالسلام عمرآباد کے ناظمِ اول رہے۔ امینؔ وانم باڑی میں پیدا ہوئے۔ جامعہ دارالسلام عمرآباد سے فراغت کے بعد چند دنوں تجارت میں مصروف رہے۔ بعد میں جامعہ دارالسلام میں مدرس کی حیثیت سے تادمِ زیست خدمات انجام دیتے رہے۔ اردو کے علاوہ عربی کے بھی اچھے شاعر تھے۔

نگہ میکشوں کی ادھر ہوگئی
تری چشم مے گوں جدھر ہوگئی

نوازش تمہاری کدھر ہوگئی
مرے دل کی حالت دگر ہوگئی

خدا کا کرم اور نوازش ہے یہ
مری چشمِ غم کی سحر ہوگئی

جدائی نے تیری یہ کیا کردیا
مری زندگی در بدر ہوگئی

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:29 PM



اطاعت کے لمحے بہت کم ملے
گناہوں میں شام اور سحر ہوگئی

ترے صحنِ گلشن کی ہر اک کلی
مرے حق میں برق و شرر ہوگئی

امینؔ یاس و امید کے درمیاں
حیاتِ دو روزہ بسر ہوگئی



حاصلِ کلام

امین احمد امینؔ اس غزل میں اپنے محبوب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے محبوب تیری شرابِ محبت سے مخمور آنکھیں ایسی متاثر کن ہیں کہ جدھر کو اٹھتی ہیں سارے مے کشوں (شراب نوشی کرنے والوں) کی توجہ ادھر ہی ہو جاتی ہے۔

تمہاری نوازش و مہربانی کیا ہوئی کہ میرے دل کی حالت الٹ پلٹ ہوگئی۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری شام غم کی صبح ہوگئی یعنی غموں کا خاتمہ ہو کر خوشیوں کا اجالا ہو گیا۔

اے محبوب! تیری جدائی نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ آوارگی میرا مقدر بن گئی۔ اطاعت و فرماں برداری کے لمحات بہت ہی کم ملے۔ دن اور رات کے اوقات گناہوں میں بسر ہوئے۔ تیرے باغ کی ہر ایک کلی میرے حق میں بجلی اور چنگاری کا کام کر گئی۔

آخر میں شاعر خود سے کہتے ہیں۔ اے امینؔ! زندگی کی مختصر زندگی امید اور مایوسی کے درمیان پوری ہوگئی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

مے کش	:	شراب نوشی کرنے والا	مے گوں	:	شراب کے رنگ کا
نگہ	:	نگاہ کا مخفف، نظر، توجہ	چشم	:	آنکھ
نوازش	:	مہربانی۔ کرم۔ عنایت	دگر	:	دیگر کا مخفف۔ تہ و بالا
لمحہ	:	وقت۔ وقفہ۔ لحظہ	سحر	:	صبح
دربدر	:	آوارہ۔ ہر ایک کے دروازہ پر	یاس	:	ناامیدی۔ مایوسی۔
شرر	:	چنگاری۔ شرارہ	حیات	:	زندگی
گلشن	:	باغ۔ پھلواری۔ چمن	برق	:	بجلی

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:31 PM

II اضداد لکھئے:

شام	×	سحر	اطاعت	×	نافرمانی
یاس	×	امید	حیات	×	موت

III نیچے دئے گئے بعض مخففات پر غور کریں کہ شاعر حضرات کس طرح اپنی غزل میں ضرورت کے تحت الفاظ کو کم کر کے استعمال کرتے ہیں۔

نگاہ	:	نگہ	دیگر	:	دگر
میری	:	مری	تیری	:	تری
ایک	:	اک	شرارہ	:	شرر
باہم	:	بہم	ماہ	:	مہ
طلباء	:	طلبہ	درس گاہ	:	درس گہ
پیام بر	:	پیمبر	پیغام بر	:	پیغمبر

IV درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) محبوب کی محبت سے معمور آنکھیں میکشوں پر کیا اثر رکھتی ہیں؟

(2) محبوب کی نوازش وعنایت سے شاعر کے دل کی حالت کیا ہوگئی؟

(3) شاعر امینؔ کے غموں کا خاتمہ کیسے ہوا؟

(4) شاعر امینؔ کو کس بات پر افسوس ہے؟

(5) دوست کے باغ کی کلی نے شاعر امینؔ کے حق میں کیا نتیجہ پیش کیا؟

(6) مختصر زندگی کس حالت میں بسر ہوئی؟

علم کی اہمیت

- علم روشنی ہے اور جہل تاریکی۔ لہٰذا روشنی اور تاریکی برابر نہیں ہوسکتی ہے۔ علم تاریک دلوں کو منور کرتا ہے۔ علم پیغمبروں کی میراث ہے۔
- دولت صَرف کرنے سے ختم ہوجاتی ہے، جب کہ علم میں اضافہ ہوتا ہے۔
- علم ایک زوال دولت ہے۔ علم ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔
- علم ہی انسان کو انسان بناتا ہے۔ علم انسان کو مہذب بناتا ہے۔ انسان علم ہی کے ذریعے بڑوں کی تعظیم وتکریم سیکھتا ہے۔
- علم ہی کے ذریعہ ہم نے اپنے والدین کے مراتب کو جانا۔ علم کا حاصل کرنا مردوں اور عورتوں پر فرض ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:31 PM

اکائی 1

سرسری مطالعہ

کھانا سب سے اچھا اور سب سے برا

مائل خیرآبادی

''کون ہو؟''

''مسافر ہوں''

''کیا چاہتے ہو؟''

''چاہتا ہوں کہ کوئی کام مل جائے اور میں حلال روزی کما سکوں''

''میں باورچی ہوں۔ میرے ساتھ کام کروگے۔''

''ضرور''۔

''کیا لوگے ہر روز؟''

''بس دو وقت کھانا اور کچھ روپئے کہ کپڑا بنا سکوں۔''

''اچھا تو آج میرے گھر پر رہو۔ کل سے میرے ساتھ چلنا۔''

اس بات چیت کے بعد مسافر باورچی کے گھر رات بھر رہا۔ صبح اس کے ساتھ ہولیا۔ دراصل باورچی نواب صاحب کے یہاں نوکر تھا۔ وہاں سے نواب کے باورچی خانے میں لے گیا اور کہا کہ برتن دھوڈالو۔

مسافر نے برتن دھوئے۔ صاف کر کے قاعدے سے رکھ دیے۔ اس کے بعد باورچی نے کہا ''اچھا اب آٹا گوندھ ڈالو۔ مسافر آٹا گوندھنے لگا۔ اس نے آٹا گوندھ کر رکھ دیا۔ باورچی نے آکر دیکھا۔ کہا ٹھیک ہے۔ اب یہ آٹا روٹیاں پکانے کے لائق ہوگیا۔

''اب بھی نہ ٹھیک ہوگا۔ میں نے دونوں ہاتھوں سے مکّے لگائے ہیں۔''

مسافر نے کہا۔ باورچی کچھ نہ سمجھا۔ بولا ''آٹے کو گوندھا ہی اسی طرح جاتا ہے''۔

''میرا مطلب یہ ہے''۔ نواب کا باورچی یہ سن کر ہنسنے لگا۔ دل میں کہا ''ہے تو مسافر بالکل مزدور قسم کا آدمی، مگر دلچسپ بھی ہے۔

باورچی بار بار مسافر کی بات یاد کرتا رہا۔ وہ سوچتا اور مسکراتا۔ کھانا پکا کر جب نواب صاحب کے سامنے لے گیا تو وہاں بھی اسے وہی بات یاد آرہی تھی۔ ''دنیا میں جس پر خوب چوٹیں پڑتی ہیں۔ وہی ٹھیک ہوجاتا ہے؟ باورچی مسکرانے لگا۔ نواب صاحب نے مسکراتے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے؟ کیوں مسکرا رہے ہو؟'' باورچی نے اس مسافر کے بارے میں بتایا کہ بڑا سمجھ دار معلوم ہوتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:32 PM

ایسی بات کہی اس نے۔

نواب صاحب بھی سن کر بہت خوش ہوئے۔ مسافر کو بلا کر اس سے باتیں کیں اور اس کی تنخواہ مقرر کر دی۔ مسافر ہنسی خوشی باورچی کے ساتھ رہنے لگا۔

اب دیکھیے۔ ایک دن اس ملک کا بادشاہ اس طرف شکار کھیلنے آیا۔ نواب صاحب نے سنا تو اس کے استقبال کو بڑھے۔ اسے جنگل میں شکار کھلایا۔ پھر اپنے محل میں لائے اور اس کی خاطر مدارات شروع کر دی۔ باورچی کو بلا کر حکم دیا کہ آج سب سے اچھی چیز پکا کر لاؤ۔

بہت اچھا حضور۔ کہہ کر باورچی باورچی خانے میں گیا۔ مسافر سے کہا کہ آج سب سے اچھی چیز پکانی ہے۔

''وہ کیا چیز ہوسکتی ہے؟ مسافر نے پوچھا۔ باورچی نے بتایا۔ '' میرا ارادہ ہے کہ آج میں ایک ایسی بیسنی روٹی پکاؤں جس میں پانچ سیر گھی جذب کر دوں۔ جذب کرنے کے معنی تم سمجھے! یعنی وہ سارا گھی بیسنی روٹی میں سما جائے اور جیسے ہی اس روٹی کا نوالہ منہ میں رکھا جائے معلوم ہو کہ جیسے پسے ہوئے میووں کی روٹی کھائی جا رہی ہو۔''

'' ہاں، یہ ہوگی تو عجیب چیز مگر میں اس سے بھی اچھی بلکہ سب سے اچھی چیز بتاؤں''۔ مسافر نے کہا

''وہ کیا؟'' '' تم زبان اور دل پکا کر لے جاؤ۔''

''یہ کوئی اچھی چیز نہیں۔ تم بھی خوب ہو کبھی تو ایسی سمجھ داری کی بات کہتے ہو کہ جو سنے، وہ تعریف کرے اور آج تم یہ کیا بات کہہ رہے ہو، کیا نواب سے پٹوانا چاہتے ہو۔''

''تم پکاؤ تو۔ اگر نواب صاحب خفا ہوں تو مجھے پیش کر دینا۔ دیکھو تو میں تم کو انعام دلا کر رہوں گا۔

مسافر کی سمجھ داری پر پورا بھروسہ تھا۔ وہ بازار گیا۔ کچھ بکریوں کی زبانیں اور دل خرید لایا۔ پکایا اور نواب صاحب اور بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ زبانیں اور دل دیکھ کر نواب دل ہی دل میں بہت خفا ہوا۔

بادشاہ کو بھی بڑا تعجب ہوا کہ شاہی کھانے میں نہ زردہ، نہ پلاؤ، نہ قورمہ، نہ تنجن، نہ شاہی ٹکڑے، نہ شامی کباب، نہ شاہ پسند حلوہ لیکن وہ بادشاہ تھا مسلمان۔ جو سامنے آیا شوق سے کھالیا۔ اللہ کا شکر ادا کیا اور کھانے کی تعریف بھی کی۔ آپ سمجھے کیوں؟ کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے دئے ہوئے رزق کو برا نہ کہو۔

کھانے کھانے کے بعد نواب صاحب باورچی خانے کی طرف گئے اور باورچی کو خوب ڈانٹا اور غصے میں کہا ''اچھا کل سب سے بری چیز پکانا''۔

یہ حکم دے کر نواب صاحب بادشاہ کی خاطر داری میں لگ گئے۔ ادھر باورچی نے مسافر سے سارا حال کہا اور کہا کہ میں تمہارے کہنے میں آ گیا۔ اب میری خیر نہیں۔ اب بتاؤ۔ نواب صاحب نے حکم دیا ہے کہ سب سے زیادہ بری چیز پکا کر لاؤ۔ بتاؤ کیا پکاؤں؟۔

'' وہی کل پکایا تھا''۔

''یعنی زبانیں اور دل''

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:32 PM

''جی ہاں!''

''تو تمہارا مطلب یہ ہے کہ آج نواب صاحب مجھے بادشاہ کے سامنے ہی قتل کر دے۔''

''نہیں، آج تم کو ضرور انعام ملے گا۔''

''نہیں بھائی، میری توبہ! میں بادشاہ کو اس بات کا جواب کیا دوں گا کہ وہی چیز سب سے بری اور وہی چیز سب سے اچھی؟''

میں بتاتا ہوں لیکن تمہارے کان میں بتاؤں گا۔ کوئی اور نہ سنے۔ یہ کہہ کر مسافر نے باورچی کے کان میں کچھ کہا۔ باورچی سن کر مسکرایا۔ خوب ہے خوب ہے۔ اس کی زبان سے نکلا۔ پھر وہ زبانیں اور دل لے آیا اور پکا کر نواب صاحب اور بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ اب تو غصہ کے مارے نواب آپے سے باہر ہو گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ڈانٹ کر بولا ''نالائق! جب میں نے کہا کہ سب سے اچھی چیز پکا، تو زبانیں اور دل پکا کر لایا اور جب کہا کہ سب سے بری چیز پکا تو پھر وہی سامنے لایا۔ بول ایسا کیوں کیا؟۔ ورنہ تجھ کو ساری عمر کے لئے جیل بھیج دوں گا۔

باورچی نے نہایت ادب سے جواب دیا ''حضور! خفا نہ ہوں۔ دل اور زبان ہی ایسی چیزیں ہیں کہ اگر دل میں اچھی باتیں سوچیں اور زبان سے وہی باتیں ادا کریں تو دل اور زبان سے بہتر کوئی کوئی چیز نہیں۔ اور اگر دل میں بری باتیں سوچیں اور زبان سے بری باتیں بکیں تو اس سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں۔

پیارے نبی ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں نصیحت فرمائی ہے کہ انہیں بری باتوں سے بچاؤ۔

باورچی نے یہ کہا تو نواب صاحب اور بادشاہ دونوں ہی اس کی بات پر بھڑک اٹھے۔ بادشاہ سوچنے لگا کہ یہ باورچی ایسی سمجھ داری کی بات کیسے سوچ سکتا ہے۔ اس نے باورچی سے پوچھا ''سچ بتاؤ۔ یہ بات تم نے خود سوچی یا تم کو کسی نے بتائی ہے؟ باورچی نے کہا حضور! کچھ دن ہوئے ایک مسافر آیا۔ اس نے باورچی خانے میں نوکری کر لی۔ وہ ایسی سمجھ داری کی باتیں کرتا ہے کہ کوئی سوچ نہیں سکتا۔ اسی کے کہنے سے میں نے دونوں دن یہ کھانا پیش کیا اور اسی نے یہ حکمت کی بات بتائی۔

ہوں! اچھا آپ یہاں آ کر چھپے ہیں۔ بادشاہ کی زبان سے نکلا۔ وہ مسکرایا۔ نواب کو اب بادشاہ کی بات پر تعجب ہوا کہ اس نے یہ کیا کہا۔ آخر نواب صاحب نے بادشاہ سے پوچھ ہی لیا کہ ''حضور! آپ نے یہ بات کس کے بارے میں کہی؟۔ بادشاہ نے بتایا کہ پہلے پہرہ لگا دو کہ تمہارے محل سے کوئی باہر نہ جائے۔ اس کے بعد اس مسافر کو میرے سامنے لاؤ۔ میں سمجھ گیا۔ وہ کون ہے۔ اگر دیر کرو گے تو وہ مسافر بھاگ جائے گا۔ بلکہ چلو، میں خود اس کے پاس چلتا ہوں۔

بادشاہ اٹھ کھڑا ہوا۔ نواب صاحب ساتھ ہو لئے۔ دونوں باورچی کے ساتھ باورچی خانے میں گئے۔ وہاں مسافر برتن دھو رہا تھا۔ جیسے ہی بادشاہ نے دیکھا تو پکارا۔ ''حکیم صاحب!۔ السلام علیکم۔ مسافر چونک پڑا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ادب سے کھڑا ہو گیا۔ سلام کر کے مسکرایا۔

''اچھا جناب! یہاں آ کر چھپے ہیں۔ اب چلیے میرے ساتھ! چل کر اپنے عہدے کا کام سنبھالئے اور دیکھئے اب نہ بھاگئے گا۔ آپ کہیں چھپ نہیں سکتے۔

نواب صاحب یہ جان کر بہت حیران رہ گئے کہ جو سمجھ دار مسافر ان کے باورچی خانے کے برتن صاف کر رہا تھا۔ وہ دانا حکیم ہے۔ یعنی بادشاہ کا بڑا وزیر۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:33 PM

اب حکیم صاحب کیا کرتے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ حکیم صاحب کے لئے وزیروں جیسے کپڑے تیار کردئے جائیں۔ حکم کی دیر تھی کپڑے تیار ہوگئے اور حکیم صاحب وزیر اعظم بن کر بادشاہ کے ساتھ گئے۔ کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ بگڑے کام بنائے۔ حکومت کا کام ٹھیک ٹھاک چلنے لگا۔ رعایا کو پھر امن اور چین ملا۔ اس طرح حکیم صاحب چھ مہینے بادشاہ کے یہاں رہے۔ چھ ماہ بعد بادشاہ شکار کھیلنے گیا۔ راجدھانی میں حکیم صاحب کو چھوڑ گیا۔ یہاں حکیم صاحب نے ایک درخواست لکھ کر چھوٹے وزیر کو دی اور کہا جب بادشاہ آئے تو اسے دے دے۔ اور راجدھانی سے گھر جانے کے بہانے چل دئے اور پھر روپوش ہوگئے۔ یعنی کسی جگہ چھپ گئے تاکہ بادشاہ نہ پاسکے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

دراصل	:	اصل میں	چوٹیں پڑنا	:	مار لگنا
خاطر مدارات کرنا	:	عزت کرنا	جذب کرنا	:	سما جانا
پٹوانا	:	مار کھلانا	خفا ہونا	:	غصہ ہونا
آپے سے باہر ہونا	:	حد سے زیادہ غصہ کرنا	حکمت	:	دانائی
پہرہ لگانا	:	حفاظت کا انتظام کرنا	عہدہ	:	مقام۔ مرتبہ۔ منصب
چین	:	اطمینان	درخواست	:	چٹھی
روپوش ہونا	:	چھپ جانا			

II مناسب ترین جواب منتخب کر کے لکھئے :

(1) ..... باورچی کے گھر رات بھر رہا

(الف) مہمان (ب) میزبان (ج) مسافر

(2) دنیا میں جس پر خوب ..... پڑتی ہیں وہی ٹھیک ہوتا ہے۔

(الف) چوٹیں (ب) زخم (ج) تکلیفیں

(3) سب سے اچھا کھانا زبان اور.....

(الف) دم (ب) دل (ج) سر

(4) ..... ایک مسلمان شخص تھا

(الف) وزیر (ب) بادشاہ (ج) باورچی

(5) مسافر اصل میں ..... تھا

(الف) دانا حکیم (ب) امیر (ج) مال دار

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:33 PM

III مختصر جواب لکھئے۔

(1) سب سے اچھا اور سب سے برا کھانا کون سا ہے؟

(2) باورچی مسافر کی کون سی بات یاد کرتے ہوئے مسکراتا تھا؟

(3) بادشاہ کو کس بات پر تعجب ہوا؟

(4) بادشاہ نے پہرہ لگانے کا کیوں حکم دیا؟

(5) حکیم صاحب کیا بن کر بادشاہ کے ساتھ چلے؟

IV۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

(1) ''کھانا سب سے اچھا اور سب سے برا'' اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

لسانی سرگرمی :

درجِ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالوں کے جواب دیجئے۔

بہت پرانی بات ہے، شکاری کے بچھائے ہوئے جال میں ایک بڑی چیل بری طرح پھنس گئی۔ اس نے جال سے نکلنے کی بہت کوشش کی۔ مگر اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

آخر کار شکاری نے اسے پکڑ کر اس کے پر کاٹ ڈالے۔ اس کے پیروں کو ڈوری سے باندھ دئے۔ بے چاری چیل بہت پریشان تھی۔ ایک دن وہ اپنی قسمت پر رو رہی تھی کہ وہاں سے ایک بڑے میاں کا گزر ہوا۔ وہ بہت نیک اور رحم دل انسان تھے۔ انہوں نے شکاری کو اچھی خاصی رقم دے کر چیل کو خرید لیا۔ اسے گھر لے آئے۔ اسے بڑی محبت سے پالا۔ کچھ دنوں میں جب چیل کے پر نکل آئے تو انہوں نے اسے اڑا دیا۔ جب چیل گھر سے نکل کر کھلی فضا میں اڑنے لگی تو اس کی تیز نگاہ ایک خرگوش پر پڑی۔ اس نے خرگوش کو پکڑ کر بڑے میاں کی نذر کر دیا۔ اس طرح اس نے ان کے احسان کا بدلہ چکایا۔

سوالات :

1۔ شکاری کے جال میں کونسا پرندہ پھنسا؟

2۔ شکاری سے چیل کو کس نے خریدا ؟

3۔ بڑے میاں نے چیل کے پر نکل آنے کے بعد اس نے کیا گیا؟

4۔ چیل نے بڑے میاں کے احسان کا بدلہ چکایا۔ (ہاں / نہیں)

5۔ بڑے میاں بہت ہی نیک اور ..... انسان تھے۔

(الف) رحم دل (ب) ظالم (ج) سخت دل

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:34 PM

اکائی 1

قواعد

فعل ماضی کی قسمیں

سیکھنے کے مقاصد

- فعل ماضی کے قسموں کی جانکاری حاصل کرنا
- قواعد کو سمجھ کر تحریر و تقریر میں مہارت حاصل کرنا

گذشتہ اسباق میں آپ نے فعل ماضی کے متعلق پڑھا ہے کہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔ آیئے اب ہم اس کی قسموں کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے۔

مثالیں: خالد آیا روبینہ روئی ثریا نے خط لکھا

'' آیا '' '' روئی '' ''لکھا '' یہ تینوں الفاظ ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ کسی کے آنے کا، رونے کا اور لکھنے کا کام تو ہو چکا ہے لیکن یہ بات معلوم نہیں ہوسکی کہ یہ کام کتنے دیر میں ہوا، یا ابھی ہوا، یا زیادہ دن لگے ہیں۔ ایسے فعل کو فعلِ ماضی مطلق کہتے ہیں۔

فعلِ ماضی مطلق : Past Indefinite ماضی مطلق ایسا فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے کی خبر ملے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کام گزرے ہوئے زمانہ میں کب ختم ہوا۔

فعلِ ماضی مطلق بنانے کا طریقہ :

مصدر کی علامت '' نا '' کو حذف کر کے کبھی صرف '' الف '' اور کبھی '' یا '' بڑھا دیا جاتا ہے جیسے ''بھاگنا'' سے ''بھاگا''۔ '' آنا '' سے '' آیا '' وغیرہ۔

ان مثالوں پر غور کریں :

اسلم بھاگا ہے خالد آیا ہے فیضان کھیلا ہے بلی دوڑی ہے

ان چار مثالوں پر ایک نظر دوڑانے سے پتہ چلتا ہے کہ بھاگنے، دوڑنے کا عمل ابھی ابھی ہوا ہے۔ اس کو اردو قواعد کی اصطلاح میں '' فعلِ ماضی قریب '' کہتے ہیں

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:34 PM

فعلِ ماضی قریب Present Perfect کی تعریف :

وہ ماضی ہے جس میں کام کا ہونا یا کرنا قریب کے گزرے ہوئے زمانہ میں پایا جائے۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ :

ماضی مطلق کے بعد ''ہے'' لگانے سے فعل ماضی قریب بن جاتا ہے

سوالات برائے مشق :

(1) فعلِ ماضی کسے کہتے ہیں مثالوں کے ساتھ لکھئے؟

(2) فعل ماضی کی تعریف کیجئے اور مثال دیجئے؟

(3) فعل ماضی مطلق بنانے کا طریقہ کیا ہے لکھئے؟

(4) ماضی قریب کس طرح بناتے ہیں مثال دیجئے؟

(5) ماضی مطلق اور ماضی قریب الگ الگ کیجئے؟

(الف) معروف نے نظم لکھی (ب) سالم نے خط لکھا ہے

(ج) سلیم نے سانپ کو مارا (د) زید نے بکرا پکڑا ہے۔

لسانی صلاحیتیں پڑھنے کی صلاحیت

ذیل کے اقتباس کو غور سے پڑھئے۔

استاد کا ادب

ہارون رشید ایک مشہور خلیفہ تھے۔ ان کے دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام امین تھا اور دوسرے کا مامون۔ ان لڑکوں کو پڑھانے کے لئے ایک استاد روزانہ آتے تھے۔ دونوں لڑکے استاد کا بڑا ادب کرتے تھے۔ جب استاد جانے لگتے تو دونوں لڑکے دوڑ کر ان کی جوتیاں سیدھی کر دیتے۔ ان کے جانے تک دونوں ادب سے کھڑے رہتے۔

ایک دن خلیفہ ہارون رشید اپنے محل میں کھڑکی کے پاس بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ دونوں لڑکے کتاب کھولے اپنا اپنا سبق پڑھ رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد استاد آئے۔ دونوں ادب سے کھڑے ہو ہوئے۔ آداب بجالایا۔ استاد نے جوتیاں اراتیں اور اپنی جگہ جا بیٹھے۔ انہوں نے لڑکوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جب استاد سبق پڑھا چکے تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ لڑکوں نے دوڑ کر ان کی جوتیاں سیدھی کر دیں اور چپ چاپ ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے رہے۔

استاد نے جوتیاں پہن لیں۔ دونوں کے سروں پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔ بچوں نے سلام کیا اور استاد وہاں سے چلے گئے۔

ہارون رشید نے اپنے وزیر سے کہا، ''استاد کا مرتبہ کتنا بڑا ہوتا ہے۔ شہزادے تک استاد کی جوتیاں سیدھی کرتے ہیں اور ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے ہیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 1
Monday, July 01, 2019 12:07:34 PM

اکائی 2

حصّہ نظم

علم و عمل

محمد حسین آزاد

سیکھنے کے مقاصد

- پڑھنے لکھنے کے حقیقی اسباب سے طلباء کو واقف کرانا۔
- علم کے ساتھ ساتھ عمل کرنے پر ابھارنا۔
- عمدہ اخلاق اور بہترین صفات پیدا کرنے کی ترغیب دلانا۔
- اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا طلباء کے اندر داعیہ پیدا کرنا۔

شاعر کا تعارف



(Mohammed Hussain Azad)

مولانا محمد حسین آزاد 1830ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولوی محمد باقر تھا جو اس وقت ایک اخبار نکالا کرتے تھے جس کا نام ''دہلی اردو اخبار'' تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ بعد میں آپ کے والد محترم نے آپ کو مشہور شاعر ذوقؔ کے سپرد کیا۔ انہوں نے آپ کو زبان و ادب کی تعلیم دی اور عربی و فارسی سے بھی واقف کروایا۔ آپ کی تصانیف میں ''آبِ حیات''، ''نیرنگِ خیال''، ''دربارِ اکبری'' بہت مشہور ہیں۔ 1910ء میں ان کا انتقال ہوا۔

مجھے غرض نہیں، کالج میں تم پڑھے کہ نہیں
جماعتوں کے مدارج پہ تم چڑھے کہ نہیں

کتابیں پڑھ کے جو کی حفظ ہر زباں تو کیا
اور ان میں پاس ہوئے دے کے امتحاں تو کیا

تمہارے خُلق پہ بھی کچھ اثر ہوا کہ نہیں
زباں سے کہنے کی دل تک گئی صدا کہ نہیں

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:13 PM

جو کچھ منہ سے کہو، اس کا لو اثر دل میں
کہ ہے کتابوں میں جو کچھ کرے وہ گھر دل میں

وگرنہ پڑھنے کو سب خاص و عام پڑھتے ہیں
ہزاروں طوطے ہیں کلمہ کلام پڑھتے ہیں

جو مجھ سے پوچھو تو پھر بھی ہے ناتمام وہ علم
تمام جب ہو کہ پہنچائے فیض عام وہ علم

وہ علم جس سے کہ اوروں کو فائدہ نہ ہوا
ہمارے آگے برابر ہے وہ، ہوا نہ ہوا



حاصلِ کلام

مولانا محمد حسین آزاد اپنی اس دل کش اور اخلاقی نظم میں ایک کامیاب طالب علم کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ درجہ بدرجہ مختلف قسم کے علوم چاہے حاصل کرلے، یا مقررہ نصاب کی کتابیں یاد کر کے امتحانات میں اعلیٰ نشانات پالے لیکن اس کی تربیت نہ ہو اور اس کے اخلاق میں سدھار نہ آئے اور اس سے اس کے دل و دماغ متاثر نہ ہوسکیں تو گویا اس نے مقصدِ علم میں ناکامی حاصل کی۔

اس کی مثال تو اس طوطے کی طرح ہے جو مخصوص کلمات کو رٹ کر بار بار دہرا تو رہا ہے لیکن اس کے معنی و مقصد سے آشنا نہیں۔ حقیقی معنی میں کامیاب طالب علم وہ ہے جس کے اندر علم کے ساتھ ساتھ عمل کا جوش و جذبہ پایا جائے اور اپنے حسن اعمال سے اعلیٰ اخلاق و کردار کا نمونہ پیش کرے اور دوسروں تک ان چیزوں کو پہنچانے کی کوشش بھی کرتا رہے تاکہ اس کا علم سودمند اور مفید ثابت ہو۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے

مدارج	:	زینے، درجہ بدرجہ	حفظ کرنا	:	زبانی یاد کرنا
خلق	:	اخلاق۔ برتاؤ	دل میں گھر کرنا	:	پسند آنا، اثر لینا
وگرنہ	:	ورنہ	تمام ہونا	:	پورا ہونا، ختم ہونا
فیض	:	فائدہ			

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:14 PM

II واحد جمع لکھیے:

جماعت	+	جماعتیں	غرض	+	اغراض
امتحان	+	امتحانات	اثر	+	اثرات
صدا	+	صدائین	خاص	+	
فیض	+	فیوض	فائدہ	+	فائدے

III اضداد لکھیے:

غرض مند	×		حسنِ اخلاق	×	
خاص	×	عام	اوروں	×	اپنوں
تمام	×		فائدہ	×	نقصان
آگے	×	پیچھے	علم	×	جہل

IV مناسب جوڑ لگا کر مصرعے مکمل کیجیے

الف	ب
مجھے غرض نہیں، کالج میں	پھر بھی ہے نا تمام وہ علم
جماعتوں کے مدارج پہ	فیض عام ہو وہ علم
جو مجھ سے پوچھو تو	کلمہ کلام پڑھتے ہیں
تمام جب ہو کہ پہنچائے	تم چڑھے کہ نہیں
ہزاروں طوطے ہیں	تم پڑھے کہ نہیں

V بحوالۂ متن تشریح کیجیے:

(الف) تمہارے خُلق پہ بھی کچھ اثر ہوا کہ نہیں
زباں سے کہنے کی دل تک گئی صدا کہ نہیں

(ب) وہ علم جس سے کہ اوروں کو فائدہ نہ ہوا
ہمارے آگے برابر ہے وہ، ہوا نہ ہوا

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:14 PM



VI درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) شاعر کو کس بات کی غرض نہیں ہے؟

(2) امتحانات میں کامیاب ہونے کے لئے طالب علم کو کیا کرنا چاہئے؟

(3) علم حاصل کرنے کا اصل مقصد کیا ہے؟

(4) ''علم بلا عمل'' کی خامیاں بیان کیجئے؟

(5) علم کے تمام ہونے کی شرط کیا ہے؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

'' علم و عمل '' نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجئے۔



علمِ صرف کسے کہتے ہیں؟

حروف اور حرکات وسکنات کے بدلنے سے معنی میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے اسے علم صرف کہتے ہیں۔

ان الفاظ کے معانی پر غور کریں

خُلق	:	اخلاق	خَلق	:	مخلوق
صَدا	:	آواز	سَدا	:	ہمیشہ
ہُوا	:	کسی کام کا پورا ہونا	ہَوا	:	جان داروں کی زندگی کے لئے لازمی چیز

فرمانِ رسول اللہ ﷺ

چار باتیں جب تجھ میں ہوں، پھر اگر ساری دنیا بھی فوت ہو جائے تو تجھے کچھ نقصان نہیں

1) امانت کی حفاظت

2) بات کی صداقت

3) حسن اخلاق

4) حلال روزی

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:14 PM

اکائی 2

حصّۂ نثر

تعلیم برائے زندگی

ٹمل سے ترجمہ : محمد شرف الدین

دنیا کی بے شمار دولتوں میں سے علم ایک لازوال دولت ہے، اس کے سوا ساری دولتیں ہیچ ہیں جو ختم ہونے والی ہیں، علم کے حصول کے لئے عمر اور وقت کی کوئی قید نہیں۔

آیئے اس سبق میں علم کی اہمیت اور کارآمد کتابوں کے مطالعہ سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کہ تمام مخلوقات میں انسان ہی سب سے اعلیٰ مخلوق ہے جب کوئی اس دنیا میں جنم لیتا ہے تو یہ اندازہ نہیں کرسکتا کہ اس کا مستقبل کس طرح کا ہوگا؟ لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ کھیت میں کیلے کے پودے لگانے سے اس کے پتے، پھول، پھل وغیرہ لوگوں کے کام آئیں گے۔ اس طرح ایک درخت بن کر ہم لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک گائے جب اپنے بچھڑے کو جنم دیتی ہے تو اس سے دودھ ضرور حاصل ہوسکتا ہے۔

جب کسی گھر میں بچہ کی پیدائش ہوتی ہے تو اڑوس پڑوس کے لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ لڑکا ہوا یا لڑکی؟ یہ نہیں پوچھتے کہ ضلع کے کلکٹر پیدا ہوئے ہیں یا اور کوئی؟ بڑے سے بڑے لیڈر، قوم اور انسانیت کے خادم کا جب جنم ہوا تو اڑوس پڑوس نے ایسا ہی پوچھا تھا، آگے چل کر ان کے جوہر کھلتے ہیں اور لوگ ان سے مستفید ہوتے ہیں۔

وقت کی اہمیت:

وقت ایک ایسی نعمت ہے جس کو بروقت استعمال کرکے انسان اپنی زندگی میں بڑے بڑے کارنامے انجام دے کر اپنے آپ کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔ ترولور نے اسی چیز کی نشاندہی کی ہے جسے کسی شاعر نے اپنے شعر میں اس طرح ڈھالا ہے ۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

ایک کوزے میں دریا سماتا نہیں

میز اور کرسی جب ٹوٹ جائے تو اس کی مرمت کی جاسکتی ہے لیکن کوئی طالب علم امتحان کے دوران چار دن ضائع کردے تو اسے دوبارہ کیسے واپس لایا جاسکتا ہے؟

علم ایک نہایت قیمتی اور اہم سرمایہ ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں، اسے جتنا زیادہ خرچ کیا جائے گا اتنا ہی پھلتا پھولتا رہے گا۔

ایک مرتبہ سفر کے دوران ایک دوست سے ملاقات ہوئی، پوچھا کہ یہاں بیس پچیس سال پہلے ایک بہت بڑا بڑ کا درخت تھا اب وہ کہاں؟

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:14 PM

اس نے کہا کہ وہ طوفان کی زد میں آ گیا۔ پتہ چلا کہ یہ مٹنے والی چیز ہے۔

پھر اس نے دریافت کیا کہ یہاں ایک شاندار عمارت تھی وہ کیا ہوئی؟ معلوم ہوا کہ وہ بارش کے زد میں آ کر تباہ ہوگئی۔ یہ بھی ختم ہونے والی چیز ہے۔

اسی طرح ہم آپسی گفتگو میں یہ کہتے ہیں کہ وہ راہ گیر دس سال پہلے بڑے مال دار آدمی تھے لیکن اب وہ فقیروں کی طرح مانگتے پھرتے ہیں۔

اس کے برعکس علم والوں کے متعلق یہ کہہ نہیں سکتے کہ فلاں نے دس سال پہلے ڈگری حاصل کی تھی لیکن اب وہ پیچھے ہٹ کر دسویں جماعت میں پہنچ گیا۔

علم دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے جو زندگی کے ہر موڑ کی سیاہی کو ختم کر کے روشنی لاتی ہے، علم حاصل کرنے والے اسی حقیقت میں آنکھوں والے ہیں ورنہ بہت سارے لوگوں کے چہروں پر موجود آنکھیں بدنما داغ کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

تروولور اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جاہل جانور کے مشابہ ہے، سڑک پر جب کسی بیل کا گذر ہوا اور اس سے کہا جائے کہ وہ اس کا پیچھا کرے۔ تو وہ کیوں پیچھا کرے گا؟ ہاں اگر اسے سبزہ دکھایا جائے تو وہ پیچھا کر سکتا ہے؟ مطلب یہ ہوا کہ جانور کبھی بھی بھلا کام نہیں کرے گا۔ اسی طرح جب گائے کو کسی اچھے کام کے کرنے پر ابھارا جائے تو وہ نہیں کر پاتی، ہاں کسی چیز کو توڑنا پھوڑنا ہو تو گائے یا دوسرے جانور خود بخود کر دیتے ہیں۔ اسی طرح کسی پر بھونکنا یا کسی کو نقصان دینا ہو تو جانور ایسے کام کرنے میں پیچھے نہیں ہٹتے۔

اچھے کام خود کریں، کسی کے کہنے کا انتظار نہ کریں۔

اسکول کی تعلیم:

طالب علم اسکول اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں انہیں اساتذہ کی بہترین رہنمائی ملتی ہے وہاں سے فیض پا کر وہ ایک اچھے شہری بن سکتے ہیں، ان میں بہت سارے مستقبل کے ڈاکٹرس اور انجینئرس ہو سکتے ہیں جن کی شناخت کرنے والا صرف استاد ہی ہوتا ہے۔

بھارتی یار نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ ’’ مدرسہ ایک عبادت گاہ ہے، ہم درس گاہوں کو عبادت گاہ بنائیں گے اور ہم ہندوستانی اس پر فخر محسوس کریں گے‘‘۔

کیوں کہ اسکول ہی طلباء کا شاندار مستقبل ہے۔ یہی ان کے بننے، سنورنے اور ان کے ہر شعبے میں مہارت حاصل کرنے کی جگہ ہے۔

دسویں اور بارھویں جماعت کے کامیاب طلباء کو استاد مبارک باد دے کر انہیں اپنا مستقبل سنوارنے کی ترغیب دیتا ہے، یہ نہیں کہتا کہ کہ جو کچھ میں نے علم سکھایا ہے وہ واپس لوٹا دو۔ تا کہ میں دوسرے طلباء کو بھی تعلیم دے سکوں۔ کیونکہ علم خرچ کرنے اور دوسروں کو سکھانے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے لیکن مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔

پیارے بچو! اچھی اور عمدہ کتابوں کا انتخاب کر کے مطالعہ کرنا نہ بھولو، ہمارے مصنفین نے ہزاروں ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں کارآمد کتابوں کا انتخاب کر کے ان کا مطالعہ کرنا اور ان کو زندگی کا لائحۂ عمل بنانا ہوگا لیکن تروولور نے صرف ایک کتاب لکھی ہے جس میں بہت ہی گہرائی ہے، اور اس میں حکمت اور دوراندیشی کی باتیں ہیں۔ اس کا مطالعہ یقیناً بے حد مفید اور گہری سوچ کی طرف لے جائے گا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:15 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بے شمار	:	ان گنت	لازوال	:	کبھی ختم نہ ہونے والی چیز
ہیچ	:	بے کار	کارآمد	:	مفید
جنم لینا	:	پیدا ہونا	مستقبل	:	آنے والا زمانہ
درخت	:	جھاڑ	مرمت کرنا	:	درست کرنا
تباہی	:	بربادی	ضائع کرنا	:	برباد کرنا
مشابہ	:	مانند	سرمایہ	:	پونجی
دریافت کرنا	:	معلوم کرنا	گفتگو	:	بات چیت
طوفان	:	آندھی	سیاہی	:	تاریکی
شناخت	:	پہچان			

II اضداد لکھ کر یاد کیجئے۔

علم	×	جہل	زوال پذیر	×	لازوال
اعلیٰ	×	ادنیٰ	ماضی	×	مستقبل
لڑکا	×	لڑکی	آبادی	×	تباہی
مالدار	×	غریب	محدود	×	لامحدود

III واحد جمع لکھ کر یاد کیجئے:

علم	+	علوم	وقت	+	اوقات
کیلا	+	کیلے	بچھڑا	+	بچھڑے
تباہی	+	تباہیاں	شعر	+	اشعار
ڈگری	+	ڈگریاں	آنکھ	+	آنکھیں
مدرسہ	+	مدرسے، مدارس	شعبہ	+	شعبے
مصنف	+	مصنفین			

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:15 PM

IV صحیح جوابات منتخب کر کے لکھئے:

(1) علم کے لئے عمر اور .....کی قید نہیں۔

(الف) وقت (ب) مکان (ج) زمان

(2) وقت ایک ایسی .....ہے جس کو بروقت استعمال کر کے انسان بڑے بڑے کارنامے انجام دے سکتا ہے۔

(الف) حقیقت (ب) نعمت (ج) ضرورت

(3) بیس پچیس سال پہلے یہاں.....کا درخت تھا اب وہ کہاں ہے؟

(الف) ناریل (ب) آم (ج) بڑ

(4) مدرسہ ایک .....ہے

(الف) تعلیم گاہ (ب) اہم جگہ (ج) عبادت گاہ

(5) علم خرچ کرنے اور دوسروں کو سکھانے سے .....نہیں ہوتا۔

(الف) کم (ب) زیادہ (ج) بہت زیادہ

V جوڑ لگایئے:

دنیا کی بے شمار دولتوں میں سے	-	جاہل جانور کے مشابہ ہے
تمام مخلوقات میں انسان ہی	-	تو اس کی مرمت کی جا سکتی ہے
میز اور کرسی جب ٹوٹ جائے	-	کسی کے کہنے کا انتظار نہ کریں
اچھے کام خود کریں	-	سب سے اعلیٰ مخلوق ہے
تروولور کا قول	-	علم ایک لازوال نعمت ہے



VI مختصر جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

(1) انسان اپنی زندگی میں بڑے بڑے کارنامے کب انجام دے سکتا ہے؟

(2) علم خرچ کرنے سے گھٹتا ہے یا بڑھتا ہے؟

(3) حقیقت میں آنکھوں والے کون ہیں؟

(4) طالبِ علم اسکول کس لئے جاتے ہیں؟

(5) تروولور کی کتاب کا مطالعہ ہمیں کس چیز کی طرف لے جائے گا؟

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:15 PM

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) ایک طالب علم کے لئے وقت کیا اہمیت رکھتا ہے واضح کیجئے؟

(2) علم کی اہمیت پر آپس میں مباحثہ کیجئے؟



عملی سرگرمیاں:

(الف) استاد اور مدرسہ کی اہمیت پر ایک مضمون لکھئے؟

(ب) اپنی لائبریری سے اچھی کتابوں کا انتخاب کر کے مطالعہ کیجئے؟

پڑھنے کی صلاحیت

ذیل کی نظم کو بلند آواز سے پڑھ کر سنائیے۔

عمر کیسی کٹی تھی یاد نہیں
یہ بری تھی ، بھلی تھی یاد نہیں
سب پہ چھایا تھا ظلم دہر مگر
کس پہ بجلی گری تھی یاد نہیں
گھونٹ میں پی گیا تھا گوثر دید
کتنی تشنہ لبی تھی یاد نہیں
خونچکا ہوگیا تھا دل میرا
آنکھ کس سے لڑی تھی یاد نہیں
آہ جا جا کے لوٹ آتی تھی
آہ میں کیا کمی تھی یاد نہیں
موت ہنستی رہی تھی عمر تمام
زندگی کب ہنسی تھی یاد نہیں
ان کے در پر جو گذری عمر غوثؔ
زندگی، بندگی تھی یاد نہیں

آر سید غوث احمد غوثؔ، ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، اسلامیہ بائس ہائر سکنڈری اسکول، وانم باڑی۔

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:16 PM

اکائی 2

حصّۂ غزل

غزل

دانشؔ فرازی

سیکھنے کے مقاصد

- دنیا کی بے ثباتی کو ظاہر کرنا۔
- گزری ہوئی باتوں کو بھول کر آگے بڑھنے پر توجہ دلانا

شاعر کا تعارف

نام بانگی عبدالقادر، تخلص دانشؔ قلمی نام دانشؔ فرازی۔ یکم جولائی 1924ء کو آمبور میں پیدا ہوئے۔ ٹمل ناڈو کے اردو کے خدمت گزاروں میں آپ کا نام سرِ فہرست ہے۔ نئی نسل کے فن کاروں کی ادبی اور فکری رہنمائی کا کام انجام دیا۔ ساری زندگی شعر و ادب کی خدمت میں بسر کی۔ 25 جنوری 1981ء کو مدراس میں انتقال ہوا۔

آپ کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ''رگِ سنگ''، '' آیاتِ فطرت''، ''نالۂ فرات''، ''محسنِ اعظم'' اور ''خدنگِ جستہ'' ان میں مشہور ہیں۔ انہوں نے ٹمل ناڈو میں ترقی پسند تحریک اور جدیدیت کی تحریک کو فروغ دیا۔

کب ترے نام کی خوشبو بخدا ٹھہری ہے
پھول کھلتے ہوئے ٹھہرے نہ صبا ٹھہری ہے

سرِ مقتل ہی کوئی جشن مناؤ یارو
قتل کرنے کی جو عادت ہے ادا ٹھہری ہے

تیرے آنچل سے ہی خوشبو کی کوئی بھیک ملے
کب سے دہلیز پہ چپ چاپ ہوا ٹھہری ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:16 PM

بیتی یادوں کی کوئی بھیڑ سی لگتی ہے مجھے
دیکھ بازار کے اس موڑ پہ کیا ٹھہری ہے

دل کے آنگن سے ذرا دور ہی ٹھہرو کچھ دیر
اک بھڑکتی ہوئی آندھی بخدا ٹھہری ہے

سلسلہ شعر کا تا حشر چلے گا دانشؔ
وقت ٹھہرا ہے نہ شاعر کی نوا ٹھہری ہے

حاصلِ کلام

شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو دوام حاصل نہیں ہے، یہاں کی ہر چیز آنی جانی ہے۔ کسی چیز کو بقاء نہیں ہے اور ہر چیز کو فنا ہے۔ چنانچہ نہ کسی کا وجود ہمیشہ باقی رہتا ہے اور نہ کسی کے نام کو دوام ہے۔ جس طرح پھول کا کھلنا اس کے فنا ہونے کی نشانی ہے۔ پھول کھلتے ہیں اور مرجھاتے ہیں اور نہ ہی صبا (ٹھنڈی ہوا) ہمیشہ چلتی ہے۔

یہ دنیا ایک مذبح خانہ (مقتل) سے کم نہیں جہاں ہر ایک کا خون ہوتا ہے اس لئے یہ دنیا کسی کو قائم و دائم نہیں ہے۔ خوشی حاصل کرنے کے لئے انتظار کی گھڑیاں تلاش نہ کریں۔

ہوا پھول سے کہتی ہے کہ اے پھول! تیرے دامن ہی سے خوشبو کی بھیک ملتی ہے۔ اس لئے میں تیرے انتظار میں تیرے دروازے پر خاموش کھڑا ہوں۔

دنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد برپا ہے کیونکہ یہ ایک حادثہ کی جگہ ہے، یہاں پر ہر وقت کوئی نہ کوئی سانحہ رونما ہوتا ہے اس لئے پھول کہتا ہے کہ میرے گزرے ہوئے باتوں اور یادوں کو یاد کرنا ایک بے کار سی چیز ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ دل میں ایک آگ سلگ رہی ہے اس لئے اس کے قریب مت آؤ۔ کہیں تم بھی اس کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔ دل میں ایک طوفان امنڈ کر آرہا ہے۔ پتہ نہیں یہ آندھی کب بھڑک جائے اس لئے تم اس سے دور ہی رہو۔

شاعر مقطع میں کہتا ہے کہ اے دانشؔ جب تک دنیا قائم ہے یہ شعر و شاعری کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ اگر چہ کہ دنیا میں بہت سے شاعر گذرے ہیں لیکن آج نہ وہ زندہ ہیں اور نہ ان کی آواز سنائی دے رہی ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

صبا : صبح کی ہوا، وہ ہوا جو مشرق سے چلے

مقتل : مارنے کی جگہ جشن : خوشی کا دن۔ تہوار

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:16 PM

آنچل	:	ڈوپٹے کا سرا	دہلیز	:	چوکھٹ۔ڈیوڑھی
بیتی	:	گزری ہوئی بات	آنگن	:	گھر کے اندر کا صحن
بھیڑ	:	ہجوم	آندھی	:	تیز ہوا کا طوفان
نوا	:	آواز۔صدا	ادا	:	عادت۔انداز۔طریقہ

II اضداد لکھئے:

خوشبو	×	بدبو	دور	×	نزدیک
کھلنا	×	بند ہونا	یار	×	دشمن

III واحد جمع لکھئے:

تیرا	+	تمہارا	ادا	+	ادائیں
خوشبو	+	خوشبوئیں	شعر	+	اشعار
وقت	+	اوقات	شاعر	+	شعراء
عادت	+	عادتیں			

IV مصرعوں کو مکمل کیجئے:

(1) کب ترے نام کی خوشبو .....

..... ٹھہرے نہ صبا ٹھہری ہے

(2) ..... کوئی جشن مناؤ یارو

قتل کرنے کی جو عادت ہے .....

(3) تیرے آنچل سے ہی خوشبو .....

..... چپ چاپ ہوا ٹھہری ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:17 PM

V مناسب ترین جواب منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) کب ترے ..... کی خوشبو

(الف) نام (ب) کام (ج) دام

(2) بیتی یادوں کی کوئی ..... سی لگتی ہے مجھے

(الف) بھیڑ (ب) بھاڑ (ج) پیڑ

(3) دل کے.....سے ذرا دور ہی ٹھہرو کچھ دیر

(الف) دکان (ب) مکان (ج) آنگن

(4) اک بھڑکتی ہوئی ..... بجھ اٹھی ہے

(الف) طوفان (ب) آندھی (ج) ہوا

(5) دیکھ بازار کے اس موڑ پہ کیا .....ہے

(الف) رکتی (ب) چلتی (ج) ٹھہری

VI مختصر جوابات لکھئے۔



(1) محبوب کے نام کی خوشبو کیوں نہیں ٹھہرتی؟

(2) بازار کے موڑ پر کیا چیز ٹھہری ہے؟

(3) ہوا محبوب کے دہلیز پہ کیوں ٹھہری ہے؟

(4) شعر و شاعری کا سلسلہ کب تک چلتا رہے گا؟

(5) خوشبو کی بھیک کہاں سے حاصل ہوتی ہے؟

لسانی سرگرمی : تصویر کو تحریری شکل دیجئے۔

ذیل کی تصویر کو دیکھئے اور اس سے متعلق پانچ جملے تحریر کیجئے۔



1۔ .....

2۔ .....

3۔ .....

4۔ .....

5۔ .....

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:17 PM

اکائی 2

سرسری مطالعہ

بادشاہت سے بزرگی تک

تلخیص: وائی سید الیاس ویلوری

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سلطنتِ بلخ کے عظیم حکمران تھے، ایک بڑی سلطنت کے بادشاہ ہونے کی حیثیت سے آپ کی زندگی ایک بادشاہ ہی کی طرح شان وشوکت اور جاہ وجلال کے ساتھ گذرتی تھی۔ مرغن غذائیں، قیمتی شاہی لباس، نوکر چاکر، عالی شان محل وغیرہ، آپ کے تصرف میں رہا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ نہایت نرم بستر پر پھولوں کی سیج بچھا کر اس پر سویا کرتے تھے۔ آپ کے خادموں میں کئی کنیزیں بھی تھیں جن میں ایک کنیز کی یہ ذمہ داری تھی کہ ہر شام وہ آپ کا بستر لگاتی اور اس پر خوش بودار پھول ڈھک دیتی تھی۔

یہ کنیز اکثر یہ سوچتی کہ وہ تو ایک غریب عورت اور خادمہ ہے جس کے نصیب میں زمین پر سونا ہی لکھا ہوا ہے۔ پتہ نہیں اس نرم وملائم، ریشمی غلاف کے بستر پر نرم پھولوں کی سیج پر کس قسم کی نیند آتی ہوگی۔ ایک دن وقت سے پہلے ہی کنیز نے بادشاہ کا بستر لگا دیا اور اس پر پھولوں کی چادر پھیلا دی۔ ابھی بادشاہ کو آنے میں دیر تھی اس لئے کنیز نے سوچا کہ صرف چند لمحے وہ اس بستر پر لیٹ کر دیکھے کہ کیسا لگتا ہے۔ یہ سوچ کر وہ آگے بڑھی اور بستر پر لیٹ گئی۔ اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے وہ جنت کے کسی باغ میں پہنچ گئی ہو۔ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے اسے نیند آ گئی اور وہ بے خبر ہو کر سو گئی۔

تھوڑی دیر بعد حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کمرے میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ کنیز ان کے بستر پر گہری نیند سوئی ہوئی ہے۔ آپ کو بہت غصہ آیا۔ کنیز کا ہاتھ پکڑ کر بستر پر سے کھینچ دیا۔ کنیز ایک دم گھبرا گئی اور بادشاہ کو سامنے دیکھ کر ڈر کے مارے کانپنے لگی۔ آپ نے لپک کر دیوار سے لگا کوڑا کھینچ لیا اور کنیز کو بری طرح مارنے لگے۔ چند کوڑے کھاتے کھاتے کنیز درد سے تڑپتی رہی۔ پھر اچانک وہ خاموش ہوگئی۔ حضرت ابراہیم لگاتار کوڑے برسائے جا رہے تھے۔ اب کنیز ایک دم ہنسنے لگی۔ کوڑے کی ہر مار پر وہ اور زور سے ہنسنے لگتی۔ کوڑے مارتے مارتے رک کر حضرت ابراہیم بن ادہمؒ تڑپنے اور رونے کے بجائے ہنسنے والی کنیز کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ پھر پوچھا کہ ''تو رونے کے بجائے ہنسنے کیوں لگی ہے''؟

کنیز نے کہا۔ ''حضور ! پہلے پہلے تو کوڑے کی مار سے درد ضرور ہوا لیکن فوراً ہی اللہ نے یہ خیال میرے دل میں ڈالا کہ میں تو صرف چند لمحے اس بستر پر سوئی تھی تو مجھے سزا کے طور پر اتنے کوڑے پڑ رہے تھے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس پر ہر رات سونے والے کو وہ کیسی سزا دے! میری یہ سزا تو معمولی ہے۔ یہی سوچ کر میں ہنسنے لگی۔ یہ سنتے ہی حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے دل میں خوفِ خدا سے لرزہ پیدا ہو گیا۔ کوڑا ان کے ہاتھ سے گر پڑا۔ اور آپ نے اسی وقت کنیز کو آزاد کر دیا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:18 PM

اس واقعہ کے بعد آپ کے دل میں ہر لمحہ اللہ کا خوف اُبھرنے لگا اور آپ یادِ الٰہی میں مصروف رہنے لگے۔ آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کہ اللہ کے بندے ہو کر وہ اللہ کے احکامات کی کتنی نافرمانی کر رہے ہیں۔ وہ بھی تو اللہ کے ایک ادنیٰ غلام ہیں۔ کیا اللہ ان کی نافرمانیوں پر انہیں سزا نہیں دے گا؟ آپ اسی خیال میں گم رہنے لگے اور ایک تاریک اور بھیانک غار میں مکمل نو سال تک عبادت میں مصروف رہے۔ ہر جمعہ کو جنگل کی لکڑیاں اکٹھا کرتے اور شہر میں لے جا کر فروخت کرتے۔ اس سے جو کچھ رقم ملتی اُس میں سے آدھی رقم اللہ کی راہ میں غریبوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور باقی آدھی رقم سے اپنے لئے ہفتہ بھر کے لئے روٹی خرید کر، نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد اگلے ہفتہ تک کے لئے غار میں چلے جاتے۔

اسی طرح اللہ کی یاد میں آپ گھومتے پھرتے مکہ معظّمہ پہنچے۔ اپنی روزی کے لئے جگہ جگہ محنت مزدوری کرتے اور جو کچھ بھی اس مزدوری سے حاصل ہوتا اس کے ختم ہونے تک اللہ کی عبادت کرتے اور بڑھتے جاتے تھے۔

اللہ کے نیک بندے ایسے ہی ہوتے ہیں جو دنیا کی دولت اور اس کی چمک دمک سے بے نیاز ہو کر دنیا کے پیدا کرنے والے مالک کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اسی سفر کے دوران ایک اور واقعہ پیش آیا۔ آپ اللہ کی عبادت کے ساتھ بھوکے پیاسے تو نہیں رہ سکتے تھے۔ اس لئے گاؤں میں کسی زمین دار کے پاس آپ نے نوکری حاصل کر لی۔ اس زمیندار نے آپ کو اپنے باغ کی نگرانی کا کام سونپا۔ آپ بہت خوش تھے کہ باغ میں درختوں کی رکھوالی کے بعد عبادت کے لئے کافی وقت مل جاتا تھا۔

ایک دن باغ کا مالک اپنا باغ دیکھنے کے لئے آیا۔ اِدھر اُدھر گھوم پھر کر وہ ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھ گیا، اور حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے کہا کہ ''مجھے پیاس لگی ہے۔ جاؤ! کسی درخت سے ایک میٹھا انار توڑ لاؤ۔'' حضرت ابراہیمؒ دوڑے دوڑے گئے، ایک پختہ اور رنگین انار توڑ لائے۔ باغ کے مالک نے اُس انار کے دانے منہ میں ڈالے تو معلوم ہوا کہ انار کھٹا ہے۔ اس نے کہا کہ باغ کے انار کے اتنے سارے درخت ہیں۔ جاؤ۔ دوسرے درختوں سے چند انار توڑ لاؤ جو میٹھے ہوں۔ یہ انار تو کھٹا ہے۔

حضرت ابراہیم گھوم پھر کر کئی درختوں سے انار توڑ کر لائے۔ مالک نے ہر انار کھا کر دیکھا تو سارے کے سارے کھٹے نکلے۔

مالک نے کہا۔ ''ابراہیم! ایک عرصے سے تم اس باغ کی رکھوالی کر رہے ہو لیکن افسوس کہ تمہیں آج تک کھٹے اور میٹھے انار کی شناخت نہ ہو سکی۔'' حضرت ابراہیمؒ نے کہا۔ ''جناب! میں باغ کی نگرانی کا کام کرتا ہوں۔ انار کھانے کا کام نہیں۔ آپ نے مجھے باغ کی دیکھ بھال کرنے کا کام دیا ہے۔ پھلوں کا مزہ چکھنے کے لئے مقرر نہیں کیا ہے۔ ایسا کام تو ایمان داری کے خلاف ہے''۔

باغ کا مالک بھی نیک انسان تھا۔ آپ کا جواب سن کر حیرت سے پوچھا۔ ''کیا تم ابراہیم بن ادھم ہو؟ یہ سنتے ہی آپ پریشان ہو گئے کہ یہاں آپ پہچان لئے گئے اور اب پھر لوگ آپ سے ملنے اور مزاج پرسی کرنے آنے لگیں گے اور آپ نے اُسی وقت ملازمت چھوڑ دی اور اس مقام کو خیر آباد کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

اللہ کے نیک بندے اللہ کے دوست اور ولی ہوتے ہیں۔ اپنے مالک کی اطاعت کرنے کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنی پرہیزگاری، عبادت، ریاضت اور بندگی سے اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:18 PM

ہم کو چاہئے کہ ہم بھی اللہ کے احکامات کو بجالائیں ۔اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے والدین اور بزرگوں کا احترام کریں۔اللہ کی عبادت کریں۔دنیا سے زیادہ دل نہ لگائیں۔اسی وقت ہم صحیح معنوں میں اللہ کے بندے کہلا سکتے ہیں۔



حاصلِ کلام

دنیا کی حرص میں مبتلا ہوئے بغیر نیکی کا راستہ اختیار کرنا۔
اپنی غلطی کو سدھارنے کا ملکہ پیدا کرنا۔
مسلسل محنت کرنے کی طرف توجہ دلانا۔
امانت داری کی صفت پیدا کروانا۔
اپنی زندگی کے مقصد (مالک کی اطاعت) کو اجاگر کرنا۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

حکمران : بادشاہ
شان وشوکت : عزت وشرافت۔دبدبہ ، ہیبت
جاہ وجلال : بلند مقام ومرتبہ
تصرف : خرچ کرنا
سیج : بستر
کنیز : خادمہ۔ نوکرانی
بھینی بھینی : ہلکی ہلکی
ادنیٰ : معمولی
اکٹھا : جمع کرنا
چمک دمک : روشنی
عرصہ : وقفہ۔ مدت
شناخت : پہچان
مزاج پرسی : طبیعت کا حال پوچھنا۔خیر وعافیت دریافت کرنا
ملازمت : نوکری
خیر باد کہنا : چھوڑ دینا

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:19 PM

II صحیح الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(کھٹے کانپنے مکہ ولی بلخ)

1) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ ..... کے حکمران تھے۔

2) کنیز ڈر کے مارے ..... لگی۔

3) آپ اللہ کی یاد میں گھومتے ہوئے ..... پہنچے۔

4) درخت سے توڑ کر لائے ہوئے انار ..... تھے۔

5) اللہ کے نیک بندے اللہ کے دوست اور ..... ہوتے ہیں۔

III مناسب ترین الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

1) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نہایت ..... بستر پر سویا کرتے تھے۔

(سخت نرم نازک)

2) بادشاہ کو سامنے دیکھ کر ڈر کے مارے ..... لگی۔

(کانپنے رونے ڈرنے)

3) نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد اگلے ہفتے تک کے لئے ..... میں حضرت ابراہیمؒ چلے جاتے۔

(پہاڑ جنگل غار)

4) حضرت ابراہیمؒ دوڑے دوڑے ایک پختہ اور ..... انار توڑ لائے۔

(مزیدار رنگین ترش رو)

5) جناب! میں باغ کی نگرانی کا کام کرتا ہوں ..... کھانے کا نہیں۔

(آم انار امرود)



VII مندرجۂ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) کنیز کہاں سو گئی؟

(2) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ اپنی روزی کیسے حاصل کرتے تھے؟

(3) باغ کی رکھوالی کون کرنے لگے؟

(4) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے لائے ہوئے انار کیسے تھے؟

(5) حضرت ابراہیمؒ حکومت چھوڑ کر کہاں نکل پڑے؟

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:19 PM

اکائی 2

قواعد

فعلِ ماضی کی بعض قسمیں

سیکھنے کے مقاصد

- صحیح اردو بولنے اور لکھنے کی مشق کرانا۔
- قواعد کو دلچسپ اور عام فہم انداز میں سمجھانا۔

آپ نے یہ جان لیا کہ فعلِ ماضی کی چھ قسمیں ہیں ،ان میں سے دو قسمیں ماضی مطلق اور ماضی قریب ہیں۔ماضی مطلق ایسے فعل کو کہتے ہیں جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کام تو واقع ہو لیکن یہ نہ معلوم ہو کہ کام گزرے ہوئے زمانہ میں کب ختم ہوا،
اسی طرح ماضی قریب وہ ماضی ہے جس میں کام کا ہونا یا کرنا قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔

اب یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس کی باقی قسمیں کیا ہیں؟۔
آپ یوں کہتے ہیں

شعیب نے قرآن پڑھا تھا۔ اکبر نے نعت لکھی تھی۔
منصور نے مارا تھا۔ اسلم نے کتاب چرائی تھی۔

یہ مثالیں ہمیں اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ پڑھنے، لکھنے، مارنے اور چرانے کا کام ابھی نہیں ہوا ہے، بلکہ اس کام کے ہوئے بہت دیر ہو چکی ہے۔ جس کام کے ہوئے بہت دیری ہو چکی ہو، اسے اردو گرامر میں ''ماضی بعید'' کہتے ہیں۔

ماضی بعید (Past Perfect) کی تعریف :

وہ ماضی ہے جس میں کام کا ہونا یا کرنا ایسے زمانے میں پایا جائے جس کو گزرے ہوئے کافی مدت ہو گئی ہو یا کسی فعل کا زمانۂ گذشتہ میں قطعی طور پر ختم ہونا پایا جاتا ہو۔

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:19 PM

فعلِ ماضی کی چوتھی قسم ماضی استمراری ہے

ماضی استمراری (Past Continuous) کی تعریف :

وہ ماضی ہے جس میں کام کا گذرے ہوئے زمانہ میں جاری رہنا پایا جائے۔

جیسے

اکبر پڑھتا تھا۔	صبا لکھتی تھی۔	مریم کھاتی تھی۔
اکبر پڑھ رہا تھا۔	صبا لکھ رہی تھی۔	احمد لکھ رہا تھا۔

یہ مثالیں ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ اس میں لکھنے کا عمل جاری ہے، نہ قریب میں ہوا ہے اور نہ بعید میں ہوا ہے بلکہ گزرا ہوا زمانہ بار بار یا متواتر مسلسل حالت میں پایا جاتا ہے۔ اس کو اردو قواعد میں ماضی استمراری کہتے ہیں۔

سوالات برائے مشق:

(1) ماضی بعید کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجئے

(2) درج ذیل مثالوں کو ماضی بعید میں تبدیل کیجئے۔

احمد نے خط لکھا۔ عمارہ نے کتاب پڑھی۔

سمیہ نے ٹمل سیکھا۔ حماد نے حساب مکمل کیا۔

(3) ماضی بعید بنانے کے طریقہ کی وضاحت کیجئے؟

(4) ماضی استمراری کی تعریف مثال کے ذریعہ سمجھایئے؟

(5) درج ذیل مصار سے ماضی بعید اور ماضی استمراری بنایئے۔

کودنا دوڑنا بھاگنا

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:19 PM

خطوط نویسی کا ایک نمونہ

دوست کے نام ایک خط لکھئے جس میں ان کے لڑکے کی بی اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر مبارک بادی پیش کی گئی ہو۔

ترپاتور

28.07.2019

میرے پیارے دوست شاہ جہاں صاحب!

السلام علیکم ورحمة اللّٰہ و برکاتہ

امید کہ خیر وعافیت سے ہوں گے۔

آج تمہارا محبت بھرا خط موصول ہوا، یہ خبر پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی اور دل مسرت کی زیادتی سے جھوم اٹھا کہ تمہارے لڑکے نے اپنا بی۔ اے کا امتحان امتیازی نمبروں کے ساتھ پہلے درجہ میں پاس کیا ہے۔ اس موقعہ پر میری طرف سے پُرخلوص مبارک باد اور دلی دعائیں قبول کرو۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ مستقبل میں بھی ہر امتحان میں اور زندگی کی ہر منزل پر کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے اور تمہیں ہر زمانے کی ہر خوشی حاصل ہو۔ آمین

یہاں میرے اور تمہارے دوست احباب تمہیں یاد کے ساتھ سلام کہتے ہیں اور اس کامیابی پر تمہیں اور تمہارے لڑکے کو پُرخلوص مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ گھر میں تمام متعلقین کو سلام وآداب عرض کریں۔

والسلام

تمہارا دوست

سید پیر

لفافہ پر مکتوب الیہ کا پتہ

بخدمت گرامی قدر شاہ جہاں صاحب

25، قلعہ اسٹریٹ

ترپاتور۔601 635

8th Urdu 19-2000 Unit 2
Monday, July 01, 2019 12:08:20 PM

اکائی 3
حصّہ نظم

عیدالفطر

نظیر اکبرآبادی

سیکھنے کے مقاصد

- بچوں کو ماحول کی خوشیوں سے لطف اندوز کرانا
- عیدالفطر کے دن کی مصروفیات سے آگاہ کرانا
- دلوں کی خوشی کا اظہار کرنا

شاعر کا تعارف


(Nazeer Akbar Abadi)

نام ولی محمد، اور نظیر تخلص، آپ 1740ء کے قریب پیدا ہوئے۔ والد کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے زمانہ میں دہلی چھوڑ کر اپنے خاندان کے ساتھ آگرہ آئے اور اکبرآبادی ہو گئے۔ نظیر نے اس زمانے کی عام دلچسپی کے مطابق نظمیں لکھیں۔ انہوں نے ہولی، دیوالی، عید، شب برات وغیرہ پر بھی بڑی پیاری نظمیں لکھی ہیں۔ نظیر کا رنگ، دلی اور لکھنو کے رنگ سے الگ ہے۔ نظیر کا شمار اردو کے بڑے شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کا انتقال 1839ء میں ہوا۔

روزے کی خشکیوں سے جو ہیں زرد زرد گال
خوش ہوگئے وہ دیکھتے ہی عید کا ہلال
پوشاکیں تن میں زرد، سنہری، سفید، لال
دل کیا کہ ہنس رہا ہے پڑا تن کا بال بال
ایسی نہ شب برات نہ بقر عید کی خوشی
جیسی ہر ایک دل میں ہے اس عید کی کی خوشی

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:48 PM

پچھلے پہر سے اٹھ کے نہانے کی دھوم ہے
شیر و شکر، سویاں پکانے کی دھوم ہے
پیر و جواں کو نعمتیں کھانے کی دھوم ہے
لڑکوں کو عید گاہ کے جانے کی دھوم ہے
ایسی نہ شب برات نہ بقر عید کی خوشی
جیسی ہر ایک دل میں ہے اس عید کی خوشی

روزے کی سختیوں میں نہ ہوتے اگر اسیر
تو ایسی عید کی نہ خوشی ہوتی دل پذیر
سب شاد ہیں گدا سے لگا شاہ تا وزیر
دیکھا جو ہم نے خوب تو سچ ہے میاں نظیر
ایسی نہ شب برات نہ بقر عید کی خوشی
جیسی ہر ایک دل میں ہے، اس عید کی خوشی

حاصلِ کلام

نظیر اکبر آبادی اپنی اس نظم میں عید الفطر کے متعلق کہتے ہیں کہ رمضان کے مکمل روزوں کے اختتام پر یہ عید آتی ہے۔ مسلمان سارے مہینہ میں بھوک، پیاس اور نفسانی خواہشات پر دن کے اوقات کنٹرول کرتا ہے جس کے سبب اسے ایک قسم کی تھکان محسوس ہوتی ہے، گال زرد ہوتے ہیں اور جیسے ہی عید کا چاند نظر آتا ہے اس کی خوشیوں کا کیا کہنا۔ بچے نئے نئے اور رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر عید کا لطف اٹھاتے ہیں، عید کے دن صبح سویرے اٹھ کر بوڑھے، جوان سب نہاتے دھوتے ہیں۔ لذیذ پکوان، شیر قورمہ پکانے میں گھر والے مصروف رہتے ہیں پھر لڑکے اپنے گھر والوں کے ساتھ عید گاہ جانے کی تیاری کرتے ہیں۔ امیر و غریب، بادشاہ و وزیر اور سب مسلمان عید کی خوشی مناتے ہیں۔

شاعر کہتے ہیں کہ یہ عید شبِ برات اور بقر عید کی خوشی سے کہیں زیادہ دلوں میں خوشی لاتی ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

خشکی	:	سوکھا پن	زرد	:	پیلا
گال	:	رخسار۔صورت			
ہلال	:	پہلی رات کا چاند	تن	:	بدن
سنہری	:	سونے کی رنگ کی	پوشاک	:	لباس۔کپڑے

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:49 PM

پچھلے پہر	:	صبح سویرے	شیر وشکر	:	دودھ اور شکر کا پکوان
پیر و جواں	:	بوڑھے جوان	گدا	:	فقیر
دل پذیر	:	دل کو لبھانے والی	شاد	:	خوش

II واحد کی جمع لکھئے:

عید	+	عیدین	خشکی	+	خشکیاں
پوشاک	+	پوشاکیں	خوشی	+	خوشیاں
نعمت	+	نعمتیں	سختی	+	سختیاں
وزیر	+	وزراء	اسیر	+	اسیراں

III اضداد اپنی کاپی میں لکھئے اور یاد کیجئے:

اگلے	×	پچھلے	جوان	×	بوڑھا
خوشی	×	غمی	سختی	×	نرمی
سچ	×	جھوٹ	شاہ	×	گدا

IV جوڑ لگایئے:

روزے کی خشکیوں سے جو ہیں زرد زرد گال	جیسی ہر ایک دل میں ہے اس عید کی خوشی
ایسی نہ شب برات نہ بقر عید کی خوشی	لڑکوں کو عیدگاہ کے جانے کی دھوم ہے
پیر و جواں کو نعمتیں کھانے کی دھوم ہے	تو ایسی عید کی نہ خوشی ہوتی دل پذیر
روزے کی سختیوں میں نہ ہوتے اگر اسیر	خوش ہوگئے وہ دیکھتے ہی عید کا ہلال

V خالی جگہ مناسب الفاظ بھرتی کیجئے

(1) روزے کی ..... میں نہ ہوتے اگر اسیر

(2) روزے کی..... سے جو ہیں زرد زرد گال

(3) ..... کو نعمتیں کھانے کی دھوم ہے

(4) سب شاد ہیں گدا سے لگا شاہ تا .....

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:49 PM

VI خالی جگہ میں ہم قافیہ الفاظ لکھئے:

اسیر		وزیر	.....
فقیر		امیر	.....
گال		لال	.....
شال		مال	.....
پکانے		نہانے	.....
آنے		جانے	.....



VII مختصر جوابات لکھئے:

(1) عیدالفطر کے دن روزہ دار کیسے خوش ہوتے ہیں؟

(2) عید کی صبح کیا دھوم ہوتی ہے؟

(3) عیدالفطر کی خوشی کا راز کیا ہے؟

(4) عیدالفطر کی خوشی کو کن عید، براتوں پر برتری حاصل ہے؟

VIII تفصیلی جواب لکھئے:

(الف) عید کے تعلق سے شاعر نظیر اکبرآبادی کیا کہتے ہیں؟

(ب) عیدالفطر آپ کیسے مناتے ہیں ایک مضمون لکھئے۔



1 ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔

2 قانون ساز مجلس کو دستور ہند بنانے میں دو سال گیارہ مہینے اور اٹھارہ دن لگے۔

3 دستور ہند کے 395 دفعات (Articles) ہیں

4 یومِ جمہوریہ کے موقع پر دئے جانے والے ایوارڈس

پدماشری پدما بھوشن وغیرہ اعزازات ان میں سب سے بڑا، ایوارڈ بھارت رتن ایوارڈ

5 مولانا محمد علی جوہر اردو میں ہمدرد اور انگریزی میں کامریڈ نامی پرچہ نکالتے تھے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:49 PM

اکائی 3

حصّۂ نثر

وطن کی آزادی میں مسلمانوں کا حصہ

حافظ ابرار الحق حسنؔ

پیارے بچو ۔کیا تم جانتے ہو کہ ہمارا ملک ہندوستان انگریزوں کی دوسو سالہ غلامی سے کس طرح آزاد ہوا۔آیئے ہم مختصر طریقہ سے اس کہانی کو پیش کرتے ہیں۔

1707ء میں اورنگ زیب بادشاہ کے انتقال کے بعد مغلیہ سلطنت روز بروز کمزور ہوتی چلی گئی۔کوئی ایسا قابل بادشاہ نہ ہوسکا جو اتنے بڑے ملک کو سنبھال سکے۔ملک کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا اور مختلف علاقوں پر چھوٹے چھوٹے نواب اور راجہ حکومت کرنے لگے۔ مغلیہ سلطنت دہلی اور اس کے آس پاس کے علاقوں تک محدود ہو چکی تھی۔اور جیسا کہ تاریخ کا ہر طالبِ علم جانتا ہے کہ ہندوستان ہمیشہ سے قدرتی وسائل سے مالا مال ملک ہے اور یہاں کی قدرتی دولت سے فائدہ اٹھانے کی خاطر غیر ملکی فاتحین یہاں برابر آتے رہے ہیں۔ انہیں حملہ آوروں مین ایران کا حکمران نادر شاہ بھی تھا۔اس نے 1739ء میں ہندوستان پر ایک زبردست حملہ کر کے قتل عام کرتے ہوئے یہاں کی دولت سمیٹ کر واپس ایران چلا گیا۔اس کے بعد یہاں مرہٹوں کا ظلم بڑھنے لگا۔ان کی طاقت کو توڑنے کے لئے افغانستان سے احمد شاہ ابدالی اپنے ساتھ نوے ہزار کی فوج لے کر آیا اور 14 جنوری 1761ء کو پانی پت کے تاریخی میدان میں ایک سخت جنگ ہوئی اور اس جنگ میں مرہٹوں کے دو لاکھ سپاہیوں کا خاتمہ ہوا۔

اسی زمانہ میں ہندوستان میں یوروپی اقوام خصوصاً برطانوی انگریز جو اس ملک میں تاجرانہ بھیس میں داخل ہوئے تھے، یہاں کی سیاسی کمزوری، بادشاہوں، نوابوں، راجاؤں کی آپسی نا اتفاقی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کے معاملات میں دخل دینے لگے تھے۔ اپنی مکاری اور اپنی آزمودہ پالیسی ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' پر عمل کرتے ہوئے دھیرے دھیرے اس ملک کے مشرق و مغرب اور شمال سے لے کر جنوب تک کے حاکم بن بیٹھے۔اور ہندوستانیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے لگے۔

انہی دنوں 1761ء میں ہندوستان کے جنوب میں علاقہ ٔ میسور میں سلطنت خداداد کا قیام نواب حیدر علی کیہاتھوں ہوا جو ایک باشعور، غیور اور عزم و حوصلہ رکھنے والے حکمران تھے اور سب سے پہلے انہوں نے ہی انگریزوں کے مقاصد کو سمجھا اور اپنا مشن ملک و وطن کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرنے کو بنایا اور اسی نہج پر انہوں نے اپنے لائق و فائق فرزند ٹیپو سلطان کی تربیت کی۔دونوں باپ بیٹوں کے اندر وطن سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور ساتھ ہی انگریزوں سے نفرت بھی۔شمالی ہندوستان میں علماء کی جماعت کی ایک عظیم شخصیت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی تھی انہوں نے ملک کی آزادی کے لئے انگریزوں سے مقابلہ کرنے کو فرض قرار دیا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:50 PM

ان کے اس فتویٰ پر ہندوستانی مسلمانوں میں ایک زبردست جوش وجذبہ بیدار ہوا۔
اور ہر طرف آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی۔اس تحریکِ آزادی میں مسلمانوں نے قائدانہ رول ادا کیا۔مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان کی دوسری اقوام نے بھی تحریکِ آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔

وطن کی آزادی کی اس جدوجہد میں ٹیپو سلطان نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور شہادت سے سرفراز ہوئے۔یہ واقعہ 1799ء کا ہے۔ادھر بالاکوٹ میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید اور ان کے رفقاء نے بھی ملک کی آزادی کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ 1857ء کی جنگِ آزادی جسے انگریز غدر (بغاوت) کا نام دیتے ہیں اس میں بھی مسلمانوں اور علماء کا بڑا حصہ رہا ہے۔حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور ان کے ساتھیوں مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہ نے شاملی کے میدان میں انگریزوں سے دست بدست جنگ کی۔لیکن انگریز کی مکاریوں سے 1857 کی جنگ آزادی بھی ناکام ہوئی اور اسی کے بعد آخری مغل تاج دار بہادر شاہ ظفر کو دہلی سے گرفتار کر کے رنگون (برما) میں قید کیا گیا۔

1914ء میں جب جنگِ عظیم اول شروع ہوئی تو ہمارے ملک کے ایک بڑے عالم شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی نے ہندوستان کے سرحدی علاقوں جو افغانستان سے لگے ہوئے تھے وہاں اپنے شاگردوں کو تیار کر کے بھیجا اور بیرونی ممالک افغانستان اور ترکی سے بھی مدد لینے کا پروگرام بنایا تاکہ بیک وقت باہر سے بھی حملہ ہو اور اندر سے بھی بغاوت ہو، اور آسانی کے ساتھ ملک سے انگریزوں کی حکومت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے،ان کی وہ تحریک ''تحریک ریشمی رومال'' کے نام سے مشہور ہے، بدقسمتی سے راز فاش ہو گیا اور سارا پروگرام ناکام ہو گیا،تحریک کے روح رواں مولانا محمود حسنؒ کو گرفتار کر کے مالٹا بھیج دیا گیا۔

تحریکِ آزادی کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا،علی برادران (محمد علی اور شوکت علی) نے تحریکِ خلافت چلائی،محمد علی جوہر انگریزوں کے خلاف مضامین اردو اور انگریزی میں لکھتے رہے اور عوام میں آزادی کی ایک زبردست روح پھونکی۔دوسری طرف مولانا ابوالکلام آزاد کا قلم آزادی کی تحریک کے لئے رواں دواں تھا۔ان کا پرچہ ''الہلال'' اور ''البلاغ'' کی پورے ملک میں دھوم تھی۔ان کے مضامین سے ہندوستانیوں کے دلوں میں آزادی کا جذبہ بھڑکتا رہا۔

کیا ہندو کیا مسلمان،سب ہی نے آزادی کے لئے اپنی جان و مال کی بے پناہ قربانیاں دیں۔اور مسلمان قائدین وعوام کا تو اس میں زیادہ ہی حصہ رہا۔محمد علی جوہر،مولانا ابوالکلام آزاد،مولانا محمد حسین احمد مدنی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور علمائے صادق پور بار بار گرفتار ہو کر جیل جاتے رہے۔ان کے علاوہ حکیم اجمل خان،ڈاکٹر مختار احمد انصاری،اشفاق اللہ خان،مولانا عبدالباری فرنگی محلی،مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی،مولانا عنایت اللہ صادق پوری،مولانا نعمت اللہ وغیرہ کی قربانیوں کو آزادی کی تاریخ فراموش نہیں کر سکتی۔مرد تو مرد عورتوں نے بھی بھرپور طریقہ سے آزادی کی تحریک میں حصہ لیا۔اس کے ساتھ اُردو ادیبوں اور شاعروں نے بھی ہندوستانیوں کے دلوں میں آزادی کے جذبہ کو گرمانے اور بھڑکانے کے لئے اپنے قلم کی صلاحیتوں کو خوب استعمال کیا۔

علامہ اقبالؔ کی نظموں کو کون نہیں جانتا جو آزادی کی فکر اور وطن کی محبت سے لبریز ہیں۔آخر مسلسل اور طویل جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے بعد ہندوستان 15/ آگست 1947ء کو انگریزوں کے پنجۂ غلامی سے آزاد ہوا لیکن افسوس کہ آزادی کی صبح تقسیمِ ملک

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:51 PM

کے خونی افسانہ پر طلوع ہوئی، جگہ جگہ فسادات ہوئے اور انسانوں کا خون بہا۔

آزادی کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کا وجود بہت ہی خطرہ میں تھا۔ ہر طرف مایوسی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں دو شخصیتوں کا نام ہندوستانی مسلمانوں کے قدم جمائے رکھنے میں نمایاں ہے۔ ایک شمال میں مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کا، دوسرے جنوب میں قائدِ ملت محمد اسماعیل صاحب کا ہے۔ ایک نے وہاں مسلمانوں کو پست ہمتی سے نکال کر بلند ہمتی اور حوصلہ مندی کے ساتھ جینے کا ہنر سکھایا۔ دوسرے نے یہاں کے مسلمانوں کے اندر خود اعتمادی پیدا کر کے انہیں یہاں ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہے اور ہر مشکل موقع پر انہیں سنبھالا دیا۔

15/آگست 1947ء کو ہندوستان آزاد تو ہو گیا، مگر ہندوستان برطانوی انگریزوں کے لئے نوآبادیات (Colony) ہی بنا ہوا تھا۔ 26/جنوری 1950ء کو جب ملک جمہوری بنا تو ہندوستانیوں کو صحیح معنی میں آزادی حاصل ہوئی۔

آزادی کے بعد ہندوستان کو باقاعدہ طور پر 26 جنوری 1950ء کو ایک جمہوری ملک قرار دیا گیا تو اس وقت ملک کو چلانے کے لئے ایک بہترین اور جامع قانون بنایا گیا جسے دستورِ ہند کہا جاتا ہے۔ اس قانون ساز مجلس کے چیرپرسن ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تھے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بھیس	:	ہیئت۔وضع	مکاری	:	عیاری
آزمودہ	:	آزمایا ہوا	باشعور	:	حساس
غیور	:	بہت غیرت والا	قائدانہ	:	لڈرانہ
نذرانہ	:	ہدیہ	رول	:	منصب
سرفراز	:	عالی مرتبہ	لبریز	:	بھرجانا
پست ہمت	:	کم ہمت	تلقین کرنا	:	ہدایت دینا
رازفاش ہونا	:	رازظاہر ہونا			

II واحد جمع لکھئے:

سلطنت	+	سلطنتیں	قوم	+	اقوام
مکاری	+	مکاریاں	حاکم	+	حکماء
مقصد	+	مقاصد	مضمون	+	مضامین
فساد	+	فسادات			

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:51 PM

III اضداد لکھئے:

ظلم	×	انصاف	نااتفاقی	×	اتفاقی
آزادی	×	غلامی	فساد	×	امن
نوآبادیات	×	غیرآبادیات	پست ہمتی	×	بلند ہمتی

IV نیچے دئے گئے الفاظ کی مدد سے خانہ پری کیجئے:

(نادرشاہ نواب اورنگ زیب ٹیپوسلطان 1947ء)

(1) ..... بادشاہ کے انتقال کے بعد مغلیہ سلطنت روز بروز کمزور پڑنے لگی۔

(2) مختلف علاقوں پر چھوٹے چھوٹے ..... اور راجہ حکومت کرنے لگے

(3) ایران کے بادشاہ .....نے 1739ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔

(4) وطن کی آزادی کی جدوجہد میں .....نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

(5) ہندوستان 15/آگسٹ ..... کو انگریزوں کے پنجۂ غلامی سے آزاد ہوا۔



V درجِ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) 1739ء میں ایران کے کون سے بادشاہ نے ہندوستان پر زبردست حملہ کیا؟

(2) انگریزوں نے ہندوستان میں قدم جمانے کے لئے کون سی پالیسی اختیار کی؟

(3) نواب حیدر علی کس قسم کے حکمران تھے؟

(4) کس عظیم شخصیت نے انگریزوں سے مقابلہ کرنے کو فرض قرار دیا؟

(5) آخری مغل بادشاہ کون ہیں؟ انہیں گرفتار کر کے کہاں بھیجا گیا؟

(6) مولانا آزاد کے پرچہ کا نام بتایئے؟

(7) چند مسلم رہنماؤں کے نام بتایئے جنہوں نے آزادی کی جنگ میں حصہ لیا؟

(8) وہ کون سے دو عظیم سپوت ہیں جنہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے قدم جمائے رکھنے میں اہم کردار انجام دئے؟

VI تفصیلی جواب لکھئے:

(1) آزادئ ہند کی تحریک کب اور کیسے شروع ہوئی؟ لکھئے

(2) ہندوستانی علماء اور شعراء نے کس طرح آزادی کی جنگ میں حصہ لیا؟ قلمبند کیجئے

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:51 PM

اکائی 3
حصّۂ غزل

غزل

بہادر شاہ ظفؔر

شاعر کا تعارف


(Bahadur Shah Zafar)

آخری مغل بادشاہ مرزا ابوظفر سراج الدین تھے، جن کو تاریخ بہادر شاہ ظفؔر کے نام سے جانتی ہے۔ یہ بادشاہ اکبر شاہ ثانی کے دوسرے بیٹے تھے۔ 1775ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ایام شہزادگی میں اردو، عربی اور فارسی میں مہارت حاصل کی۔ وہ ایک صوفیانہ اور شاعرانہ مزاج کے مالک تھے جو تخت سنبھالنے سے پہلے فقیرانہ طرز پر گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اردو کے ایک بہترین اور مایہ ناز شاعر تھے جنہوں نے اس فن میں پہلے ابراہیم ذوقؔ اور ان کی وفات کے بعد مرزا غالبؔ کی شاگردی اختیار کی۔ ان کے کلام میں دردوغم زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی کی عکاسی یہ غزل بھی کرتی ہے۔

1857ء کی جنگِ آزادی میں انہوں نے بھرپور طریقہ سے شرکت کی۔ جنگِ آزادی میں ہندوستانیوں کو ناکامی ہوئی۔ بغاوت کے الزام میں انگریزوں نے انہیں گرفتار کر کے رنگوں (برما) بھیج دیا اور وہیں کسمپرسی کے عالم میں 1862ء میں ان کی وفات ہوگئی۔



لگتا نہیں ہے جی میرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

اک شاخِ گل پہ بیٹھ کے بلبل ہے شاد ماں
کانٹے بچھا دئے ہیں دلِ لالہ زار میں



8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:53 PM

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں

کتنا ہے بد نصیب ظفؔر دفن کے لئے
دو گز زمیں بھی نہ مل سکی کوئے یار میں





(اس نظم کے پہلے پانچ شعر یاد کیجئے)

حاصلِ کلام

شاعر ظفؔر نے حالاتِ زمانہ سے تنگ آ کر رنج وغم کی کیفیت میں ڈوب کر، دنیا کی ناپائیداری اور بے وفائی سے شدید متاثر ہوکر قید و بند اور بے کسی کے عالم میں یہ دردناک غزل لکھی ہے۔

کہتے ہیں کہ اس ویران دنیا میں میرا دل نہیں لگ رہا ہے حالات سارے ناموافق ہیں۔ مجھے کسی سے گلہ شکوہ نہیں ہے مگر کیا کروں میری قسمت میں قید و بند لکھی ہوئی ہے، آرزوؤں اور ارمانوں کے لئے میرے دکھے ہوئے دل میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ زندگی کا ہرا بھرا باغ کانٹوں سے گھرا ہوا ہے۔

دنیا کی مختصر زندگی جو دراصل قید خانہ ہے، آرزوؤں کے پورے ہونے کی جگہ نہیں ہے۔ دنیا کی عارضی زندگی کی شام سر پر آ گئی ہے۔ بس اب قبر میں ہی سونا ہے۔

آخر میں شاعر درد بھرے انداز میں کہتا ہے کہ ظفر کتنا بدنصیب ہے کہ اسے دفن ہونے کے لئے دو گز زمین بھی اپنے محبوب وطن میں نہ مل سکی۔ حالتِ مسافرت میں موت آ رہی ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

جی	:	دل، طبیعت	بنی رہنا	:	قسمت کا موافق رہنا
اجڑے دیار	:	ویران علاقہ	عالم ناپائیدار	:	فنا ہونے والی دنیا
باغباں	:	مالی۔ باغ کا محافظ	صیاد	:	شکاری
گلہ	:	شکوہ۔ شکایت	فصلِ بہار	:	سرسبز موسم
شاخِ گل	:	پھول کی ٹہنی	شادماں	:	خوش۔ مسرور
لالہ زار	:	باغ، گل زار	آرزو	:	خواہش۔ ارمان

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:55 PM

کنجِ مزار : قبر کا گوشہ یا کونہ　　کوئے یار : دوست کی گلی

عمر دراز : لمبی عمر۔لمبی زندگی　　حسرت : پشیمانی ۔کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس

II اضداد لکھئے :

اجڑا	×	آباد	ناپائیدار	×	پائیدار
بہار	×	خزاں	داغ دار	×	بے داغ
گل	×	کانٹا	شادماں	×	غم گیں
بدنصیب	×	خوش نصیب			

III واحد جمع لکھئے:

فصل	+	فصلیں	بلبل	+	بلبلیں
حسرت	+	حسرتیں	آرزو	+	آرزوئیں
اجڑا	+	اجڑے	دار	+	دیار
قسمت	+	قسمتیں	زندگی	+	زندگیاں

IV بحوالۂ متن تشریح کیجئے۔

(الف) لگتا نہیں ہے جی میرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

(ب) عمر دراز مانگ لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

V اس نظم کے ہم قافیہ الفاظ لکھئے:

دیار	ناپائیدار
.....	.....
.....	.....
.....	.....

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:55 PM

VI خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) بلبل کو باغباں سے .....

..... فصلِ بہار میں

(2) .....لائے تھے چار دن

دو آرزو میں کٹ گئے .....

VII جوڑ لگائیے:

لگتا نہیں ہے جی میرا اجڑے دیار میں	-	پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں
کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں	-	دو گز زمیں بھی نہ مل سکی کوئے یار میں
اک شاخِ گل پہ بیٹھ کے بلبل ہے شادماں	-	کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں
دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی	-	اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں
کتنا ہے بدنصیب ظفرؔ دفن کے لئے	-	کانٹے بچھا دئے ہیں دلِ لالہ زار میں

VIII سوالات کے جوابات لکھئے۔



(1) شاعر ظفرؔ نے دنیا میں دل نہ لگنے کی کیا وجہ بیان کی ہے؟

(2) شاعر ظفرؔ کی قسمت میں کیا تھا؟

(3) حسرتوں کے لئے کہاں جگہ نہیں ہے؟

(4) دنیا کی چند روزہ زندگی کیسے کٹتی ہے؟

(5) شاعر ظفرؔ اپنے آپ کو بدنصیب کیوں قرار دیتے ہیں؟

(6) زندگی کا ہرا بھرا باغ کس سے گھرا ہوا ہے؟

حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ کے بارے میں .....

(حوالہ: شیرِ ہندوستان ٹیپو سلطان- چند تاریخی حقائق از: سید خورشید مصطفیٰ رضوی)

تخت نشینی کے وقت ٹیپو کی عمر تیس، بتیس سال تھی۔ تخت نشین ہو کر انگریزوں کے خلاف جنگ جاری رکھی۔ نظام اور مرہٹوں کو اتحاد کی طرف راغب کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہا، مگر ناکام ہوا۔ دونوں نے اس کی سلطنت پر حملے کئے اور سلطان نے دونوں کو شرمناک شکستیں دیں۔ ۱۷۸۴ء میں انگریزوں سے صلح نامہ منگلور ہوا، جس میں انگریزوں کو ذلیل و خوار ہو کر صلح کرنی پڑی، لیکن چند ہی سال بعد جب کارنوالس گورنر جنرل ہو کر آیا تو دسمبر ۱۷۸۷ء میں دوبارہ حیدر آباد اور مرہٹوں کو ساتھ لے کر جنگ چھیڑ دی۔ کیوں کہ انگریز اپنی پیہم شکستوں پر پیچ و تاب کھا رہے تھے اور صلح نامہ منگلور کو توہین سمجھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ انگریز، امریکہ میں اپنے مقبوضات کھو چکے تھے اور ہندوستان میں اس کی تلافی کے طور پر مزید علاقوں پر قبضہ جمانے کے خواہش مند تھے۔ تھامس منرو نے لکھا تھا۔ ''ہم آسانی سے پورے ہندوستان پر قابض ہو سکتے ہیں، لیکن ٹیپو کی طاقت حارج ہے۔ سرنگاپٹنم پر قبضہ ہو جائے تو سب آسان ہے، لیکن اس کے لئے اسکیم بنانی ہوگی''۔

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:55 PM

اکائی 3

سرسری مطالعہ

مولانا رمضانی

ترتیب: حافظ ابرار الحق حسنؔ

ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہونے والے سبھی مسلمان مشتاق سعید نہیں ہوتے جو روزہ نماز پرہیزگاری پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کی پیدائش آج سے ستر سال پہلے رمضان المبارک کی چاند رات کو ہوئی۔ چونکہ ان کی پیدائش چاند رات کو ہوئی اس لحاظ سے وہ شعبان المعظم کی آخری تاریخ اور ماہِ رمضان المبارک کا استقبال کرنے والی پہلی تاریخ ہے۔ اس لئے ان کی پیدائش شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں معلّق ہو کر رہ گئی ہے۔ وہ ان دونوں مہینوں کا حسین سنگم ہیں۔ میں ادھر جاؤں یا اُدھر جاؤں والا معاملہ ہے۔ وہ خود کو شعبانی کم اور رمضانی زیادہ سمجھتے ہیں۔

آج ہم ایک ایسے ہی رمضانی کا سچا واقعہ سنانے آئے ہیں جس کی پیدائش مشتاق سعید کی طرح ڈھل مل یقین نہیں ہے۔ وہ سچ مچ رمضان المبارک کے مہینہ میں پیدا ہوا، اسی مناسبت سے اس کے والدین نے اس کا نام شیخ رمضانی رکھ دیا۔ چنانچہ وہ اپنے حلقہ میں رمضانی کے نام سے جانا پہچانا گیا۔ رمضانی حالانکہ رمضان المبارک کے مہینہ میں پیدا ہوا، لیکن نہ جانے کیوں وہ ماہِ رمضان سے منسلکہ ارکان کا مذاق اڑایا کرتا۔ ماں باپ کے خوف کی وجہ سے وہ گھر کے احباب کے ساتھ مل کر سحری ضرور کرتا لیکن روزہ کی نیت سے احتراز کرتا مگر فجر کی نماز کو شوقیہ نکل پڑتا۔ شوقیہ نماز کو نکلنا اور نماز کو شوقیہ نکلنے کے الگ الگ مفہوم ہیں۔ مطلب واضح ہے۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے فوراً بعد وہ دعا سے قبل ہی مسجد سے غائب ہو جاتا اور دوسرے شریر لڑکوں کے ساتھ مل کر محلّہ کی گلیوں میں اودھم مچاتا۔ کبھی اس کے ہاتھ میں گلی ڈنڈا ہوتا تو کبھی بغیر گلی کے لمبا سا ڈنڈا ہوتا جس سے کسی ایک لڑکے کے ڈنڈے کو زمین پر ڈال کر کھسکایا جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس کے ہاتھ میں گولیاں ہوتیں۔ کبھی پتنگ بازی سے بھی علی الصبح شوق کرتا۔ پیشگی طے کر لیا جاتا کہ کل کون سا کھیل کھیلا جائے گا۔ غرض نت نئے طریقوں سے وہ اور اس کے ساتھی مل کر محلے والوں کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ دوپہر تک جوں توں وقت گذارتا۔ اس کے بعد جب بھوک پیاس شدت اختیار کرتی تو چوری چھپے کچھ کھا پی لیتا۔ شام کو اچھی بھلی صورت کو لٹکائے رکھتا تاکہ افطاری کے لوازمات ڈکار سکے۔ پھر تراویح کو حاضر ہو جاتا اور تراویح کے بعد .....

آج کل نوجوانوں میں ایک وبا عام ہے۔ وہ ہے ٹو وھیلر زریسنگ۔ کئی بار اس ریسنگ میں ملوث خوش قسمت نوجوان اسپتال پہنچ گئے ہیں۔ جو زیادہ خوش قسمت نہیں ہوتے وہ قبرستان پہنچ گئے ہیں۔ کئی نوجوان اپنے ہاتھ پیر تڑا کر زندگی بھر کے اپاہج ہو بیٹھے ہیں۔ چونکہ رمضانی کے پاس ٹو وھیلر نہیں ہے۔ اس لئے ایسے ہی موقعوں پر اپنی سائیکل کام آجاتی ہے۔ جب سائیکل ریسنگ سے دل بھر جاتا ہے تو انڈوں سے شوق کیا جانے لگا ہے۔ خدا کا صد شکر کہ انڈوں کی اُنہیں سوجھی۔ اگر خدانخواستہ انہیں ڈنڈوں اور بنڈوں کی سوجھتی تو نہ جانے

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:56 PM

کتنے احباب کو اسپتالوں کا رخ کرنا پڑتا۔ایسے میں مشتاق سعید کا ایک مضمون ''یہ کیسی آزادی ''یاد آجاتا ہے۔جس میں انہوں نے بڑا چبھتا ہوا سوال کیا تھا کہ کیا رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں شیطان مردود کو قید کرنے کے بعد ننھے خاکی شیطانوں کو آزاد کیا جاتا ہے؟ کسی تنگ و تاریک گلی میں لڑکے چھپ کر کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے ہی کوئی غفلت کا مارا بدقسمت انسان کا وہاں سے گذر ہوتا ہے تو تاک کر انڈوں سے اس کا نشانہ لگایا جاتا ہے۔

سائیکل کو روک کر اپنے شکار کے نیچے گرنے کا منظر دیکھتے ہیں۔اس کی گھبراہٹ،غفلت، بوکھلاہٹ اور وحشت پر یہ دل کھول کر ہنسی کے فوارے اڑاتے ہیں۔ پھر کسی کی آمد سے قبل وہاں سے رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ پرسوں ہی غلطی سے کسی غیر مسلم کو انڈوں کا نشانہ بنا بیٹھے۔اگر پولیس نے بروقت مداخلت نہ کی ہوتی تو بات بڑھتے بڑھتے فرقہ وارانہ فساد کی شکل اختیار کر لیتی۔رمضانی حالانکہ ایک لڑکا ہے لیکن تین نفوس کی غذا اکیلا ہضم کر جاتا ہے۔اس کی اس خصوصیت کی بنا پر لوگ اسے دعوتوں میں دیکھتے ہی بوکھلا جاتے ہیں۔وہ منھ کھول کر نہیں دل اور پیٹ کھول کر کھاتا ہے۔بھوک جب کھل جاتی ہے تو گھر کے باورچی خانہ میں ''چولہا پڑا ہے ٹھنڈا لگی آگ پیٹ میں''والا معاملہ نظر آتا ہے۔رمضان کے دنوں ہر جگہ کی طرح یہاں کی ہوٹل کے بھی داخلی دروازہ پر پردہ لٹکا دیا گیا ہے۔اندر سے سپلائیر کی آواز سنائی دیتی ہے''پردہ میں رہنے دو، پردہ نہ اٹھاؤ، پرہ جو اٹھ گیا تو بھید کھل جائے گا''چنانچہ رمضانی جیسے بے روزہ دار دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے اندر داخل ہو کر پیٹ کی پوجا کر لیتے ہیں۔ پردہ صرف مومن روزہ داروں سے کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے پردہ نہیں کیا جاتا۔مومن غیر اور اللہ اپنا ہے اور اپنوں سے پردہ کون کرتے ہیں؟

اب یہ بھی بتا دیں کہ رمضانی کا تعلق کھاتے پیتے گھرانے سے ہے۔اس لئے اسے اکثر روپئے پیسوں کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔کڑکی تو مہاراجاؤں اور نوابوں کو بھی آجاتی ہے۔رمضانی ٹھہرا، ایک عام لڑکا۔کڑکی کے دنوں رمضانی اپنی ماں کی جھڑکی سہنے کو بھی تیار ہے۔ ماں پر جب اپنی محبت کا جادو نہیں چلا پاتا تو ہاتھ کی صفائی کام آجاتی ہے۔مگر اس صفائی کے ساتھ کہ ہلکا سا گمان بھی اس کی جانب نہ ہو۔بے چارہ نوکر مفت میں مارا جاتا ہے۔

پچھلے دنوں یہ اپنے پیٹ کے دوزخ کی آگ بجھانے جب ہوٹل پہنچتا ہے تو دھیمی آواز میں وہاں رمضان کے تعلق سے گائے ہوئے گیتوں کی سی ڈی بج رہی ہوتی ہے۔اللہ غنی کیا عبرت ناک منظر ہے۔ایک طرف روزوں کی افادیت اور احترام بڑھانے کے لئے گیت سنائے جاتے ہیں اور دوسری طرف اشتہا بڑھانے کے لئے چٹ پٹے کھانے چنے جاتے ہیں۔جب محمد رفیع کی آواز میں یہ گیت کرتا ہے ، ایک راوی یہ دل سوز یہ بیاں، رمضان کے مہینے کی مشہور داستاں'' لگتا ہے تو رمضانی بہت غور سے اسے سننے میں منہمک ہو جاتا ہے۔ آخر میں جب رفیع صاحب اپنی آواز اٹھا کر بتاتے ہیں''جو اس پہ جان دیتے ہیں مرتے نہیں کبھی'' تو رمضانی کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔فوراً وہ وہاں سے اٹھ کر مسجد کا رخ کرتا ہے۔مسجد سے قریب اسے ایک ضعیف بوڑھا نیم بے ہوشی کی حالت میں نظر آتا ہے۔ پتہ چلتا ہے کہ اس کی یہ حالت روزہ رکھنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔لوگ اسے پانی پلانا چاہتے ہیں لیکن وہ ضعیف کسی کی بات نہیں مانتا اور روزہ مکمل کرنے کی خواہش کرتا ہے۔رمضانی ایک بار پھر آب دیدہ ہو جاتا ہے۔خود کو اس ضعیف سے موازانہ کرتے ہوئے پشیمان ہو جاتا ہے لوگ اس ضعیف کو اٹھا کر مسجد لے آتے ہیں۔رمضانی وضو کر کے عصر کی نماز پڑھ کر مغرب کی نماز تک وہیں بیٹھ جاتا ہے۔روزے کے کھولنے کا اعلان ہوتا ہے تو ل مسوس کر رہ جاتا ہے۔اس اثناء میں اس ضعیف کا روزہ کی حالت میں انتقال ہو جاتا ہے۔مسجد میں بیٹھے بیٹھے وہ اپنے گناہوں پر جب نادم ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بھی خود بخود کھل جاتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:57 PM

اب رمضانی پہلے جیسا لڑکا نہیں رہا۔ وہ نمازی، روزہ ار، ایمان دار اور محنتی لڑکا بن جاتا ہے۔ چہرہ پر سنت رسولؐ بھی نظر آنے لگی ہے۔ لوگ اب اسے مولانا رمضانی کہہ کر بلانے لگے ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

خوف	:	ڈر	مشتاق	:	شوقین
باعث	:	سبب۔وجہ	سعید	:	نیک بخت
حسین	:	خوب صورت	معلق	:	لٹکا ہوا
منسلک	:	جڑا ہوا۔لگا ہوا	احتراز	:	پرہیز
افادیت	:	فائدہ مند	منہمک	:	مشغول
پشیمان	:	شرمندہ	رفو چکر ہونا (محاورہ)	:	بھاگ جانا۔فرار ہونا
ضعیف	:	کمزور۔بوڑھا			

II مناسب الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(سحری رمضانی انڈوں غذا ٹو ویلر ریسنگ)

(1) رمضان میں پیدا ہونے کی وجہ سے والدین نے اس کا نام .....رکھا۔

(2) ماں باپ کے خوف کی وجہ سے وہ گھر کے احباب کے ساتھ مل کر .....ضرور کرنا۔

(3) آج کل نوجوانوں میں ایک وبا عام ہے وہ ہے .....

(4) سائیکل ریسنگ سے دل بھر جاتا ہے تو ..... شوق کیا جانے لگا۔

(5) رمضانی حالانکہ ایک لڑکا ہے لیکن تین نفوس کی .....اکیلا ہضم کر جاتا ہے۔



III مختصر جوابات لکھئے:

(1) رمضانی کب پیدا ہوا؟

(2) فجر کی نماز کے فوراً بعد رمضانی کی کیا مشغولیت تھی؟

(3) رمضانی کا تعلق کیسے گھرانے سے تھا؟

(4) رمضانی کب پشیمان ہوا؟

(5) لوگ رمضانی کو مولانا رمضانی کیوں بلانے لگے؟

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:57 PM

اکائی 3

قواعد

فعل ماضی کی بقیہ قسمیں



سیکھنے کے مقاصد

- قواعد کے ذریعہ زبان پر عبور حاصل کرنا
- روزمرہ کے استعمال میں ماضی کے اقسام کی جانکاری حاصل کرنا۔

گذستہ اسباق میں ہم نے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید اور ماضی استمراری کے متعلق پڑھا ہے۔اب اس کی اور دو قسمیں باقی رہ گئی ہیں اس کے متعلق آج کے سبق میں ہم پڑھنے کی کوشش کریں گے۔

ماضی شکی یا احتمالی (Optative)

وہ فعل ماضی ہے جس سے گذشتہ زمانے میں کام کے ہونے یا نہ ہونے کا احتمال پایا جائے جیسے:

احمد نے خط لکھا ہوگا۔ رمیش نے غزل پڑھی ہوگی۔ عائشہ نے روٹی پکائی ہوگی۔

مدیحہ نے دوڑ لگائی ہوگی۔ خط آیا ہوگا۔

اوپر دی گئی مثالوں سے کام کے ہونے یا نہ ہونے میں شک کا پتہ چلتا ہے کہ یہ کام ہوا ہے یا نہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ کام ہوا ہو، یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کام نہ ہوا ہو۔اردو قواعد میں ایسے احتمال یا شک کو فعلِ ماضی شکی یا فعلِ ماضی احتمالی کہتے ہیں۔

فعلِ ماضی شکی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے بعد '' ہوگا '' لگانے سے '' ماضی شکی '' یا '' ماضی احتمالی '' بن جاتا ہے۔

فعلِ ماضی کی آخری اور چھٹی قسم کو '' ماضی شرطی یا تمنائی '' کہتے ہیں۔ Past Imperfect

یہ وہ ماضی ہے جس میں گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی شرط یا تمنا پائی جائے۔جیسے:

کاش میں احمد کو خط لکھتا۔ کاش میں مقابلہ میں حصہ لیتا۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں اسکول جاتا ۔ تم آتے تو اچھا تھا۔

یہ اور ان جیسی مثالوں میں ہمیں ایک آرزو، تمنا اور خواہش کا ذکر ہے اور اسی طرح سے ان میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کی شرط بھی ملتی ہے تو ایسے افعال کو ماضی شرطی یا تمنائی کہا جاتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:58 PM

ماضی شرطی یا تمنائی کے بنانے کا قاعدہ:

ماضی شرطی یا تمنائی کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت '' نا '' ہٹا کر '' تا '' لگا دیا جائے اور شروع میں '' کاش '' ، یا '' کیا ہی اچھا ہوتا '' اس طرح کے الفاظ لگانے سے ماضی شرطی یا ماضی تمنائی بن جاتا ہے۔

سوالات برائے مشق:

(1) فعل ماضی کی کتنی قسمیں ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟

(2) ماضی شکی کی تعریف کیجئے اور مثال لکھئے؟

(3) ماضی تمنائی کی مثال دیتے ہوئے تعریف کیجئے؟

(4) درجِ ذیل مثالوں میں سے ماضی شکی اور ماضی تمنائی الگ کیجئے۔

(الف) رمیش نے غزل پڑھی ہوگی۔ (ب) کیا ہی اچھا ہوتا کہ سلیم خط لکھتا۔

(ب) خط آیا ہوگا۔ (د) تم آتے تو اچھا تھا۔

(5) ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ لکھئے۔

(6) درج ذیل مصدروں کی روشنی میں ماضی کے مختلف اقسام بنائیے۔

مصدر	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	ماضی شکی	ماضی تمنائی
کھانا	کھایا	کھایا ہے	کھایا تھا	کھا رہا ہے	کھایا ہوگا	کاش کھاتا
دوڑنا						
سونا						
لکھنا						
پڑھنا						
بھاگنا						

8th Urdu 19-2000 Unit 3
Monday, July 01, 2019 12:08:58 PM

اکائی 4

حصّہ نظم

نعت

مفتی محمد شعیب مفتاحی

نعت کی تعریف

نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں ہمارے رسول اللہ ﷺ کی تعریف وتوصیف خلوصِ نیت کے ساتھ کی جائے۔نعتِ رسول ایک صنفِ سخن ہی نہیں بلکہ راہِ سعادت بھی ہے۔شعراء عام طور پر اس میں حضور ﷺ کی ذات اقدس اور آپؐ کے فضائل کا نہایت ادب و احترام سے ذکر کرتے ہیں اور آپ ہی سے اپنے صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے لئے شفاعت طلب کرتے ہیں۔

شاعر کا تعارف

اس نعت کے لکھنے والے شاعر جنوبی ہندوستان کے مشہور ومعروف عالم دین مولانا مفتی شعیب اللہ خان صاحب شعیبؔ ہیں۔آپ قرآن وحدیث وفقہ کے ایک جید عالم ہیں۔آپ مسلسل علم دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔خدمتِ دین کے سلسلے میں آپ کی مساعی جمیلہ ناقابلِ فراموش ہیں۔آپ ایک دینی مدرسہ جامع مسیح العلوم کے بانی ومہتمم ہیں اور آپ بیسوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی کئی تصانیف عربی اور اردو میں شائع ہوکر مقبول ہیں۔آپ کو شاعری کا بھی اچھا خاصا ذوق ہے۔آپ کا کلام حمد ونعت ونظم پر مشتمل ''دل کے آبگینے سے'' کے نام سے چھپا ہوا ہے۔یہ نعت اسی سے ماخوذ ہے۔

ایمان فروز نام ہے خیر الوریٰ کا نام
پیغامِ زندگی ہے مرے مصطفیٰ کا نام

سیرت نبی پاکؐ کی قرآن کا ہے عکس
قرآن کیا ہے ، آپ کی اک اک ادا کا نام

آماج گاہِ ظلم و ستم تھی یہ کائنات
دنیا نے آپ ہی سے تو سیکھا وفا کا نام

غارِ حرا میں آپ عبادت کو جو گئے
روشن جہاں میں ہوگیا غارِ حرا کا نام

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:17 PM

بھولے ہوئے تھے اہلِ جہاں انبیاء کا دین
زندہ ہوا بھی آپ سے ہے انبیاء کا نام
شاہانِ کرّ و فر ہوئے جاتے تھے سر نگوں
سنتے تھے جب رسول کے ادنیٰ گدا کا نام
یہ بھی تو ہیں نبی ہی کی برکات اے شعیبؔ
عرفانِ حق ملا ہمیں اور یہ فدا کا نام

(نعت کے پہلے پانچ اشعار یاد کیجئے)

حاصلِ کلام

شاعر شعیب اس نعت میں فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا مبارک نام ایمان کو چمکانے ولا اور بڑھانے والا ہے۔ آپؐ خدا کے برگزیدہ بندے ہیں۔ آپؐ کا نام اور آپؐ کی سیرت ہر کسی کی زندگی کے لئے پیغام رکھتی ہے۔ نبی ﷺ کی سیرت قرآن کا عکس ہے۔ گویا پورا قرآن آپؐ کی ایک ایک ادا کو ظاہر کرنا ہے۔

آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے یہ دنیا ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔ آپؐ کے پیارے طریقہ سے دنیا نے وفا اور محبت والفت کا سبق سیکھا۔ غارِحرا کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ آپؐ کے وہاں جا کر عبادت کرنے سے ساری دنیا میں اس کی شہرت ہوگئی۔ دنیا والے انبیاء علیہم السلام کے پاکیزہ طریقوں سے دور ہو چکے تھے۔ آپؐ کی ذات سے ہی سارے انبیاء کا نام اور کام دنیا میں زندہ ہوا۔ حالت یہ تھی کہ آپ کے ادنیٰ غلام کا بھی نام سن کر وقت کے شان وشوکت رکھنے والے بادشاہ ہتھیار ڈال دیتے تھے۔

آخر میں شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی پہچان جو ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی جو توفیق ہوئی۔ یہ سب پیارے نبی ﷺ کی برکات ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

سیرت	:	زندگی، اخلاق وعادات	عکس	:	نمونہ، تصویر
کائنات	:	دنیا	آماج گاہ	:	ہدف اور نشانہ کی جگہ
کروفر	:	شان وشوکت، دھوم دھام	وفا	:	دوستی، ساتھ دینا
شاہان	:	بادشاہ	غارِحرا	:	عرب کے ایک پہاڑ کا نام جہاں آپؐ کو نبوت کا تاج ملا تھا
انبیاء	:	نبی کی جمع۔	گدا	:	فقیر۔ درویشی
سرنگوں	:	سپرد کرنا	عرفانِ حق	:	حق کی پہچان۔
اہلِ جہاں	:	دنیا والے	خیرالوریٰ	:	بہترین مخلوق۔ مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:17 PM

ایمان افروز : ایمان کو چمکانے والا عکس : پرتو، نمونہ

مصطفیٰ : انتخاب کیا ہوا۔ حضرت محمد ﷺ کا لقب

II واحد جمع لکھئے:

زندگی	+	زندگیاں	نبی	+	انبیاء
پیغام	+	پیغامات	عبادت	+	عبادات
حق	+	حقوق	برکت	+	برکات
شاہ	+	شاہان	ادا	+	ادائیں

III اضداد لکھئے:

ظلم	×	رحم	دنیا	×	آخرت
وفا	×	جفا	روشن	×	تاریک
زندہ	×	مردہ	ادنیٰ	۳	اعلیٰ

IV جوڑ لگائیے:

ایمان فروز نام ہے	-	عبادت کو جو گئے
قرآن کیا ہے آپ کی	-	یہ فدا کا نام
غارِ حرا میں آپ	-	خیر الوریٰ کا نام
سنتے تھے جب رسولؐ کے	-	اک اک ادا کا نام
عرفان حق ملا ہمیں اور	-	ادنیٰ گدا کا نام



V مختصر جوابات لکھئے۔

(1) خیر الوریٰ کون ہیں؟

(2) حضور ﷺ غارِ حرا میں کیا کرتے تھے؟

(3) نبی ﷺ کی سیرت کیا ہے؟

(4) آپؐ کی آمد سے پہلے دنیا کی حالت کیا تھی؟

(5) عرفانِ حق ہمیں کس سے ملا؟

VI تفصیلی جواب لکھئے:

(الف) ''نعت'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

عملی مشق:

(1) نعت سے قافیہ اور ردیف پہچان کر الگ کیجئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:17 PM

اکائی 4

حصّۂ نثر

شمسی توانائی

کے عبدالرحیم، پرنام بٹ



سیکھنے کے مقاصد

- شمسی توانائی کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرنا۔
- شمسی توانائی حاصل کرنے کے ذرائع کی کھوج لگانا۔
- شمسی توانائی کے اقسام کی پہچان کرانا۔

شمس عربی لفظ ہے جس کے معنی آفتاب یعنی سورج کے ہیں۔ ہر روز سورج اپنی شعاعوں اور کرنوں کے ذریعے توانائی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ گرمی اور روشنی کی شکل میں ہم تک پہنچاتا ہے۔ اسے شمسی توانائی کہتے ہیں۔

شمسی توانائی قدرت کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے، یہ توانائی سورج سے براہِ راست زمین تک پہنچتی ہے۔ شمسی توانائی کو کئی طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

زمین سے سورج کا فاصلہ 149.6 ملین کلومیٹر ہے، جس کے طے کرنے میں روشنی کو تقریباً آٹھ منٹ لگتے ہیں۔ آفتاب کے اندرونی درجۂ حرارت کا اندازہ 150 کروڑ ڈگری سنٹی گریڈ ہے۔ اعلیٰ درجۂ حرارت اور دباؤ کے سبب سورج کے سارے مادے پلازما (Plazama) میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ یہ پلازما، مادے کی ٹھوس، مائع اور گیس کے علاوہ ایک چوتھی شکل ہے۔

آج کل ساری دنیا میں توانائی کے مختلف ذرائع کی کھوج کی جارہی ہے۔ توانائی حاصل کرنے کا ذریعہ زیادہ تر کوئلہ یا خام تیل یعنی پٹرولیم کی پیداوار ہیں۔ یہ دونوں ذخائر محدود ہیں، زمین کے اندر کی قدرتی ایندھن کے ذخیرے کے تیزی سے استعمال سے کچھ دنوں میں ایندھن کا ایسا بحران پیدا ہوجائے گا کہ جس سے ہمارے ملک کی ترقی پر بہت زیادہ اثر پڑ سکتا ہے۔

دورِ جدید میں دنیا بھر میں لوگ توانائی کے بحران سے متاثر ہیں اس لئے سائنس دانوں نے توانائی کے نئے نئے ذرائع کی تلاش کی ہے۔ جیسے ہوا، سورج کی توانائی وغیرہ۔ سورج کی شعاعوں کے ذریعے زمین پر حاصل ہونے والی گرمی یعنی توانائی کو مناسب آلات کے ذریعے حاصل کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ صورتِ حال میں ہمارے دیس کے لئے توانائی کا متبادل تلاش کرنا انتہائی ضروری ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:18 PM

شمسی توانائی سے ماحول پر منفی اثر نہیں پڑتا۔یعنی آب وہوا میں کوئی آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔

سورج کی شعاعوں کے ذریعہ تیار کردہ بجلی نہ صرف یہ کہ سستی ہوتی ہے بلکہ کم خرچ بھی ہوتی ہے۔ بھارت کے موسمی حالات شمسی توانائی کے حصول کے لئے موزوں ترین ہیں۔ ہمارا دیس بھارت ایک ایسے خطے میں واقع ہے جہاں سورج سارا سال چمکتا رہتا ہے اس لئے یہاں بڑی مقدار میں شمسی توانائی بآسانی حاصل کی جاسکتی ہے۔یعنی سورج سال کے 365 دنوں سے تقریباً 310 دن اپنیشعاعوں سے ہمارے ملک کو منور کرتا رہتا ہے۔ باقی دنوں میں دھند کی وجہ سے حرارت زمین تک کم پہنچتی ہے لیکن سورج کی روشنی اور گرمی ان دنوں میں بھی زمین تک پہنچتی ہے۔ ہمارا ملک بھارت قدرت کی اس نعمت سے مالا مال ہے۔اگر اس نعمت کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو ہمارے دیس میں توانائی کے بحران کو کم کرنے میں بہت حد تک مدد مل سکتی ہے۔

زمانۂ قدیم ہی سے شمسی توانائی کا استعمال مختلف کاموں کے لئے ہوتا آرہا ہے۔شمسی توانائی کا استعمال گذشتہ کچھ برسوں سے پوری دنیا میں بڑھ رہا ہے۔

شمسی توانائی کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ایک فوٹو وولٹائک سیل (Photo Voltoic Cell) ہے اور دوسرا سولار تھرمل سیل (Solar Thermal Cell) ہے۔انہیں کے ذریعہ شمسی توانائی کو براہِ راست برقی توانائی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے حاصل ہونے والی توانائی کو گھروں میں، اسکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور دیگر عوامی مقامات پر سولار لائٹ کے روشن کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔شمسی توانائی سے پنکھے، ٹیلی ویژن وغیرہ چلا سکتے ہیں۔شمسی بھٹیاں، شمسی چولھے، شمسی کوکر (Solar Cooker) اور شمسی پانی گرم کرنے کا آلہ (Solar Water Heaters) وغیرہ آج کل بازار میں ستیاب ہیں۔

سورج کی توانائی سے بجلی پیدا کرنے والے آلات کو سائنسی اصطلاح میں فوٹو وولٹائک کہا جاتا ہے۔فوٹو کا مطلب روشنی اور وولٹائک سے مراد بجلی ہے۔شمسی توانائی سے بجلی کے حصول کے لئے بنیادی عنصر سولار سیل کہلاتا ہے۔سورج کی شعاعیں جب سولار پینل پر پڑتی ہیں تو سولار سیل یا فوٹو وولٹائک سیل کے ذریعہ بجلی (برقی قوت) پیدا ہوتی ہے۔فوٹو وولٹائک سیل ایسی ایجاد ہے جو سورج کی روشنی کو تھرموڈائینمک سائیکلز سے گزار کر بجلی میں تبدیلی کرتی ہیں۔اس عمل میں سیلی کونز کے آزاد الیکٹرانس سورج کی روشنی میں شامل فوٹونز 20 سے 25 برس کے لئے کارآمد ہوسکتے ہیں۔یعنی اس مدّت تک ہم شمسی توانائی سے بجلی حاصل کرسکتے ہیں۔

جدید دور میں شمسی سیل (Solar Cell) کی سب سے بڑی خصوصیت اور اہمیت یہ ہے کہ اس کے ذریعے راکٹوں (Rockets) طیاروں میں استعمال ہونے والے ریڈیو اور ٹیلی ویژن ٹرانسمیٹر چلائے جاتے ہیں۔ ہندوستانی مصنوعی سیارہ آریہ بھٹا میں تیرہ سو شمسی سیلیں استعمال کئے گئے تھے۔

آب پاشی اور زرعی ضروریات کے لئے کاشت کاری بجلی شمسی توانائی سے حاصل کی جارہی ہے۔شمسی توانائی کے ذریعہ کنویں سے پانی نکال سکتے ہیں اور کھیتی باڑی کرسکتے ہیں۔

سولار پینل، سولار سیل ایک لمبے عرصہ تک توانائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔انہیں کسی بھی جگہ پر لگایا جاسکتا ہے۔خصوصاً ایسی جگہ پر بہت فائدہ مند ہے جہاں بجلی کی سہولت موجود نہ ہو۔سولار پینل گھروں کے اوپر یا کسی بھی عمارت کی چھت پر توانائی کی ضرورت کے

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:18 PM

مطابق لگایا جاسکتا ہے۔ یہ شمسی سسٹم ماحول دوست ہیں اور یہ کوئی شوروغل پیدانہیں کرتے اور نہ ہی کوئی آلودگی پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔ان شمسی تختوں کوایک دفعہ لگانے کے بعد ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔بس تھوڑی دیکھ بھال سے ماہرین کے بقول 20 سے 25 سال تک مفت بجلی کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔شمسی توانائی قابلِ تجدید ذریعۂ توانائی ہے۔

اس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں شمسی توانائی کے استعمال پر مزید کام ہورہا ہے۔پسماندہ دیہی علاقوں میں بجلی کی مزید سہولت پہنچانے کے لئے شمسی بجلی گھروں کی تعمیر کی جارہی ہے۔سڑکوں اور شاہراہوں پر لگائے گئے چراغات شمسی توانائی کے ذریعہ روشنی دے رہے ہیں۔شہروں میں سڑکوں پر لگائے گئے سگنل شمسی توانائی کے ذریعہ کام کرتے ہیں۔

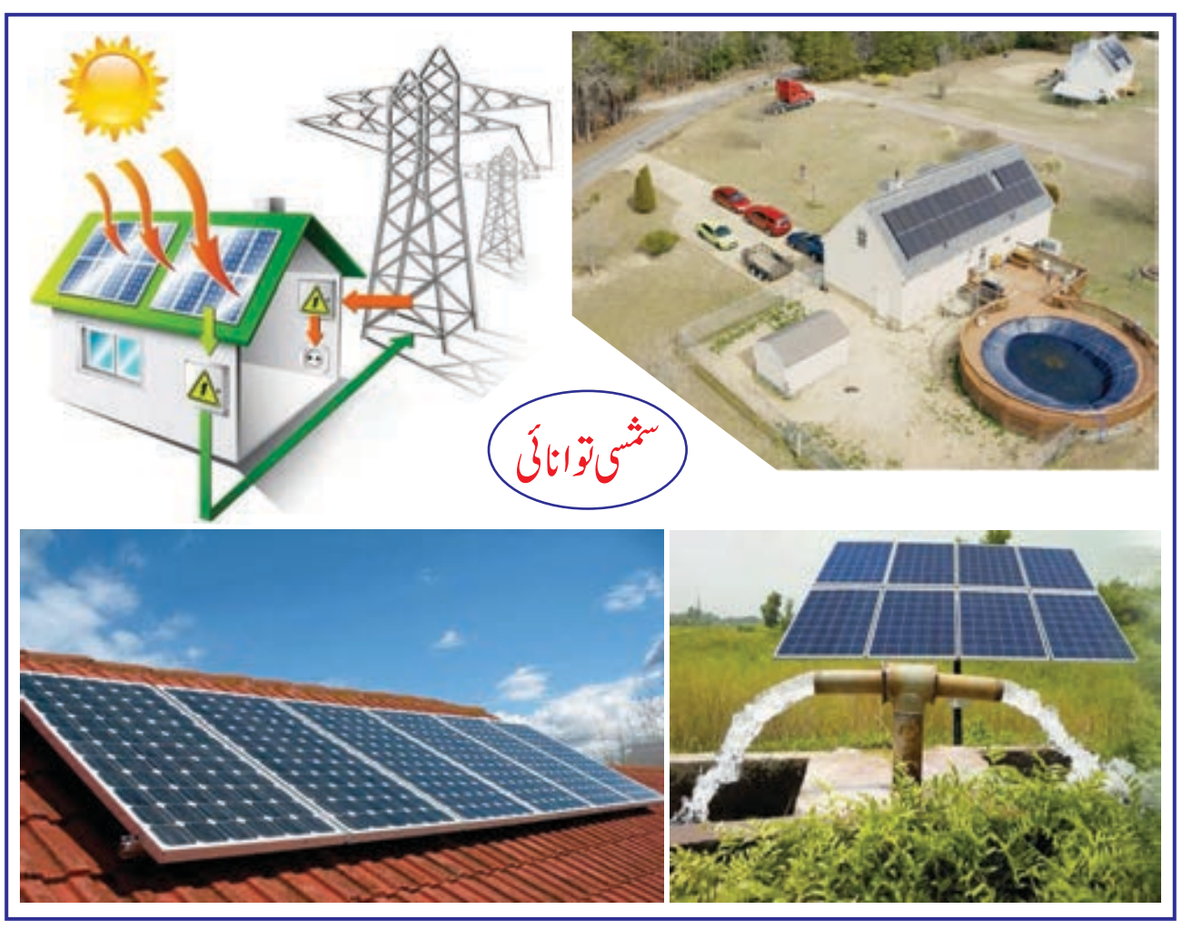

آج کل ہمارے سائنس دان بڑے پیمانے پر شمسی توانائی کے مختلف ذرائع اور اس کے استعمال پر غور کررہے ہیں۔جن کا مقصد سورج سے توانائی حاصل کرنا اور حاصل شدہ توانائی کو محفوظ کرنا ہے، تاکہ اس کو مختلف طریقوں سے روزمرہ کی زندگی میں استعمال کیا جاسکے۔

شمسی توانائی انسانی صحت اور ماحول پر اثر انداز نہیں ہوتی جب کہ اس کے برعکس کوئلہ، گیس اور یورینیم سے حاصل کی گئی بجلی (برقی قوت) انسانی صحت کے ساتھ ماحول اور فضا کو بھی آلودہ کرتی ہے۔دنیا میں توانائی کے موجودہ بحران کو دیکھتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا ہوگا اور یہ مقابلہ شمسی توانائی کو مختلف طریقوں سے استعمال کرکے ہی آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:19 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

شمس	:	آفتاب۔سورج	توانائی	:	قوت۔طاقت
ایندھن	:	چلنے جلانے کی چیزیں	مائع	:	رقیق شئے جیسے پانی، تیل
بحران	:	کمی۔فقدان	متبادل	:	بدل۔عوض
موزوں	:	مناسب	دھند	:	کہر
قدیم	:	پرانا	آب پاشی	:	پانی سینچنا۔پانی پہنچانا
آلودگی	:	کثافت۔گندگی	حصول	:	حاصل کرنا
پسماندہ	:	بچھڑا ہوا	طیارہ	:	راکٹ، ہوائی جہاز

II واحد جمع لکھئے

نعمت	+	نعمتیں	ذخیرہ	+	ذخائر
ملک	+	ممالک	ایجاد	+	ایجادات
بھٹی	+	بھٹیاں	سیارہ	+	سیارے
ضرورت	+	ضروریات	ماہر	+	ماہرین

III اضداد لکھ کر یاد کیجئے:

شمس	×	قمر	ترقی	×	تنزل
زمین	×	آسمان	منفی	×	مثبت
روشنی	×	اندھیرا	قدیم	×	جدید
مضر	×	مفید	مصنوعی	×	قدرتی

IV قوسین میں دئے گئے الفاظ سے جملے پر کیجئے:

(قابلِ تجدید ، منفی ، توانائی ، 150 کروڑ سنٹی گریڈ ، نعمت ، 149.6M Km ملین کلومیٹر)

(1) شمسی توانائی قدرت کی عطا کی ہوئی ایک عظیم ..... ہے۔

(2) زمین سے سورج کا فاصلہ ..... ہے۔

(3) آفتاب کے اندرونی درجۂ حرارت کا اندازہ ..... ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:20 PM

(4) سورج کی شعاعوں سے حاصل ہونے والی ..... کو شمسی توانائی کہتے ہیں۔

(5) شمسی توانائی سے ماحول پر کوئی ..... اثر نہیں پڑتا۔

(6) شمسی توانائی ..... ذریعۂ توانائی ہے۔

V جوڑ لگایئے:

توانائی حاصل کرنے کے ذریعے - شمسی توانائی کا منفی اثر نہیں پڑتا

موسم اور فضا پر - کوئلہ یا خام تیل

شمسی توانائی کی دو قسمیں - کنویں سے پانی نکال کر آب پاشی کی جاسکتی ہے

سولر پینل کی مدت - فوٹو وولٹائک سیل اور سولار تھرمل سیل

شمسی توانائی کے ذریعے - 20 سے 25 برس



VI مختصر جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

(1) شمسی توانائی کسے کہتے ہیں؟

(2) زمین سے سورج کا فاصلہ کتنا ہے؟

(3) آفتاب کے اندرونی درجۂ حرارت کا اندازہ بتایئے؟

(4) شمسی توانائی کو بنیادی طور پر کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟

(5) شمسی توانائی کا استعمال کن مقامات پر کیا جارہا ہے؟

(6) ایندھن ختم ہوجائے تو اس کا بدل کیا ہوسکتا ہے؟

(7) شمسی توانائی کو برقی توانائی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے؟

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) ہندوستانی مصنوعی سیارہ آریہ بھٹا میں کتنے شمسی سیل استعمال کئے گئے ہیں تفصیل سے لکھئے

(2) سڑکوں اور شاہراہوں میں لگائے گئے چراغات اور سگنل وغیرہ کون سی توانائی سے کام لیتے ہیں اور کیسے؟ تفصیل سے لکھئے۔



عملی سرگرمی:

شمسی توانائی کئی طریقوں سے حاصل کرسکتے ہیں۔ استاد کی مدد سے اس عنوان پر ایک مضمون لکھئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:20 PM

اکائی 4

حصّۂ غزل

غزل

جگرؔ مرادآبادی

سیکھنے کے مقاصد

- صنفِ غزل کی لذت وسرور سے آشنا کرنا۔
- محبوب کے پیغام کی لذت کی کیفیت کو اجاگر کرنا۔
- حسن وعشق کی لڑائی میں دل کی حالت کے متعلق آگاہی دینا۔
- عمر کے آخری حصہ ہی میں سہی محبوبِ حقیقی (اللہ) سے اپنا تعلق بڑھانا۔

شاعر کا تعارف

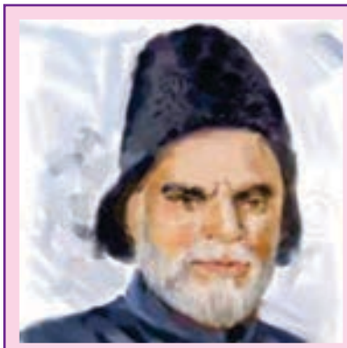

(Jigar Muradabadi)

جگرؔ مرادآبادی کا نام علی سکندر ہے اور وطن مرادآباد، وہ 1890ء میں پیدا ہوئے۔ جگرؔ کو شاعری ورثہ میں ملی تھی۔ آپ نہایت شگفتہ مزاج تھے۔ آپ کی شاعری میں کیف، وارفتگی اور بے خودی کی لہر قریب قریب ہر جگہ ہے جو کلام میں ایک امتیازی شان پیدا کرتی ہے۔ ان کی آنکھیں حسن کی اداشناس ہیں اور ان کا دل عشقِ حقیقی کی لذت سے سرشار ہے۔ جگرؔ کے کلام میں سادگی اور روانی پائی جاتی ہے۔ ان کے کلام کے کئی مجموعے ہیں جیسے داغِ جگر، شعلۂ طور اور آتشِ گل وغیرہ۔ یہ غزل مجموعہ ''آتشِ گل'' سے لی گئی ہے۔

دل کو سکون ، روح کو آرام آگیا
موت آگئی کہ دوست کا پیغام آگیا

جب کوئی ذکرِ گردشِ ایّام آگیا
بے اختیار لب پہ ترا نام آگیا

دیوانگی ہو، عقل ہو، امید ہو کہ یاس
اپنا وہی ہے وقت پہ جو کام آگیا

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:20 PM

صیّاد شادماں ہے، مگر یہ تو سوچ لے
میں آ گیا کہ سایہ تہِ دام آ گیا

دل کو نہ پوچھ معرکۂ حسن و عشق میں
کیا جانئے غریب کہاں کام آ گیا

احباب مجھ سے قطعِ تعلق کریں جگرؔ
اب آفتابِ زیست لبِ بام آ گیا



حاصلِ کلام

شاعر جگر کہتے ہیں کہ دوست کا محبت بھرا پیغام ملتے ہی دل کو سکون اور روح کو آرام مل جاتا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ خوشی کے مارے کہیں اپنی جان نہ چلی جائے۔ جب بھی پرانے حالات یا مصیبت و تکلیف یاد آتی ہے تو فوراً اپنے ہونٹوں پر بے اختیار محبوب ہی کا نام آتا ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ انسان کو دیوانگی لاحق ہو یا ہوش و عقل مندی، امید ہو کہ مایوسی۔ ان سارے جذبات و کیفیات میں ہم اسی کو اپناتے ہیں جو ہمارے مشکل وقت میں کام آ جائے۔

ہمیں گرفتار کرنے والا بہت خوش ہے کہ شکار ہاتھ آ گیا لیکن اسے سوچنا چاہئے کہ جال کے نیچے میں خود شکار ہوا ہوں یا میرا سایہ ہے۔

حسن و عشق کی ہنگامہ آرائی (لڑائی) میں دل کی حالت کیا ہے کچھ کہہ نہیں سکتے کہ دل بے چارہ کہاں کام آ گیا ہو۔ یعنی موت کا شکار ہو گیا ہو۔

آخر میں شاعر کہتے ہیں کہ اب زندگی کا سورج غروب ہونے کو ہے یعنی عمر کا آخری مرحلہ ہے اس لئے دوست احباب سے تعلقات ختم کر لینا چاہئے کیونکہ اب محبوبِ حقیقی اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا وقت آ گیا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

پیغام	:	پیام	گردشِ ایام	:	دنوں کا چکر، آفت
لب	:	ہونٹ	امید	:	آس
یاس	:	ناامیدی	صیاد	:	شکاری
شادماں	:	خوش و خرم، مسرور	تہِ دام آنا	:	جال میں پھنسنا، گرفتار ہونا
معرکہ	:	جنگ، لڑائی	غریب	:	بے چارہ، اجنبی

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:21 PM

احباب : حبیب کی جمع۔دوست قطعِ تعلق کرنا : دوستی ختم کر دینا

آفتابِ زیست : زندگی کا سورج لبِ بام : غروب کے وقت

نہایت بوڑھا۔موت کے قریب

II مندرجۂ ذیل الفاظ کی واحد جمع اپنی کاپی میں لکھئے۔

روح	+	ارواح، روحیں	موت	+	اموات
ذکر	+	اذکار	یوم	+	ایام
عقل	+	عقلیں، عقول	وقت	+	اوقات
سایہ	+	سایے	غریب	+	غرباء

III درجِ ذیل الفاظ کے اضداد لکھئے:

سکون	×	بے چینی	روح	×	جسم
موت	×	حیات	دوست	×	دشمن
بے اختیار	×	بااختیار	امید	×	یاس، ناامیدی

IV مصرعے مکمل کیجئے:

(1) ..... روح کو آرام آ گیا

موت آ گئی کہ .....

(2) ..... مگر یہ تو سوچ لے

میں آ گیا کہ سایہ .....

(3) دل کو نہ پوچھ معرکۂ ....

..... کہاں کام آ گیا

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:21 PM

V بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) جب کوئی ذکرِ گردشِ ایّام آ گیا
بے اختیار لب پہ ترا نام آ گیا

(2) احباب مجھ سے قطعِ تعلق کریں جگرؔ
اب آفتابِ زیست لبِ بام آ گیا



VI مندرجۂ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) شاعر جگرؔ کے دل کو سکون اور روح کو آرام کب ملتا ہے؟
(2) گردشِ ایام (مصیبت و آفت) کے وقت شاعر کے ہونٹوں پر کس کا نام آ گیا؟
(3) شاعر جگرؔ کس کو اپنا کہتے ہیں؟
(4) معرکۂ حسن و عشق میں دل کا کیا حال ہوتا ہے؟
(5) عمر کے آخری حصہ میں شاعر کیوں احباب سے تعلق ختم کرنا چاہتا ہے؟
(6) شاعر جگرؔ کا پورا نام لکھئے۔

لسانی سرگرمی



(1) اپنی پسندیدہ کوئی غزل کاپی میں لکھئے اور اس میں موجود الفاظ کے معنی پر غور کیجئے۔
(2) جگرؔ کی اس غزل کو ترنم سے پڑھئے اور لطف حاصل کیجئے۔

لکھنے کی صلاحیت : درج ذیل استباق کو اپنی کاپی میں سدھار کر لکھئے۔

وہ حضرات جن کی مادری زبان اردو ہے، لیکن انہیں اردو پڑھنا اور لکھنا نہیں آتا ہو تو ایسے لوگوں کے لئے اردو زبان کی تعلیم کا سب سے بڑا ذریعہ صبح اور شام کے مکاتب ہیں، جہاں انگریزی کانونٹوں اور سرکاری مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کے لئے قرآن مجید اور دینیات کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ اگر پانچ دس منٹ اردو زبان کو پڑھنے اور لکھنے کی مشق کا بھی انتظام ہو جائے تو بچوں میں پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیتیں اُن کی مادری زبان ہی میں بہتر طور پر ابھر سکتی ہیں۔

عام طور پر ہر گھر میں ٹیلی ویژن موجود ہے۔ طلباء دیگر چینلوں کی بہ نسبت ETV اردو چینل ضرور دیکھیں جس سے اپنے اندر زبان دانی کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔ اتوار کے دن شام کے چھ بجے ''آؤ اردو سیکھیں'' نامی پروگرام بھی اس سے نشر کیا جاتا ہے۔

(چراغِ اردو، محمد یعقوب اسلم، وانم باڑی، شمارہ نومبر 2013)

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:21 PM

اکائی 4

سرسری مطالعہ

جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے

محمد حسین حسان

یہ اب سے بہت دنوں پہلے کی بات ہے۔ایک پہاڑی علاقے میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔اس گاؤں میں ایک مالدار عورت رہتی تھی ۔لوگ اسے للینا کہتے تھے۔ یہ مالدار عورت بڑی خودغرض اور لالچی تھی۔اس کا گھر پکا اور شاندار بنا ہوا تھا۔

اس کے محل کے سامنے ایک غریب بیوہ کا جھونپڑا تھا۔اس کا نام جوسیا تھا۔اس بیچاری کے ایک نہ دو، سات بچے تھے۔

نوروز کے موقعہ پر بھی جوسیا کے گھر میں بس اللہ کا نام تھا۔اس نے مٹکے میں سے جھاڑ کر آٹا نکالا اور روٹی پکانے بیٹھ گئی۔ادھر للینا کے گھر کیسی چہل پہل تھی۔طرح طرح کے پکوان پک رہے تھے۔سب عزیز رشتہ دار ادھر اُدھر مہمان جمع تھے۔ہنس بول رہے تھے۔خدا کا کرنا، اسی دن شام کو برف کا طوفان آیا۔اس طوفانی موسم میں ایک تھکا ہارا، اور لاچار بوڑھا جنگل سے نکلا اور للینا کے محل کی طرف بڑھا۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور بڑی عاجزی سے بولا۔''مائی جی، ایک تھکے ہارے بوڑھے مسافر کو اپنے گھر سے کچھ کھانے کو دو۔خدا تمہارا بھلا کرے گا۔'' مگر للینا بوڑھے کو دیکھتے ہی آپے سے باہر ہوگئی۔بڑی ترش روئی سے چیخ کر بولی۔''چل ہٹ دور ہو جا یہاں سے ،آج ہی کا دن منحوس صورت دکھانے کو رہ گیا تھا۔'' اس نے جھٹ سے دروازہ بند کر دیا اور اندر چلی گئی۔بے چارا بوڑھا اس برتاؤ سے روہانسا ہوگیا۔اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔سامنے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی نظر آئی۔یہ غریب جوسیا کی جھونپڑی تھی۔بوڑھا اسی طرف چل پڑا۔جوسیا نے بوڑھے کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔عزت کی جگہ بٹھایا اور بڑی لجاجت سے بولی۔''بابا اس وقت ڈھنگ کا کھانا ہم آپ کو نہ کھلا سکیں گے جو کچھ روکھی سوکھی ہے حاضر ہے، آپ بڑے شوق سے آج کی رات یہاں آرام فرمایئے۔'' بوڑھے نے جوسیا کو دعائیں دیں اور بچوں کے ساتھ چولھے کے پاس بیٹھ گیا۔تھوڑی دیر میں بچوں سے گھل مل گیا اور نقلیں اتار کے انہیں خوب ہنسایا۔

دوسرے دن تڑکے ہی بوڑھا رخصت ہونے لگا۔جوسیا نے رات کے بچے روٹی کے ٹکڑے بوڑھے کے تھیلے میں رکھ دئے۔بوڑھے نے چلتے وقت کہا۔''آج کی صبح تم جو کام بھی شروع کروگی سورج ڈوبتے ہی ختم ہوگا''۔

جوسیا کچھ سمجھ نہ پائی، بوڑھے سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔اتنے میں ساتوں بچے ہاتھ منھ دھو کر دسترخوان کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔جوسیا پریشان ہوگئی۔اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ بچوں کو کیوں کر بہلائے۔رات کے بچے کچے ٹکڑے بوڑھے کے تھیلے میں ڈال چکی تھی۔

اچانک اسے ایک بات یاد آئی۔اس کے بکس میں لینن کا ایک اچھے قسم کا تھوڑا سا کپڑا رکھا تھا۔اس نے سوچا، لاؤ اسی کو للینا کے ہاتھ بیچ آؤں۔کچھ پیسے مل جائیں گے۔ان پیسوں سے بچوں کے پیٹ کا سہارا ہو جائے گا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:22 PM

بکس کھول کر اس نے جی میں کہا۔ ''لاؤ اس کو ذرا ناپ کر تو دیکھوں کتنا ہوگا''۔ پر اب وہ ناپ رہی ہے ناپ رہی ہے۔ برابر ناپے جا رہی ہے۔ کپڑا ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سفید دودھ کا دریا ہے جو اس کے بکس سے ابل پڑا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی جھونپڑی کپڑے سے بھر گئی۔ دوپہر کو جوسیا نے اپنے پڑوسیوں کی مدد کے لئے بلایا۔ اس سفید لینن سے جھونپڑی بھری تھی۔ آنگن بھر اٹھا۔ آنگین سے باہر سڑک پر سفید لینن کے ڈھیر کے ڈھیر تھے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ بکس میں سے جوسیا ناپنے کے لئے جو کپڑا اٹھایا وہ جوں کا توں موجود تھا۔

آخر شام ہوئی۔ سورج کا سرخ گولا پہاڑوں کے پیچھے جا چھپا۔ اور جوسیا کا بکس آپ سے آپ بند ہو گیا۔ جوسیا نے یہ سارا کپڑا بیچ ڈالا۔ بہت بڑی رقم ہاتھ آئی۔ اس نے نیا مکان بنایا اور بال بچوں سمیت بڑے آرام سے رہنے لگی۔

للینا کو جب جوسیا کی یہ کہانی معلوم ہوئی تو بہت پچھتائی اور اپنے کو کوسنے لگی۔ اسے کیا خبر تھی کہ یہ بوڑھا کھوسٹ جادوگر تھا۔ اس نے دل ہی دل میں کہا۔ خیر جو ہوا سو ہوا، اب کے وہ بوڑھا ادھر نکلا تو وہ ضرور اس کی تلافی کرے گی۔''

آخر خدا خدا کر کے نئے سال کا دن پھر آیا۔ ہر طرف خوشی ہی خوشی، ہر طرف چہل پہل، اب للینا نے صبح ہی صبح اپنے بچوں کو گاؤں سے باہر بھیج دیا اور تاکید کر دی کہ بڑے میاں کو دیکھتے رہیں۔ اتفاق کی بات آج رات کو بھی برف کا طوفان آیا۔ بچے بھاگتے ہوئے گھر کی طرف دوڑے اور بتایا کہ بڑے میاں گاؤں کی طرف آ رہے ہیں۔

یہ خوش خبری سنتے ہی للینا دوڑتی ہوئی سڑک پر آ گئی اور جوں ہی بڑے میاں نظر آئے بڑھ کر سلام کیا اور بڑی عاجزی سے بولی۔ ''کیا آج میرے غریب خانہ پر آرام فرما کر مجھ پر احسان کریں گے؟'' ''بوڑھے کو پچھلے سال کی بات یاد تھی۔ اس نے کہا'' بھلا پچھلے سال تم نے اتنا روکھا پن کیوں دکھایا تھا؟''

للینا جھٹ بولی'' بابا پچھلے سال میں نہیں، میری بہن ہوگی۔ اس زمانے میں گھر کا سارا انتظام اسی کے سپرد تھا۔ ہم دونوں کی شکل و صورت ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے مگر ہماری عادتیں بالکل ایک دوسرے سے نہیں ملتیں۔ وہ جس قدر روکھے مزاج کی ہے اتنا ہی میرے دل میں خلوص اور انسانیت کا جذبہ ہے۔''

بوڑھے نے کہا'' لوگوں کا دل جیسا ہوتا ہے جیسے نیت ہوتی ہے، اسی کے مطابق انہیں پھل ملتا ہے۔'' بوڑھا للینا کے یہاں رات گزارنے پر راضی ہو گیا۔ اب کیا تھا بوڑھے کی خوب آؤ بھگت کی گئی۔ پر اس میں خلوص سے زیادہ بناوٹ جھلکتی تھی۔ دوسرے دن صبح تڑکے یہاں سے رخصت ہوتے وقت بوڑھے نے کہا۔ ''آج کی صبح جو پہلا کام تم شروع کرو گی وہ شام تک ختم کر پاؤ گی۔''

للینا جانتی تھی کہ چلتے وقت بوڑھا یہی بات کہے گا۔ اس نے پہلے سے تیاری کر رکھی تھی، اپنے بکس میں اون کا ایک قیمتی کپڑا رکھ چھوڑا تھا۔ وہ بڑی تیزی سے کپڑا نکالنے بکس کی طرف جا رہی تھی، راستے میں پانی سے بھری بالٹی رکھی ہوئی تھی۔ جلدی میں بالٹی سے ٹھوکر لگ گئی۔ سارا پانی گر گیا۔ ادھر بچوں کو پیاس لگی، گھر میں پانی تھا نہیں۔ اس نے سوچا۔ لاؤ پہلے پانی بھر لاؤں۔ پانی بھر کر لوٹی تو سیڑھوں پر پاؤں پھسلا۔ بھری بالٹی الٹ گئی۔ للینا الٹے پیروں لوٹی۔ کنویں سے دوسری بالٹی بھر کر لائی مگر سیڑھیوں تک پہنچ کر پھر وہی بات ہوئی۔ وہ پھر گئی، پھر یہی صورتِ حال پیش آئی۔ جھلا گئی اور جھلاہٹ میں نہ جانے، کتنی بالٹیاں بھر لائی۔ بہت سنبھل کر بہت احتیاط

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:23 PM

سے گن گن کر قدم رکھتی۔ مگر باہر نہ جانے کیسے کوئی نہ کوئی بات ہو جاتی اور سارا پانی الٹ جاتا۔ تھک کر اور عاجز آ کر للینا نے بچوں کو مدد کے لئے بلایا۔ پھر ان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ پڑوسی مدد کے لئے آئے، وہ بھی ناکام رہے۔ سارا دن اسی طرح بیت گیا۔

شام ہونے کو آئی تو جوسیا بھی مدد کو پہنچی۔ وہ بھری بالٹی لے کر صحیح سلامت گزر گئی۔ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرا۔ پر وہ بالٹی کمرے کے کونے میں رکھنے بھی نہ پائی تھی کہ سورج نے اپنا لال چہرہ پہاڑیوں کے پیچھے چھپا لیا۔ للینا بے چاری کو اتنا وقت ہی نہ ملا کہ اپنے کپڑے کی ناپ تول کرتی۔ بوڑھے مسافر نے سچ ہی کہا تھا ''جیسی نیت ویسا پھل''۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

لالچی	:	حریص	مٹکہ	:	برتن
چہل پہل	:	رونق	عزیز	:	دوست واحباب
لاچار	:	کمزور	منحوس	:	بری
لجاجت	:	عاجزی	بکس	:	صندوق
ڈھیر	:	انبار	مزاج	:	طبیعت
آؤ بھگت	:	استقبال	تڑکے	:	صبح سویرے
جھلاہٹ	:	پریشانی۔غصہ	احتیاط	:	سنبھل کر کام کرنا
بیت جانا	:	گزر جانا	نیت	:	ارادہ

II مختصر جوابات لکھئے:

(1) بوڑھے سے للینا نے کیا کہا؟

(2) جوسیا نے بوڑھے مسافر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(3) بوڑھے مسافر کی دعا سے جوسیا کو کیا فائدہ ہوا؟

(4) للینا نے دوسری مرتبہ بوڑھے کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

(5) للینا کو بوڑھے کی دعا سے فائدہ کیوں نہیں ہوا؟

(6) نیت کی خرابی کی وجہ سے للینا کو کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا؟

(7) بوڑھے کے اس قول ''جیسی نیت ویسا پھل'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ وضاحت کریں

(3) بوڑھے مسافر کی دعا سے جوسیا کو کیا فائدہ ہوا؟

(4) للینا نے دوسری مرتبہ بوڑھے کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

(5) للینا کو بوڑھے کی دعا سے فائدہ کیوں نہیں ہوا؟

(6) نیت کی خرابی کی وجہ سے للینا کو کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا؟

(7) بوڑھے کے اس قول ''جیسی نیت ویسا پھل'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ وضاحت کریں

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:23 PM

اکائی 4

قواعد

فاعل اور اسم فاعل کا فرق

پچھلے اسباق میں ہم نے '' فعل اور فاعل '' کی بحث پڑھی تھی اب ہم '' فاعل اور اسم فاعل '' کا فرق پہچاننے کی کوشش کریں گے۔

نیچے دی گئی مثالوں پر غور کریں۔

احمد کھایا　　عمار سویا　　حماد پڑھا　　امین کھیلا　　شاکرہ بولی

مذکورہ مثالوں میں کھانے والا '' احمد '' ہے، سونے والا '' عمار'' ہے۔ پڑھنے والا '' حماد '' ہے۔ کھیلنے والا '' امین '' ہے۔ بولنے والی '' شاکرہ '' ہے۔ یہ تمام کے تمام '' فاعل '' ہیں کیونکہ یہ سب کام کرنے والے ہیں۔

فاعل کسی کام کے کرنے والے کو کہتے ہیں اور یہ اسم ہوتے ہیں۔ اسی طرح تمام اسم جامد بھی ہوتے ہیں۔

اب آیئے '' اسم فاعل '' کی مثالوں پر غور کریں۔

جیتنے والے کھلاڑی کو انعام ملا　　مالی پودوں کی کانٹ چھانٹ کر رہا ہے

پڑھنے والا پڑھ رہا ہے　　کھیلنے والا کھیل رہا ہے

پجاری پوجا کر رہا ہے　　رکھوالا نگہبانی کر رہا ہے

ان مثالوں میں نام کی جگہ کھلاڑی، مالی، پڑھنے والا۔ کھیلنے والا، پجاری، لٹیرا، رکھوالا جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کو '' اسمِ فاعل '' کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب الفاظ جملے میں '' فاعل '' کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسمِ فاعل : ایسا اسم جو کسی کام کے کرنے والے کے لئے استعمال ہو مگر وہ کام کرنے والے شخص کا اصلی نام نہ ہو تو وہ اسم فاعل کہلاتا ہے جیسے مزدور۔ اداکار۔ گاڑی بان وغیرہ۔

سوالات برائے مشق :

(1) فاعل کی تعریف کرتے ہوئے مثالیں دیجئے؟

(2) فاعل اسم ہوتے ہیں یا فعل؟ بتایئے۔

(3) فاعل اور اسم فاعل میں فرق واضح کیجئے؟

(4) درج ذیل مثالوں میں اسم فاعل الگ کیجئے۔

رکھوالا نگہبانی کرتا ہے　　پجاری مندر صاف کرتا ہے　　مؤذن اذان دیتا ہے

مالی پھول توڑ رہا ہے　　اداکار نے بہترین اداکاری کی

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:23 PM

مضمون نویسی کا ایک نمونہ

’’ یومِ اساتذہ ‘‘ کے موقع پر طلبہ وطالبات اپنی اسکول میں اس طرح کی تقریر کرسکیں۔

ہمارا معاشرہ سال کے جن ایام کو خصوصی اہمیت دیتا ہے ان میں ایک یومِ اساتذہ بھی ہے جو 5 ستمبر کو ہر سال پورے ملک میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ یہ یادگار دن یعنی ٹیچرس ڈے ملک کے پہلے نائب صدر، دوسرے صدرِ جمہوریہ اور ماہر تعلیم ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی یومِ پیدائش پر منایا جاتا ہے۔ پورے ملک میں اس سلسلے میں جلسے، مذاکرے اور اس نوعیت کے مختلف پروگراموں کا انعقاد کرکے ایک قابلِ احترام اور مقدس پیشہ میں مصروف اساتذہ کو خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ طلبہ اس دن اساتذہ کو گلدستے اور تحفے پیش کرتے ہیں جب کہ ریاستی اور مرکزی حکومت کی جان سے عمدہ خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو خصوصی انعامات دئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن ایک استاد کی حیثیت سے 40 سال کا ایک طویل عرصہ طے کرنے کے بعد ترقی کرکے صدر جمہوریہ کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے، لیکن وہ خود کو استاد کہلانا پسند کرتے تھے وہ اپنے طلباء میں اتنے مقبول تھے کہ میسور یونیورسٹی سے کلکتہ یونیورسٹی کے تبادلہ اور رخصت ہونے پر طلباء ایک گھوڑا گاڑی کو سجا کر لائے۔ اس میں انہیں سوار کرکے گھوڑوں کے بجائے اپنے کاندھوں پر کھینچ کر اسٹیشن لے گئے اور نمناک آنکھوں کے ساتھ عزت واحترام سے انہیں رخصت کیا۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن جب 1962ء میں صدر کے عہدہ پر فائز ہوئے تو کچھ شاگرد ان کے پاس گئے اور یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنے پیدائشی دن یومِ اساتذہ کے طور پر منائیں۔ اس طرح ان کے حامی بھر لینے کے بعد سارے ملک میں 5 ستمبر کو یومِ اساتذہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔

یومِ اساتذہ کے منانے کا مقصد:

یومِ اساتذہ کے موقع پر صرف اساتذہ کرام کی تعریفیں کرنا اور انہیں تحفوں سے نوازنا مقصود نہیں بلکہ اساتذہ کو چاہئے کہ طلباء میں عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق مثبت تبدیلی کے لئے عملی اقدامات اٹھائیں مثلاً پڑھائی کے طریقۂ کار میں تبدیلی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

استاد کی اہمیت:

ماں باپ کا کردار جہاں بچوں کے لئے اہم ہے وہاں استاد کو بھی بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ ماں باپ بچوں کو لفظ لفظ سکھاتے ہیں، ان کو اٹھنے، بیٹھنے اور چلنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں مگر استاد وہ عظیم ہستی ہے جو آدمی کو انسان بناتا ہے۔ آدمی کو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کے گُر آشنا کرتا ہے اور وہ ایک معمولی سے آدمی کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچاتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:24 PM

استاد ایک چراغ کے مانند ہے جو تاریک راہوں میں روشنی کے وجود کو برقرار رکھتا ہے۔ استاد وہ پھول ہے جو اپنی خوشبو سے معاشرے میں امن، مہر و محبت اور دوستی کا پیغام پہنچاتا ہے۔ استاد ایک رہنما ہوتا ہے جو آدمی کو زندگی کی گم راہیوں سے نکال کر منزل کی طرف گامزن کرتا ہے۔

اسی لئے طلباء کو چاہئے کہ وہ ہر وقت استاد کے ادب و احترام کے ملحوظ رکھنے میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ کریں۔

یومِ اساتذہ کیا پیغام دیتا ہے:

استاد اور شاگرد کا رشتہ بڑا مستحکم تصور کیا جاتا ہے۔ گویا شاگرد استاد کی معنوی اولاد ہیں، وہ اپنی طالبِ علمانہ زندگی ہی میں نہیں بلکہ عمر بھر یہ حق رکھتا ہے کہ جب بھی اسے کوئی الجھن پیش آئے تو وہ استاد کے دروازے پر دستک دے اور اس سے ہر معاملہ میں مشورہ لے۔ انہیں چاہئے کہ وہ طلباء میں اچھائیوں اور برائیوں میں امتیاز کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہوئے تعلیم کا رجحان بھی پیدا کریں، قدم قدم پر طلباء کی رہنمائی کریں تا کہ ان کے مسائل کا حل انہیں معلوم ہو۔

استاد کو چاہئے کہ وہ شفقت و محبت کے دامن کو ہرگز نہ چھوڑے کیونکہ یہ وہ چیز ہے جس سے برف کے سلوں اور پتھر کے چٹانوں کو پگھلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ خلوص و محبت ہمیشہ دلوں کو فتح کر لیتے ہیں اور جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح ہوتا ہے۔

سماج کی ترقی میں چونکہ اساتذہ کا کردار بہت اہم ہوتا ہے اسی لئے اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر بہت ساری خوبیوں سے متصف ہوں مثلاً انہیں اچھے اخلاق و اطوار کا آئینہ ہونا چاہئے تا کہ وہ سماج میں اچھے طلباء پیدا کر سکیں۔ اپنے بلند منصب اور عظیم کام کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھائیں تا کہ ہمارے بچے ترقی یافتہ قوموں کی صفوں میں کھڑے ہونے کے قابل بن کر خوب ترقی کریں۔

غزل

جس سے کہ بدل جائے مرے قوم کی تقدیر
ایسی کوئی تحریر، ایسی کوئی تقریر
سب لوگ مظالم کے ہو جاتے ہیں عادی
اب کوئی نہیں کھینچتا انصاف کی زنجیر
ہتھیار کا ذیر اس میں نہ قاتل کا کوئی نام
تفصیل ہوئی ہے جو مرے قتل کی تحریر
ان کے سوا جو لوگ تھے وہ ہو گئے تاریخ
اب تو نہیں غالبؔ، کہیں اقبالؔ، کہیں میرؔ
کوچہ میں آج آ کے پتہ پوچھ رہے ہو
اک روز بنائی تھی جمالؔ آپ نے تصویر

ڈاکٹر محمد جمالؔ، چنّئی

8th Urdu 19-2000 Unit 4
Monday, July 01, 2019 12:09:24 PM

اکائی 5

حصّہ نظم

عدلِ فاروقی

علامہ شبلی نعمانی

سیکھنے کے مقاصد

- حضرات خلفاء راشدین خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ کے عدل وانصاف کے متعلق طلباء کو آگاہ کرانا
- خلفائے راشدین کے طرزِ حکومت وخلافت کے بارے میں جان کاری دینا
- سیرتِ خلفائے راشدینؓ سے ہدایات حاصل کر کے اپنی زندگی کو سنوارنا۔

شاعر کا تعارف

اس نظم کے لکھنے والے شاعر علامہ شبلی نعمانی مشہور و معروف عالم، ادیب، سیرت وسوانح نگار، مورخ، محقق اور بہت ساری کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی پیدائش 3 جون 1857ء بمقام بندول ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی اور وفات 18 نومبر 1914ء کو ہوئی۔ شبلی نعمانی کی کتابوں میں سیرت النبیؐ، سیرت النعمان، المامون، الفاروق، الغزالی، مقالات شبلی، شعرالعجم وغیرہ مشہور ہیں۔ انہوں نے مختلف صحابہ کے واقعات کو منظوم کیا ہے۔ یہ نظم ''عدلِ فاروقیؓ'' بھی اسی سلسلہ سے تعلق رکھتی ہے۔

ایک دن حضرت فاروقؓ نے منبر پہ کہا
میں تمہیں حکم اگر دوں تو کروگے منظور

ایک نے اٹھ کے کہا یہ کہ نہ مانیں گے ضرور
کہ ترے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور

چادریں مال غنیمت میں جو آپ کے آئیں
صحنِ مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور

ان میں ہر ایک کے حصے میں فقط اک آئی
تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:34 PM

اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس
یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہوگا ضرور

اپنے حصے سے زیادہ جو لیا تو نے تو اب
تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور

اپنے فرزند سے فاروق معظمؓ نے کہا
تم کو ہے حالتِ اصلی کی حقیقت پہ عبور

تم ہی دے سکتے ہواس کا مری جانب سے جواب
کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا ربّ غفور

بولے یہ ابنِ عمر سب سے مخاطب ہو کر
اس میں کچھ والد ماجد کا نہیں جرم و قصور

ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا ان کا لباس
کرسکی اس کو گوارا نہ مری طبعِ غیور

اپنے حصے کی بھی میں نے انھیں چادر دے دی
واقعے کی یہ حقیقت ہے کہ جو تھی مستور

نکتہ چیں نے یہ کہا اٹھ کے کہ ہاں اے فاروقؓ
حکم دے ہم کو کہ اب ہم اسے مانیں گے ضرور

حاصلِ کلام

شاعر شبلی کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے مجمع سے سوال کیا کہ میں جو حکم دوں، کیا تم اس کی اطاعت کروگے؟ ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ ہم تمہاری اطاعت نہیں کریں گے اس لئے کہ تم عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کررہے ہو۔ مال غنیمت میں سے سب کے حصہ میں ایک ہی چادر آئی تھی تمہارے بدن پر ہم دو چادریں دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟

حضرت عمرؓ نے خود جواب دینے کے بجائے اپنے فرزند ابن عمرؓ کو کھڑا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں والد ماجد کا کوئی قصور نہیں، ان کے حصے میں بھی ایک ہی چادر آئی تھی۔ میں نے اپنی چادر انہیں دے دی تھی جس سے ان کا لباس پورا ہوا۔ یہ بات سن کر وہ شخص کہنے لگا کہ ہاں ٹھیک ہے اے عمر! اب آپ جو حکم دوگے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:34 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

فاروق	:	حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔ حضرت عمرؓ کا لقب			
منظور کرنا	:	ماننا۔ تسلیم کرنا	عدل	:	انصاف
فتور	:	خرابی، نقص	صحنِ مسجد	:	مسجد کا آنگن
مالِ غنیمت	:	دشمن کا وہ مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے			
دستور	:	اصول، قانون	لباس	:	پوشاک، کپڑے
خلافت	:	امارت	مامور	:	محکوم
فرزند	:	بیٹے۔ صاحب زادے	عبور	:	خوب مہارت ہونا
ربِّ غفور	:	معاف کرنے والا پروردگار	ابنِ عمرؓ	:	عمرؓ کے بیٹے
جرم و قصور	:	غلطی، گناہ	طبع غیور	:	غیرت والی طبیعت
مستور	:	پوشیدہ، مخفی، چھپا ہوا	نکتہ چیں	:	عیب ڈھونڈنے والا
لوٹ کا مال	:	مالِ غنیمت			

II اضداد لکھ کر یاد کیجئے

منظور	x	نامنظور	عدل	x	بے انصافی
جسم	x	روح	امیر	x	مامور
گوارا	x	ناگوار			

III واحد جمع لکھئے:

حکم	+	احکام	چادر	+	چادریں
حق	+	حقوق	جسم	+	اجسام

IV مصرعوں کی ترتیب درست کیجئے:

(1) ایک دن حضرت فاروقؓ نے منبر پہ کہا
کہ تیرے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور

(2) ایک نے اٹھ کے کہا یہ کہ نہ مانیں گے ضرور
میں تمہیں حکم دوں تو کرو گے منظور

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:35 PM

V جوڑ لگائیں :

اپنے حصے کی بھی میں نے	ہم اسے مانیں گے ضرور
واقعے کی یہ حقیقت ہے	کہ ہاں اے فاروقؓ
نکتہ چیں نے یہ کہا اٹھ کے	کہ جو تھی مستور
حکم دے ہم کو کہ اب	انھیں چادر دے دی

VI خالی جگہ بھرتی کیجئے :

(1) کہ ترے .....میں ہم کو نظر آتا ہے فتور

(2) .....مالِ غنیمت میں جو آپ کے آئیں

(3) صحنِ مسجد میں وہ .....ہوئیں سب کے حضور

(4) ان میں ہر ایک کے .....میں فقط اک آئی

(5) تھا تمہارا بھی وہی .....کہ یہی ہے دستور



VII درجِ ذیل کے سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) حضرت عمر فاروقؓ نے منبر پر چڑھتے ہوئے کیا کہا؟

(2) مسجد کے صحن میں کیا چیز تقسیم ہوئی؟ اور حضرت عمر فاروقؓ کے حصہ میں کیا آیا؟

(3) حضرت عمرؓ پر کیا اعتراض کیا گیا؟

(4) حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے فرزند سے کیا کہا؟

(5) نکتہ چین نے حضرت عمر فاروقؓ سے کیا کہا؟

VIII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) حضرت عمر فاروقؓ کا عدل وانصاف کیسا تھا؟ تفصیلی جواب لکھئے۔

(2) ''عدلِ فاروقی'' نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔



عملی سرگرمیاں:

دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت اور شخصیت کے متعلق اپنی لائبریری کی مدد سے معلومات حاصل کیجئے۔

اور اس سلسلہ میں دینیات کے استاد سے مدد لیجئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:35 PM

اکائی 5

حصّۂ نثر

ادب کی اہمیت

سید محمود، پرنامبٹ

سیکھنے کے مقاصد

- ادب کے معنی اور مفہوم سے باخبر ہونا۔
- ادب کی ضرورت اور اہمیت معلوم کرانا۔
- ادبی اور غیر ادبی تحریروں کا فرق واضح کرنا۔
- باوقار اور بہترین شہری کے اوصاف کو اجاگر کرنا۔

ادب بنیادی طور پر عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی لوگوں کو کسی کام کی طرف بلانے اور جمع کرنے کے ہیں۔ عرفِ عام میں ادب، سلیقہ، تہذیب، شائستگی، حسن ترتیب اور اچھے طور طریق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ادب انسانی معاشرے میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ادب سے انسان کی شخصیت میں نکھار اور اخلاق میں بلندی پیدا ہوتی ہے۔ معاشرے میں عزت واحترام اور رحمت وشفقت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارگی کے جذبات جنم لیتے ہیں۔ اسی لئے مشہور بزرگ حضرت امام مالکؒ کی والدہ آپ کو تعلیم کے لئے روانہ کرتے ہوئے یہ نصیحت کرتی تھیں کہ ربیعہ تمہارے استاد ہیں۔ ان سے علم حاصل کرنے سے پہلے ڈسپلین، ادب اور اخلاق سیکھو۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بہت بڑے عالم گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ ملکِ شام کے ایک شہر رقہ میں آتے ہیں اور اسی موقع پر شہر میں عباسی خلیفہ ہارون رشید بھی حاضر ہوتے ہیں، مگر عوام اور خواص دونوں حضرت عبداللہ بن مبارک کی مجلس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اس طرح کہ چپلیں ٹوٹ جاتی ہیں اور راستے بند ہو جاتے ہیں۔ ہارون رشید کی ایک خادمہ کہنے لگی حقیقت میں تو یہ بادشاہ لگتے ہیں۔ کسی نے عبداللہؒ سے پوچھا تمہاری شہرت اور نیک نامی کا راز کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ ''میں نے تیس سال تک ادب حاصل کیا پھر بیس سال علم حاصل کرنے میں لگائے۔''

ادب تخلیقی ہوتا ہے اس کے لئے زبان پر مہارت کا ہونا ضروری ہے اور یہ بات بھی کہ دنیا کی ہر زبان میں خصوصاً اردو، عربی، فارسی، انگریزی، تمل، تلگو، کنڑی، ملیالم اور ہندی زبانوں میں ادب (Literature) موجود ہے۔

لفظِ ادب دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے ایک معنی انسانی زندگی اور اس سے متعلق ہر چیز کا تحریری مطالعہ ہے جسے پڑھ کر آدمی کی

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:35 PM

طبیعت میں ایک خوشی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات بھی کہ ہر لکھی ہوئی تحریر ادب نہیں ہوتی بلکہ متن (Text) کہلاتی ہے۔ بعض تحریریں ادبی اور بہت ساری تحریریں غیر ادبی ہوتی ہیں۔ سائنسی، جغرافیائی اور اخباری تحریریں غیر ادبی ہوتی ہیں، جب کہ ادبی تحریروں میں حقیقت کے ساتھ جذبات ہوتے ہیں۔

ادب کی دو قسمیں ہیں (1) شعری ادب : نظم، غزل، قصیدہ، مثنوی، مرثیہ اور رباعی وغیرہ ہیں۔

(2) نثری ادب : نثری ادب میں افسانہ، کہانی، ناول، ڈرامہ، سفرنامہ، مضامین اور آپ بیتی وغیرہ شامل ہیں۔ ایک شاعر یا ادیب کا کام یہ ہوتا ہے کہ روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی تحریروں کے ذریعہ محفوظ کرتا ہے اور سوسائٹی کی صورت حال کو بھی بیان کرتا ہے اور اپنے زمانے کے سیاسی، سماجی اور اخلاقی مسائل کو مختلف طریقوں سے لوگوں کے سامنے رکھتا ہے۔

سائنسی علوم کا بنیادی مقصد نئی ایجادات اور دریافتیں کرنا ہے جن کے ذریعہ دنیا کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا اور زندگی گزارنے کی سہولتیں نئے وسائل فراہم کرنا اور آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ سائنسی علوم انسانوں کو روزمرہ زندگی گزارنے کے لئے آداب وطور و طریق سے واقف نہیں کرتے کیوں کہ یہ ان کے دائرہ سے باہر کی بات ہے۔ یہ کام ادب کرتا ہے، کیونکہ ادب ہی اچھے برے کی تمیز سکھاتا ہے اور کامیاب زندگی کے اصول و آداب بھی واضح کرتا ہے۔

ادب کا دوسرا معنی تہذیب کا پاس ولحاظ اور دوسروں کی عزت وتکریم ہے۔ آداب کا لحاظ کرنے والے شخص سے لوگ محبت کرتے ہیں، اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کے حق میں دعائیں دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر وہ آداب کا خیال نہ رکھے لوگوں کے ساتھ ادب واحترام سے پیش نہ آئے، ان کے مراتب کے مطابق معاملہ نہ کرے تو لوگ بھی اس سے محبت نہیں کرتے۔ مثل مشہور ہے ''با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب''۔ اللہ کے نبی ﷺ کی مشہور ومعروف حدیث ہے آپؐ نے فرمایا ''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی توقیر وعزت نہ کرے اور ہمارے علماء کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں''، یعنی مسلمانوں میں اس کا شمار نہیں۔

باادب آدمی مہذّب کہلاتا ہے اور بے ادب شخص کو لوگ بدتمیز کا لقب دیتے ہیں۔ بڑوں کے ادب کے تعلق سے امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز کے بعد اپنے استاد واور والد کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور میں ہر اس شخص کے لئے استغفار کرتا ہوں جس سے میں نے کچھ بھی سیکھا ہے یا جس نے مجھے پڑھایا ہے۔

ایک باوقار اور سنجیدہ آدمی اگر بننا ہے تو وہ گفتگو کے آداب کا خیال رکھے۔ زبان اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ بولنے سے پہلے سوچنے کی عادت ڈالنا چاہئے اور اپنی زبان سے شائستہ اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے گالی گلوچ اور بدزبانی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ آدمی اپنی گفتگو میں نرمی اور ملاطفت پیدا کرے تاکہ اس کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ بااثر ہوں۔

ایک بہترین شہری کی حیثیت سے آدمی راستے کے آداب اور ٹریفک کے اصول کو مدنظر رکھے کیونکہ ٹریفک کے قواعد کی خلاف ورزی اور بے اصولی بھی بدتہذیبی کے زمرہ میں آتی ہے، ٹریفک اصولوں کی پاسداری نہ کرنا اور جلد بازی سے آگے بڑھنا، حادثات کو دعوت دینا ہے۔ راستہ چلتے ہوئے تکبر اور غرور سے بچ کر نرم چال اختیار کرنا، راستے سے کسی بھی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا اور راستہ میں دوسروں کو اذیت دینے سے گریز کرنا ایک نیک آدمی کی صفت ہوا کرتی ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:36 PM

کتابوں کا ادب کرنا، ان کی بے حرمتی نہ کرنا ایک اچھے طالب علم کی شان ہے کیونکہ ایک آدمی کا بہترین دوست اور اچھا ساتھی کتاب ہی ہے۔ کارل مارکس مشہور مصنف گزرا ہے وہ لندن کی لائبریری میں سب سے پہلے داخل ہوتا اور سب سے آخر میں نکلتا تھا۔ ایک مرتبہ شام کو ملازم لائبریری بند کر کے چلا گیا اور یہ سمجھا کہ اندر کوئی نہیں ہے۔ دوسرے دن صبح جب کتب خانہ میں آیا تو یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ کارل مارکس مطالعہ میں ایسے مشغول ہے کہ اسے رات کب آئی اور کب گزری پتہ ہی نہیں چلا۔ اہم بات یہ ہے کہ طلبۂ علم شوق اور ذوق کے ساتھ کتابوں کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں، یہ عادت انہیں دین و دنیا میں کامیاب کرے گی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

عرف عام	:	عام بول چال	سلیقہ	:	تمیز۔لیاقت
شائستگی	:	تہذیب۔اخلاق	معاشرہ	:	سوسائٹی
شخصیت	:	شخص سے ماخوذ، انسانیت	نکھار	:	صفائی، خوب صورتی
خادمہ	:	نوکرانی	شہرت	:	نام ونمود
راز	:	پوشیدہ بات	تخلیقی	:	پیدا کردہ ، بنائی ہوئی
افسانہ	:	داستان۔کہانی	آب بیتی	:	اپنی زندگی کے حالات
گامزن ہونا	:	تیز رفتاری سے چلنا	فراہم کرنا	:	اکٹھا کرنا، جمع کرنا
باوقار	:	باعزت	ملازم	:	نوکر
ذوق	:	دلچسپی	اذیت	:	تکلیف
مطالعہ	:	پڑھنا	ملاطفت	:	نرمی

II واحد جمع لکھئے:

ادب	+	آداب	جذبہ	+	جذبات
شفقت	+	شفقتیں	عالم	+	علماء
خادمہ	+	خادمائیں	طبیعت	+	طبیعتیں
واقعہ	+	واقعات	نعمت	+	نعمتیں
لفظ	+	الفاظ	مرتبہ	+	مراتب
طالبِ علم	+	طلبائے علم			

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:36 PM

III اضداد لکھئے:

سلیقہ	×	بدسلیقگی	تہذیب	×	بدتہذیبی
عالم	×	جاہل	تحریر	×	تقریر
ادبی	×	غیرادبی	ترقی	×	تنزلی
قدر	×	بےقدری	نرمی	×	سختی
بااثر	×	بےاثر	شہری	×	دیہاتی
تکبر	×	تواضع			

IV جوڑ لگایئے

الف		ب
عرف عام میں ادب کے معنی	–	حضرت امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ
ادب سے انسان کی شخصیت میں	–	عباسی خلیفہ
حضرت امام مالکؒ کے استاد	–	بلکہ متن (Text) کہلاتی ہے
ہارون رشید	–	نکھار اور اخلاق میں بلندی پیدا ہوتی ہے
ہر لکھی ہوئی تحریر ادب نہیں ہوتی	–	سلیقہ، تہذیب، شائستگی، حسن ترتیب کے ہیں

V خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) ادب انسانی معاشرہ میں بہت .....رکھتا ہے۔

(2) آپس میں محبت اور .....کے جذبات جنم لیتے ہیں۔

(3) ادب .....معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(4) ادب کا دوسرا معنی ..... اور دوسروں کی عزت و تکریم کرنا ہے۔

(5) آدمی کا بہترین دوست اور اچھا ساتھی .....ہی ہے

VI صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجئے

(1) ادب معاشرے میں عزت و احترام اور رحمت و شفقت پیدا کرتا ہے ( )

(2) ادب غیر تخلیقی ہوتا ہے ( )

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:37 PM

(3) سائنسی، جغرافیائی اور اخباری تحریریں غیر ادبی ہوتی ہیں ( )

(4) شعری ادب اور نثری ادب، ادب کی دو قسمیں ہیں ( )

(5) ایک باوقار اور سنجیدہ آدمی گفتگو کے آداب کا خیال نہیں رکھتا ( )



VI درج ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھئے:

(1) ادب کا لفظ کس زبان سے لیا گیا ہے؟ اور اس کے لغوی معنی لکھئے۔

(2) حضرت امام مالکؒ کی والدہ نے آپ کو کیا نصیحت کی تھی؟

(3) ادبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟ اور غیر ادبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟

(4) سائنسی علوم کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(5) حضرت امام ابوحنیفہؒ کس طرح بڑوں کا ادب کیا کرتے تھے؟

VII بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(1) میں نے تیس سال تک ادب حاصل کیا پھر بیس سال علم حاصل کرنے میں لگائے۔

(2) تمہارے استاد سے علم حاصل کرنے سے پہلے ڈسپلین، ادب اور اخلاق سیکھو

(3) اسے رات کب آئی اور کب گزر گئی پتہ ہی نہیں۔

VIII تفصیلی جوابات لکھئے

(1) ادب کی دو قسمیں کون سی ہیں؟ تفصیل سے لکھئے

(2) گفتگو کے آداب پر پانچ جملے لکھئے

(3) ایک اچھا طالب علم کس طرح اپنی کتابوں کی قدر کرتا ہے؟ واضح کیجئے۔



عملی سرگرمی:

''بڑوں کا ادب'' کے عنوان پر اپنے کتب خانہ کی مدد سے ایک مضمون تحریر کیجئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:37 PM

اکائی 5
حصّۂ غزل

غزل

سہیل راشد

سیکھنے کے مقاصد

- طلبہ وطالبات کو علم وہنر کی اہمیت وافادیت سے آگاہ کرنا۔
- دنیا میں مختلف پہلوؤں سے انقلاب اور تبدیلی لانے کی کوشش کرنا۔
- ہر وقت آخرت کے منظر کو مدّ نظر رکھنا۔

شاعر کا تعارف

محمد شبیر احمد، نام۔ قلمی نام سہیل راشد وانم باڑی میں پیدا ہوئے۔ بعد میں والدین کے ساتھ مدراس چلے گئے۔ ادیب فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد اسلامیہ ہائر سکنڈری اسکول پرنام بٹ میں اردو منشی کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 2001ء میں وظیفہ یاب ہوئے اور دو سال بعد ان کا انتقال ہوگیا۔

''منزل نما'' کے نام سے نعتیہ کلام 1965ء میں شائع ہو چکا ہے۔ پرنام بٹ سے شائع ہونے والے رسالے ''اذانِ حرم'' کے مدیر بھی تھے۔

لعل و گہر میں ہے نہ یہاں سیم و زر میں ہے
ہر آدمی کا ارتقا علم و ہنر میں ہے

نہ برق میں شرر میں نہ شمس و قمر میں ہے
اپنا لہو یہ سرخیِ شام و سحر میں ہے

کیف و سرور زیست کا اپنے ہی گھر میں ہے
دردِ جگر میں ہے یہ غمِ معتبر میں ہے

جہدِ عدو سے فکر کو تابانیاں ملیں
شہرہ حیات کا مری اس فتنہ گر میں ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:37 PM

توبہ کے در پہ راشدِ خستہ کھڑا ہے اب
شاید سفر کی آخری منزل نظر میں ہے



حاصلِ کلام

شاعر سہیل راشد اس غزل میں علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر آدمی کی ترقی علم و ہنر سے ہے۔ مال و دولت سے بالکل نہیں ہے۔ میرے خون کی سرخی کو آپ طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت کی سرخی سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی، سورج، چاند وغیرہ سے نہیں یعنی ہم اپنے خونِ جگر سے دنیا میں صبح و شام کے وقت کی طرح بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں۔

زندگی کا کیف و سرور یعنی سرمستی ہم اپنے ہی دل میں ڈھونڈ سکتے ہیں اور یہ خوشی و مسرت عشق کے ذریعہ دردِ جگر اور سچے غم کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمارے دشمن کی ہمارے خلاف کی جانے والی کارستانیوں سے ہماری فکر کو روشنی ملی اور اس فتنہ گر کی کارروائیوں سے میری شہرت میں اضافہ ہی ہوا۔

آخری شعر (مقطع) میں شاعر کہتے ہیں کہ راشدؔ بدحالی کے عالم میں اپنی بداعمالیوں سے توبہ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے گویا آخرت کی منزل حقیقی کا منظر اس کے سامنے آ گیا ہے۔

I' الفاظ کے معانی اور اشارے:

لعل و گہر	:	ہیرا۔ چمک دار قیمتی پتھر	سیم و زر	:	چاندی اور سونا، مال و دولت
ارتقا	:	ترقی۔ نشو و نما	برق	:	بجلی
شرر	:	شرارہ کا مخفف۔ چنگاری	شمس و قمر	:	سورج اور چاند
لہو	:	خون	سرخیِ شام و سحر	:	صبح و شام کی لالی
کیف و سرور	:	سرشاری اور فرحت، مدہوشی اور خوشی	زیست	:	زندگی۔ حیات
دردِ جگر	:	عشق کا درد	غمِ معتبر	:	غم جس کا اعتبار کیا جائے
جہدِ عدو	:	دشمن کی کوشش	تابانیاں	:	روشنیاں۔ چمک
فکر	:	شعور	شہرہ	:	شہرت۔ ناموری
فتنہ گر	:	فتنہ فساد کرنے والا، فسادی	در	:	دروازہ
خستہ	:	شکستہ، بدحال			

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:38 PM

III واحد جمع اپنی کاپی میں لکھئے:

علم	+	علوم	سرخی	+	سرخیاں
تابانی	+	تابانیاں	سفر	+	اسفار
منزل	+	منازل			

II اضداد اپنی کاپی میں لکھئے:

ارتقاء	×	تنزل	زیست	×	موت
غم	×	خوشی	معتبر	×	غیر معتبر
عدو	×	دوست	شہرہ	×	گم نامی
خستہ	×	خوش حال			

IV قوسین میں دئے گئے الفاظ کی روشنی میں مناسب ترین جواب کا انتخاب کیجئے

(1) ..... .وگوہر میں ہے نہ یہاں سیم وزر میں ہے

(الف) یاقوت (ب) ہیرا (ج) لعل

(2) ہر آدمی کا ارتقا .....میں ہے

(الف) علم وہنر (ب) فضل وکمال (ج) ادب وتہذیب

(3) نہ برق میں شرر میں نہ .....میں ہے

(الف) زمین وآسمان (ب) شمس وقمر (ج) اجالا واندھیرا

(4) اپنا ..... یہ سرخی شام وسحر میں ہے

(الف) لہو (ب) پسینہ (ج) لعاب

V مصرعوں کو جوڑ لگائیے

جہدِ عدو سے فکر کو	-	نظر میں ہے
شہرہ حیات کا مری	-	کھڑا ہے اب
توبہ کے در پہ راشدِ خستہ	-	اس فتنہ گر میں ہے
شاید سفر کی آخری منزل	-	تابانیاں ملیں

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:38 PM

VI بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) کیف وسرور زیست کا اپنے ہی گھر میں ہے
درد جگر میں ہے یہ غم معتبر میں ہے



VII مختصر جوابات لکھئے:

(1) آدمی کی ترقی کس بات میں پوشیدہ ہے؟

(2) اپنے لہو کو شاعر نے کس سے تشبیہ دی ہے؟

(3) زندگی کی لذتیں اور مسرتیں کہاں ملتی ہیں؟

(4) فکر کو روشنی اور جلا کیسے حاصل ہوتی ہے؟

(5) توبہ کے دروازہ پر شاعر کب پہنچتا ہے؟

(6) بقولِ شاعر زندگی میں شہرت کا سبب کیا چیز بنتی ہے؟



عملی سرگرمی:

(الف) سہیل راشد کی غزل کو ترنم سے پڑھئے۔

لسانی سرگرمی :

تصویر کو تحریری شکل دیجئے۔

ذیل کی تصویر کو دیکھئے اور اس سے متعلق پانچ جملے تحریر کیجئے۔



1۔ .....

2۔ .....

3۔ .....

4۔ .....

5۔ .....

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:38 PM

اکائی 5

سرسری مطالعہ

ناشکری کا نتیجہ

تلخیص: سید مسعود احمد، ترپاتور

سیکھنے کے مقاصد

- اپنی اہمیت کو جان کر فوقیت حاصل کرنے سے دریغ کرنا۔
- مال و دولت کے حاصل ہونے پر ہرگز نہ اترانا۔
- ہر حال میں خوش رہنے کی کوشش کرنا۔

گرمی کا موسم ہے۔ چاندنی رات ہے۔ صحن میں پلنگ بچھے ہیں۔ ایک پلنگ پر سعیدہ اور حمیدہ گپ شپ میں مشغول ہیں تو دوسرے پلنگ پر ان کے دو چھوٹے بھائی احمد اور محمود لڑ رہے ہیں۔ ان کی والدہ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے جائے نماز بچھا رہی ہیں تو دوسری طرف نانی اماں نماز سے فارغ ہو کر پان دان کھول رہی ہیں۔ پاندان کی آواز سنتے ہی سعیدہ، حمیدہ، احمد اور محمود دوڑتے ہوئے نانی اماں کے پاس پہنچ جاتے ہیں تاکہ ان سے کوئی کہانی سن سکیں۔

نانی اماں اس بات سے پریشان ہوتی ہیں کہ انہیں کون سی کہانی سنائی جائے، آخر کار انہوں نے دماغ پر زور دے کر اس طرح کہنا شروع کیا۔

ایک تھی بڑھیا، بے چاری کا صرف ایک ہی لڑکا تھا۔ مصیبت کی ماری سارے دن سوت (تاگا) کاتتی اور شام کو گدڑی میں جا کر اسے بیچتی اور بنئے کے ہاں سے تھوڑی سی دال، تھوڑا سا آٹا، نمک مرچ لاتی، پکاتی، خود کھاتی، بچے کو کھلاتی۔ اسی طرح کئی برس گذر گئے، بچہ خاصا سیانا ہو گیا تھا، اس نے اس بچہ کو میاں جی کے پاس پڑھنے بٹھا دیا۔ لڑکا ایسا ہوشیار تھا کہ سبحان اللہ! تھوڑے ہی دنوں میں پڑھ لکھ کر خاصا مولوی بن گیا۔ اب بڑی بی کے دن پھر گئے۔ اچھے اچھے کھانے پکاتیں، اچھے اچھے کپڑے بناتیں۔ مزے سے دونوں ماں بیٹے رہتے۔ جب ان کے پاس تھوڑا بہت روپیہ جمع ہو گیا تو بڑی بی کو بچے کی شادی کی سوجھی۔ ڈھونڈ ڈھانڈ کر ایک خوب صورت لڑکی بیاہ کر لائیں۔ بڑی محبت سے بہو کو گھر میں لایا۔ اچھے سے اچھا کھانا بہو کو کھلاتیں۔ جب تک گھونگھٹ رہا اس وقت تک کسی نہ کسی طرح دن گزرتے گئے۔ گھونگھٹ اٹھنا تھا کہ ساس پر مصیبت آ گئی۔ زبان سے ہوتے ہوتے ہاتھ پر اتر آئی۔ خود ہی بڑھیا کو مارتی اور خود ہی بہانے بناتی، اپنے مرد سے ایسے ایسے لگائی بجھائی کرتی کہ ایک دن بیٹے نے بھی خوب مارا۔ بیٹے کو بڑھیا پر ہاتھ اٹھاتے شرم نہیں آئی۔

خیر بے چاری بڑھیا روتی دھوتی جنگل بیابان میں جہاں آدم، نہ آدم زاد۔ ایک بڑ کے درخت کے نیچے جا بیٹھی، اور خوب روتی

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:39 PM

رہی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ انہیں دنوں جاڑا گرمی، برسات میں جھگڑا ہوا۔ جاڑا کہتا تھا میں سب سے اچھا ہوں۔ گرمی کہتی تھی کہ میں اچھی، برسات کہتی تھی کہ میں اچھی۔ آخر یہ طے پایا کہ چلو کسی آدم زاد سے پوچھیں۔ تینوں نکل پڑے، جب راستہ سے گذر ہوا تو تینوں نے کہا کہ وہ سامنے ایک بڑھیا بیٹھی رو رہی ہے۔ چلو، اس سے پوچھ لیتے ہیں۔

سب سے پہلے میاں جاڑے آئے۔ گوری گوری رنگت کلّے ایسے جیسے انار کا دانہ۔ سفید لمبی ڈاڑھی۔ ان کا آنا تھا کہ بڑی بی کو تھرتھری چھوٹ گئی۔ میاں جاڑے نے آ کر کہا۔ بڑی بی۔ سلام۔ بڑی بی نے کہا۔ بیٹے جیتے رہو۔ بال بچے خوش رہیں۔ مگر بیٹے ذرا دھوپ چھوڑ کر کھڑے ہو، مجھے تو تمہارے آنے سے کپکپی سی لگ رہی ہے۔ خیر میاں جاڑے ذرا ہٹ کر کھڑے ہوئے اور کہا کہ بڑی بی ایک بات پوچھوں؟ بڑی بی نے کہا ہاں بیٹا ضرور پوچھو۔ میاں جاڑے نے کہا۔ بڑی بی جاڑا کیسا؟ بڑی بی نے کہا بیٹا! جاڑے کا کیا کہنا سبحان اللہ! دالانوں کے پردے پڑے ہیں، انگیٹھیاں سلگ رہی ہیں۔ لحافوں میں ڈبکے بیٹھے ہیں۔ چائیں بن رہی ہیں۔ خود پی رہے ہیں۔ دوسروں کو پلا رہے ہیں۔ صبح ہوئی۔ چنے والا آیا، گرم گرم چنے لئے اور کھائے، طرح طرح کے میوے آ رہے ہیں۔ سب مزے لے لے کر کھا رہے ہیں۔ گاجر کا میٹھا تیار ہو رہا ہے۔ باجرے کا ملیدہ بن رہا ہے، کھیر پک رہی ہے۔ اِدھر کھایا اُدھر ہضم۔ چہرے سرخ سرخ ہو رہے ہیں۔ بیٹا جاڑا! جاڑے کا کیا کہنا۔ سبحان اللہ۔

میاں جاڑے تھے کہ اپنی تعریفیں سن سن کر پھولے نہ سماتے تھے۔ جب بڑی بی خاموش ہوئیں تو میاں جاڑے نے کہا ''بڑی بی! خدا تم کو زندہ سلامت رکھے تم نے میرا دل خوش کر دیا'' یہ لو، ایک ہزار اشرفی کی تھیلی۔ خرچ ہو جائیں تو اگلے جاڑے میں مجھ سے آ کر پھر لے جانا۔''

میاں جاڑے چلے گئے اور بی گرمی مٹکتی ہوئی سامنے آئیں۔ عمر کوئی پندرہ برس کی ہوگی۔ سرخ سرخ گال، ان پر ہلکا ہلکا پسینہ، روشن آنکھیں، لمبی کالی چوٹی۔ گلے میں موتیوں کا ہار، ہاتھوں میں مولسری کی بنگڑیاں۔ ہرے ڈورے کی پیازی اوڑھنی۔ آتے ہی سلام کہا۔ بڑی بی نے کہا۔ بیٹی جیتی رہو۔ بوڑھ سہاگن رہو۔ کہو تم بھی کچھ پوچھنے آئی ہو۔ ابھی تمہارے ابا تو آ کر پوچھ گئے ہیں۔

بی گرمی نے کہا ''نانی اماں! وہ میرے ابا نہیں، بڑے بھائی ہیں''۔ ہاں تو میں پوچھنے آئی ہوں کہ گرمی کیسی؟۔ بڑی بی نے کہا۔ ''بیٹا گرمی! گرمی کا کیا کہنا۔ سبحان اللہ دن کا وقت ہے، پنکھے جھلے جا رہے ہیں۔ برف کی چیزیں کھائی جا رہی ہیں۔ فصل کے میوے آ رہے ہیں۔ پتلی پتلی ککڑیاں ہیں۔ آڑو اور پھل ہیں۔ سیب ہیں، انگور ہیں۔ شام کو اٹھے نہائے دھوئے، سفید سفید کپڑے پہنے، عطر ملا۔ صحن میں چھڑکاؤ ہو رہا ہے۔ سوندھی سوندھی صراحیاں جمی ہیں۔ پینے کے لئے ٹھنڈے ٹھنڈے بوتل ہیں۔ لوگ ہیں کہ رات کو ہوا خوری کے لئے جا رہے ہیں۔ خربوزے، تربوز کھا رہے ہیں۔ بیٹا گرمی کا کیا کہنا سبحان اللہ! جب بڑی بی تعریفیں کرتے کرتے تھک کر چپ ہو گئیں تو بی گرمی نے چپکے سے نکال کر ایک ہزار اشرفی کی تھیلی ان کے ہاتھ میں دی اور کہا کہ'' بڑی بی! خدا تمہارا بھلا کرے۔ تم نے آج میری لاج رکھ لی، ورنہ بڑے بھائی صاحب مارے طعنوں کے مجھے جینے بھی نہ دیتے۔ میں ہر سال آیا کرتی ہوں جب آؤں تو جو چاہے آپ مجھ سے لے لینا۔

بی گرمی ذرا ہٹی تھی کہ برسات خانم چھم چھم کرتی آ پہنچیں۔ سانولا نمکین چہرہ، چمک دار، روشن آنکھیں۔ بھورے بال۔ ان میں سے پانی کی باریک باریک بوندیں اس طرح ٹپک رہی تھیں جیسے موتی۔ ہاتھوں میں چمک دار چوڑیاں۔ آبی رنگ کا باریک دوپٹہ، غرض ان کے آتے ہی برکھارت چھا گئی۔ انہوں نے بڑھ کر سلام کہا۔ بڑی بی نے کہا بیٹی جیتی رہو! پیٹ ٹھنڈا رہے۔ ہو نہ ہو تم بھی گرمی کی بہن

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:40 PM

برسات ہو! برسات نے کہا جی ہاں! میں بھی پوچھنے آئی ہوں کہ میں کیسی ہوں؟ بڑی بی نے کہا۔ تم نہ ہو تو لوگ کیسے جئیں۔ بارش چھم چھم برس رہی ہے۔ باغوں میں پھول پھل لگ رہے ہیں۔ ایک طرف کڑھائی چڑھی ہے۔ پراٹھے پک رہے ہیں۔ مرد ہیں کہ تیراکی کا میلہ دیکھنے گئے ہیں۔ دریا چڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی نہ کوئی تیر رہا ہے۔ اودی اودی گھٹائیں آئی ہوئی ہیں۔ پھوار پڑ رہی ہے۔ تالابوں میں آم پڑے ہیں۔ برسات بہن آپ کا کیا کہنا۔ سبحان اللہ!

بی برسات نے ایک ہزار کی تھیلی بڑی بی کے نذر کی اور رخصت ہوئیں۔

بڑی بی تھیلیاں سمیٹے خوشی خوشی گھر آ گئیں۔ ان کی بہو نے دیکھا کہ بڑھیا بستر ابغل میں دبائے چلی آ رہی ہیں۔ آگ بگولہ ہوگئی۔ کہنے لگی بڑھیا تو میرے گھر میں کیوں گھسی۔ کیا اپنا کفن ساتھ لے کر آئی ہے۔ اب نکلتی ہے یا دھکے مار کر نکالوں۔ بڑھیا نے کہا کہ بیٹا خفا کیوں ہوتی ہے؟ خالی ہاتھ تھوڑی آئی ہوں۔ تین ہزار اشرفی لائی ہوں۔ بہو نے جو پوٹلی دیکھی اور تین ہزار اشرفی کا نام سنا تو منہ میں پانی بھر آیا کہنے لگی اماں جان! سچ مچ تین ہزار اشرفی لائی ہو۔ میں بھی دیکھوں۔ تم صبح سے کہاں چلی گئی تھیں۔ تمہارا انتظار کرتے کرتے میں نے دو تین بجے ہی کھانا کھایا ہے۔ وہ بھی آپ ہی کو ڈھونڈنے گئے ہیں۔

اتنے میں بیٹے صاحب بھی آ گئے۔ وہ کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ بیوی نے اشارے سے خاموش رہنے کو کہا۔ تھیلیاں کھولی گئیں۔ کئی کئی دفعہ اشرفیاں گنی گئیں۔ دو سو تو نکال لیں باقی گڑھا کھود کر دبا دیں۔ رات ہی کو نان بائی کے ہاں سے اچھا کھانا آیا۔ حلوائی کے ہاں سے اچھی اچھی مٹھائیاں آئیں۔ سب نے مزے سے کھائیں۔ صبح ہوئی تو بیٹے صاحب نے اپنے لئے، بیوی کے لئے، ماں کے لئے اچھے سے اچھے تھان لائے، کپڑے سلنا شروع ہوگئے۔ بہو اور بیٹا خوش کہ ماں قارون کا خزانہ لے آئی ہے۔ سب ہنسی خوشی رہنے لگے۔

پڑوسیوں نے جب یہ چہل پہل دیکھی تو ان سے رہا نہ گیا۔ ایک دن پوچھ ہی لیا کہ بہن ایک بات پوچھوں، برا تو نہ مانو گی۔ یہ تو کہو کہ تمہاری ساس نے یہ روپیہ کہاں سے لایا ہے۔ کہیں چرا نہ لائی ہوں۔ زمانہ برا ہے۔ اگر چوری کا روپیہ نکلا تو بڑھیا کے ساتھ کہیں تم بھی لپیٹ میں نہ آ جاؤ۔ بڑھیا کی بہو نے کہا، نا بہن! اس کو تو یہ روپیہ جاڑے گرمی برسات نے دئے ہیں۔ ہمسایہ نے ناک پر انگلی رکھ کر کہا۔ ہوش کی دوا لو، بھلا، جاڑا، گرمی برسات کہیں روپیہ بانٹتے ہیں۔ بڑھیا کی بہو ڈری اپنے میاں کے ساتھ مل کر سارا روپیہ بڑھیا سے لے لیا اور پھر دونوں اُسے جنگل میں چھوڑ آئے۔

بڑھیا جنگل میں بیٹھے رو رہی تھی کہ وہی تینوں جاڑا، گرمی اور برسات آئے، اور اپنے اپنے متعلق پوچھنے لگے۔ ان تینوں کو بڑھیا نے اتنا برا بھلا کہا کہ تینوں نے بڑھیا کو خوب مارا، حالت بگاڑ دی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

ادھر بڑھیا کی بہو اور بیٹا اشرفیوں کی تھیلی لینے کے شوق میں جنگل آ پہنچے۔ دیکھتے ہیں کہ بڑی بی پٹی کٹی لوتھ پوتھ پڑی ہیں۔ بڑی مشکل سے گھر لائے۔ خوب ہلدی چونا لگایا، دس بارہ دن کی مرہم پٹی کے بعد وہ چلنے پھرنے کے لائق ہوئیں، جب ان دونوں نے یہ سنا کہ بڑھیا نے جاڑے گرمی اور برسات کو برا بھلا کہا اور اشرفیاں کھو کر جوتیاں کھائیں تو ان دونوں نے اسے خوب برا بھلا کہا اور گھر سے نکال دیا۔ بے چاری بڑھیا اب سڑک کے کنارے بیٹھی بھیک مانگا کرتی ہے۔

اس کہانی سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شکر گذار بندہ ہے وہ ہر حال میں خوش مزاج ہوتا ہے اور خوش بھی رہتا ہے اور جو ہر وقت روتے رہتا ہے وہ ہمیشہ جوتیاں کھاتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:40 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

گپ شپ	:	بات چیت، ہنسی مذاق	فارغ ہونا	:	ختم ہونا
سیانا	:	ہوشیار ۔ ذہین ۔ چالاک	سوجھنا	:	خیال آنا
لگائی بجھائی کرنا	:	غیبت کرنا، چغلی کھانا	بیاباں	:	جنگل
آدم زاد	:	آدم کی اولاد یعنی انسان	دالان	:	ہال
سبحان اللہ	:	اللہ ہر عیب سے پاک ہے	گال	:	چہرہ
کپکپی لگنا	:	ڈر کا احساس ہونا	ہواخوری	:	سیر و تفریح
آگ بگولہ ہونا (محاورہ)		حد سے زیادہ غصہ کرنا	چہل پہل	:	رونق

II مناسب ترین جواب منتخب کیجئے:

(1) پان دان کی آواز سنتے ہی بچے نانی اماں کے پاس ..... سننے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں

(الف) کہانی (ب) بات چیت (ج) لڑائی جھگڑا

(2) بیچاری بڑھیا .....جنگل بیابان میں ایک بڑ کے درخت کے پاس جا بیٹھی۔

(الف) ہنستی کھیلتی (ب) روتی دھوتی (ج) برا بھلا کہتی ہوئی

(3) گرمی کے بڑے بھائی کا نام

(الف) برسات (ب) سردی (ج) جاڑا

(4) بڑھیا .....اشرفیاں اپنے ساتھ گھر لے آئی۔

(الف) ایک ہزار (ب) دو ہزار (ج) تین ہزار

(5) جو ہر وقت روتا ہے وہ ہمیشہ .....

(الف) جوتیاں کھاتا ہے (ب) بزدل رہتا ہے (ج) پریشان رہتا ہے

III سوالات کے مختصر جوابات لکھ کر یاد کیجئے:

(1) نانی اماں سے کہانی سننے کے لئے کون کون دوڑے دوڑے آئے ؟

(2) بڑھیا روتے روتے کہاں چلی گئی ؟

(3) جاڑا، گرمی اور برسات کا کس بات پر جھگڑا ہوا ؟

(4) بہو کا غصہ کیسے دور ہوا ؟

(5) بہو اور بیٹے نے دوبارہ گھر سے بڑھیا کو کیوں نکال دیا؟

(6) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(IV) تفصیلی جواب لکھئے

1۔ ناشکری کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:41 PM

اکائی 5

قواعد

فعلِ حال کی قسمیں



پچھلے اسباق میں فعل اور زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں پڑھی تھیں۔ فعلِ ماضی، فعلِ حال اور فعلِ مستقبل۔
نیز ہم نے یہ بھی معلوم کیا کہ فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔

ماضی مطلق
ماضی قریب
ماضی بعید
ماضی شکی یا احتمالی
ماضی استمراری اور
ماضی تمنائی

آیئے اب ہم فعل حال کی قسموں کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔

فعل حال : وہ فعل ہے جس میں حالیہ زمانہ پایا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

سمیہ پڑھتی ہے۔
عائشہ لکھتی ہے۔
شیمہ کھیلتی ہے۔
فاطمہ یاد کرتی ہے۔
سلیم بھاگتا ہے۔

ان پانچ مثالوں سے آپ کو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پڑھنے، لکھنے، یاد کرنے اور بھاگنے کا کام پوری طرح موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہے۔
اس کو قواعد کی اصطلاح میں ''فعل حال'' کہتے ہیں۔

فعل حال تمام کی تعریف :

وہ فعل ہے جو موجودہ زمانہ یعنی حال کے زمانہ میں پوری طرح پایا جائے.

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:41 PM

فعلِ حال تمام بنانے کا طریقہ :

علامتِ مصدر '' نا '' دورکرکے '' تا ہے '' یا '' تی ہے '' لگانے سےفعلِ حال تمام بن جاتا ہے۔

مثلاً '' کھانا '' مصدر ہے اس میں '' نا '' کو ہٹاکر '' تا ہے '' یعنی '' کھاتا ہے '' بنانے سےفعلِ حال تمام بن جائے گا۔

احمد کھیل رہا ہے۔

فضیل لکھ رہا ہے۔

محسن خرید رہا ہے۔

صبیحہ پڑھ رہی ہے۔

ان مثالوں پرغورکرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ موجودہ زمانہ میں کام جاری ہے۔اسی کوقواعد کی اصطلاح میں '' فعل حال جاری'' کہتے ہیں۔

فعلِ حال جاری: وہ فعل ہے جس میں کام موجودہ زمانہ میں جاری ہو

فعل حال جاری بنانے کا طریقہ:

علامت مصدر '' نا '' کوہٹا کر '' رہا ہے '' یا '' رہی ہے '' لگانے سےفعلِ حال جاری بنتا ہے۔

جیسے دوڑنا سے دوڑ رہا ہے۔ کھانا سے کھا رہی ہے۔

سوالات برائے مشق :

(1) زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں کون سی ہیں؟ لکھئے۔

(2) فعل حال کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا ہیں؟

(3) فعل حال تمام کی دو مثالیں لکھئے؟

(4) فعل حال جاری کی تعریف کیجئے؟

(5) درج ذیل مثالوں میں سے فعل حال جاری اور فعل حال تمام الگ کیجئے

اکرم خط لکھ رہا ہے۔

ہاشم کھیل رہا ہے۔

نیلوفر لکھتی ہے۔

ریاض پڑھتا ہے۔

شاداب دیکھتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 5
Monday, July 01, 2019 12:47:41 PM

اکائی 6

حصّہ نظم

ماں کا خواب

علامہ اقبالؔ



(Allama Iqbal 1876-1938)

سیکھنے کے مقاصد

- ماں کی ممتا اور اس کی محبت کو اجاگر کرنا۔
- بچہ کو ماں کا سہارا بننے پر ابھارنا
- ماں کی تڑپ اور اس کے درد کو محسوس کرنا۔

شاعر کا تعارف

اقبال اردو کے عظیم شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ 1876ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے کیا، پھر ولایت جا کر بیرسٹر کا امتحان پاس کیا، پھر آپ نے جرمنی کی میونچ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اردو میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم آپ کے شعری مجموعے ہیں۔ 1938ء میں لاہور میں آپ کا انتقال ہوا۔

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال
قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال

جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

زمرد سی پوشاک پہنے ہوئے
دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں
خدا جانے جانا تھا ان کو کہاں

اسی سوچ میں تھی کہ مرا پسر
مجھے اس جماعت میں آیا نظر

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا

کہا میں نے پہچان کر، میری جاں
مجھے چھوڑ کر آگئے تم کہاں

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:01 PM

جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار — پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی — گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی
جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب — دیا اس نے منہ پھیر کر یوں جواب
رلاتی ہے تجھ کو جدائی مری — نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چپ رہا — دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا

سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اسے
ترے آنسوؤں نے بجھایا اسے

حاصلِ کلام

علامہ اقبال نے اس نظم میں ایک ماں کا خواب بیان کیا ہے جس کو دیکھ کر وہ بے چینی کا شکار ہو رہی تھی، وہ ایسی جگہ سے گذر رہی تھی جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور راستہ اسے بالکل نظر نہیں آ رہا تھا لیکن وہ بڑی ہمت اور حوصلہ سے آگے بڑھ رہی تھی اور اپنے بیٹے کو لڑکوں کی ایسی جماعت کے ساتھ دیکھتی ہے جن کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے دئے ہیں مگر اس کے بیٹے کا دیا بجھا ہوا تھا۔ وہ بچے سے شکایت کرتی ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر کیوں چلا آیا اور اس کا دیا بجھا ہوا کیوں ہے؟ بچہ جو ماں کے رونے سے خود بھی غمگین تھا، ماں سے کہتا ہے کہ میرے دیے کو اسی کے آنسوؤں نے بجھایا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

شب	:	رات	اضطراب	:	بے چینی
لرزنا	:	کانپنا	راہ	:	راستہ
سیاہی	:	کالا پن۔اندھیرا	دہشت	:	خوف۔ڈر
محال	:	مشکل ،ناممکن	حوصلہ	:	ہمت
قطار	:	لائن	زمرد	:	سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام
پوشاک	:	کپڑے۔لباس	رواں	:	چلتے ہوئے
دئے	:	چراغ	زمردی پوشاک	:	ہرا لباس
پسر	:	بیٹا	جماعت	:	گروہ۔

پیچ و تاب کھانا (محاورہ) دل ہی دل میں غم و غصہ سے گھلنا۔ بے قرار ہونا

اشکوں : آنسو

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:02 PM

III واحد جمع لکھئے۔

اضطراب	+	اضطرابات	اندھیرا	+	اندھیرے
راہ	+	راہیں	قدم	+	اقدام
دہشت	+	دہشتیں	حوصلہ	+	حوصلے
پوشاک	+	پوشاکیں	دیا	+	دئے
جماعت	+	جماعتیں	جدائی	+	جدائیاں
اشک	+	اشکوں	جواب	+	جوابات
آنسو	+	آنسوؤں			

II اضداد لکھئے:

شب	×	صبح۔سحر	اندھیرا	×	اجالا
وفادار	×	بے وفا	بھلائی	×	برائی
پسر	×	دختر	پرواہ	×	بے پروا
بے قرار	×	پرسکون	دور	×	نزدیک
جواب	×	سوال	رلانا	×	ہنسانا

IV مصرعے مکمل کیجئے:

(1) میں سوئی جو ..... یہ خواب

(2) بڑھا اور ..... . مرا اضطراب

(3) سمجھتی ہے تو ..... کیا اسے

(4) ..... نے بجھایا اسے

V نیچے دئے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

اضطراب محال اجل پیچ وتاب

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:02 PM

VI جوڑ لگایئے :

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال	–	خدا جانے جانا تھا ان کو کہاں
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی	–	دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے
زمردی پوشاک پہنے ہوئے	–	تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی
وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں	–	قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال



VII درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) خواب میں ماں نے اپنے آپ کو کس حال میں دیکھا؟

(2) ماں نے اپنے بیٹے کو کس حال میں پایا؟

(3) ماں نے آگے بڑھ کر کیا دیکھا؟

(4) ماں کی بے قراری کا سبب کیا تھا؟

(5) لڑکے کے ہاتھ میں دیا کیوں نہیں جل رہا تھا؟

VIII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) ماں نے خواب میں کیا دیکھا تفصیل سے لکھئے؟

(2) ''ماں کا خواب'' اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے؟



IX عملی سرگرمی

'' ماں کا خواب '' اس نظم کو اپنے اسکول کے اسٹیج پر ڈرامے کی صورت میں پیش کیجئے۔

علامہ اقبال کی کوئی پانچ نظموں کو جمع کیجئے جو آپ کو پسند ہیں۔ انہیں اپنی کاپی میں لکھئے۔

کوئی ایسے پانچ شاعروں کے نام، ان کی تصانیف، ان کی تصویریں اور ان کی نظموں کو جمع کیجئے اور اپنی کاپی میں چپکایئے۔



اپنی طرف سے شعر کہنے کی کوشش کیجئے۔

شعر کہنے کے لئے اہم چیز اس میں وزن پیدا کرنا ہے۔

وزن پیدا کرنے کے لئے اشعار بحروں میں لکھے جاتے ہیں۔

بحر فاعلات فاعلات فاعلات مثال : خالقِ قیّوم ربِّ بے مثال تو ہے رحمان و رحیم و کارساز

بحر مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن مثال : آئی ہو میری زندگی میں تم بہار بن کے

اسی طرح اور بھی کئی بحریں ہیں۔ بحریں طویل بھی ہیں اور چھوٹی بھی ہیں۔

اپنے قریبی مقام میں موجود کسی اردو زبان کے شاعر سے ملئے اور بحروں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:02 PM

اکائی 6

حصّۂ نثر

شعبۂ بصریات کا امام اور محقّق - ابن الہیثمؒ

محمد جاوید اکرم



ابن الہیثم (Al-Hazen 965-1040 CE)

سیکھنے کے مقاصد

- طلباء کے اندر سائنس، سائنسی تحقیقات اور ایجادات سے متعلق دلچسپی پیدا کرنا۔
- سائنس کی ترقی میں مسلم سائنس دانوں کے نمایاں حصہ کو واضح کرنا۔
- علم و آگہی کا شوق طلبہ کے اندر پیدا کرنا۔

بچو! آج ہر طرف سائنس کا دور دورہ ہے۔ سائنسی ترقی اور ٹکنالوجی ہر طرف ہمیں نظر آتی ہے۔ جب ہم ایجادات اور موجدوں کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے صرف یورپی یا انگریزی نام ہی آتے ہیں اور ہم بھی یہ کہہ کر چپ سادھ لیتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ جان کر ہمیں تعجب ہوگا کہ ہر سائنسی تحقیق کے پیچھے کسی نہ کسی مسلمان سائنس دان کی سوچ اور اس کا ہاتھ شامل ہے۔

ایک دور تھا جب سائنس کی بات کرنا لوگوں میں پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ جہالت اور غلط عقیدے عام تھے۔ جوں جوں ملک عرب سے اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ قرآن نے انسان کو آفاق و انفس کے دلائل پر غور و فکر کرنے کا پیغام دیا، جس کے نتیجے میں بے شمار تحقیقات کی گئیں اور موجودہ سائنس کی بنیاد انہیں کی مرہون منت ہے۔

اسلام نے نہ صرف توحید، رسالت اور آخرت کی بات کہی، بلکہ جہالت کو دور کرنا اور علم کو حاصل کرنا بھی فرض قرار دیا۔

آج سائنس کے شعبہ کی ایک شاخ طبیعیات ہے، جس کا ایک باب علم بصریات (Optics) ہے۔ اس کو ہم روشنی کا علم بھی کہتے ہیں۔ اس شاخ کے بارے میں مکمل تحقیق، اس کے اصول پیش کرنے والا کوئی یورپی یا انگریزی سائنس دان نہیں تھا، بلکہ وہ ابن الہیثم تھے۔ جن کے نام کو تحریف کر کے مغربی دنیا نے الہیزن (Alhazen) کہا تا کہ کسی کو اس بات کی بھنک نہ لگے کہ یہ عظیم شخص مسلمان تھے۔

جی ہاں، یہ ہیں بابائے جدید بصریات (Father of modern Optics)۔ ان کا پورا نام ابوعلی الحسن ابن الحسن ابن الہیثم ہے۔ یہ جولائی 965ء میں عراق کے ایک علمی شہر بصرہ میں پیدا ہوئے۔ اُن کی ابتدائی تعلیم بصرہ اور بغداد میں ہوئی۔ وہ بہت ہی ذہین اور علم و ہنر کے دلدادہ تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کو انہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تھا۔ ان کی علم پروری سے متاثر ہو کر اُس وقت کے بغداد کے عباسی خلیفہ المتقدر نے اُنہیں اپنا وزیر بنا لیا۔ علم کی پیاس وزارت کی کرسی پر بیٹھ کر بجھ نہیں سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے ترک وطن کا ارادہ کیا اور مصر پہنچ گئے۔ مصر میں الحکم کی خلافت تھی۔ وہ بھی ایک دانشور آدمی تھا، مگر بہت اکڑتا تھا۔ اُس وقت دریائے نیل میں بہت زیادہ سیلاب

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:03 PM

آتے تھے، جس کی وجہ سے جانی و مالی نقصان ہوتا تھا۔ الحکم نے الہیثم سے کہا کہ دریائے نیل کو اُلٹا بہایا جائے یا کچھ اور کیا جائے۔ الہیثم ایک عرصہ تک دریائے نیل کے کنارے مشاہدہ کرتے رہے۔ آخر انہوں نے بند ھ بنانے کی تجویز پیش کی۔ مگر اس کی تعمیر کی ذمہ داری انہوں نے اس لئے نہیں لی کہ اس کے لئے بہت زیادہ رقم کی ضرورت تھی، جس سے مصر کی اقتصادی حالت پر اثر پڑ سکتا تھا۔ اگر یہ بات وہ خلیفہ کو سناتے تو وہ ناراض ہو جاتا اور غصہ میں انہیں سزائے موت دے دیتا۔ اس لئے انہوں نے پاگل کی طرح ڈرامہ بازی شروع کر دی۔ خلیفہ نے انہیں مصر میں مسجد الازہر کے قریب ایک مکان میں قید کر دیا۔



یہ قید خانہ، اُن کے لئے ایک تجربہ گاہ سے کم نہیں تھا۔ آہنی سلاخوں کے پیچھے ان کی صلاحیتیں سنورنے لگیں۔ ان کے علم کا عروج یہیں ہوا۔ ان کا مشاہدہ اس وقت شروع ہوا جب قید خانہ کی تاریک کوٹھری میں ایک بالکل تنگ سوراخ تھا، جہاں سے روشنی اندر آتی تھی۔ انہوں نے یہ غور کیا کہ دور موجود کسی شئے کی روشنی جب کسی باریک سوراخ سے گزرتی ہے تو اس کا عکس اُلٹا اور چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ ان کا یہ مشاہدہ جدید کیمرہ کی بنیاد بنا۔ انہوں نے اپنا مشاہدہ یہیں تک نہیں چھوڑا۔ انہوں نے روشنی کو پانی سے، اور شیشوں سے گزارا۔ نتیجے میں انہوں نے کئی حیرت انگیز چیزوں کا انکشاف کیا۔ جنہیں آج روشنی کے کلیے (laws of reflection) کہتے ہیں۔



یہی نہیں، عدسوں (Lenses)، آئینوں اور اس سے بننے والے خیالات کا اصول واضح طور پر انہوں نے ہی پیش کیا۔ دوربین کی ایجاد بھی انہی کی دین ہے۔ انہوں نے روشنی سے متعلق 92 مضامین لکھے اور 200 ایجادات کے بارے میں 7 جلدوں والی کتاب ''المناظر'' (Book of optics) میں اپنی تحقیقات پیش کیں۔ روشنی کے علاوہ علم فلکیات اور ریاضیات میں بھی انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔

ان کی بعض ایجادات حسب ذیل ہیں۔ i) محدب عدسہ ii) مقعر عدسہ iii) روشنی کا خطِ مستقیم میں سفر کرنا
iv) روشنی، عدسے اور ان سے متعلق خیال کا تعلق v) سورج گرہن اور چاند گرہن سے متعلق واضح تفصیلات
vi) پانی میں شئے رکھ کر روشنی کے انحراف (refraction of light) کی وضاحت vii) سوئی چھید کیمرہ
viii) روشنی کا عدسوں یا کسی واسطہ سے گزرنے پر چیزوں کی ہیئت اور جسامت میں تبدیلی کا انکشاف

ان کے علاوہ روشنی سے متعلق کئی چیزوں کے سلسلے میں انکشاف کا سہرا ان کے سر جاتا ہے جن کو دیکھ کر آج کی دنیا دانتوں تلے انگلی دبائے ہوئے ہے۔

ان کا سب سے بڑا شاہکار آنکھ کے تعلق سے علم تشریح ہے۔ اُن دنوں میں جس وقت اسکین یا ایکس رے کی سہولت موجود نہیں تھی، آنکھوں میں عدسے سے روشنی کا حاصل کرنا، خیال کا بننا، خیال کو محسوس کر کے عصبی خلیوں کے ذریعے دماغ تک پہنچانا، ان سب باتوں کی انہوں نے مکمل طور پر خاکوں کے ساتھ تشریح کی ہے۔ یہی نہیں آنکھ کے نقائص دور نظری، قریب نظری وغیرہ سے متعلق وضاحت بھی انہوں نے اپنے

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:04 PM



مشاہدہ، تحقیق اور مطالعہ کی روشنی میں کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ اندھوں کا علاج ممکن ہے۔ آنکھ کے قرنیہ کو تبدیل کرنے کا نظریہ انہوں نے آج سے نو صدیوں پہلے ہی پیش کر دیا تھا، جسے آج کے ماہر چشم عمل میں لا رہے ہیں۔

ان کی تحقیقات یہیں ختم نہیں ہوئیں۔ بلکہ کائنات کے متعلق بھی ان کی تحقیقات موجود ہیں۔ انہوں نے تجربات کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ زمین کے اطراف موجود کرہ فضا کی مختلف پرتیں تقریبا 50 تا 80 کلومیٹر تک احاطہ کی ہوئی ہیں۔ روشنی کے انتشار کے تجربہ سے پہلی بار انہوں نے قوس قزح (Rainbow) کے بننے کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ یہی اصول قوسِ قزح میں بھی پایا جاتا ہے، جس میں انہوں نے بتایا کہ جب سفید روشنی کسی منشور (Prism) سے گزرتی ہے تو منتشر پا کر سات رنگوں میں بٹ جاتی ہے۔

مستوی سطح اور کروی سطح سے روشنی کا گزرنا اور اس کا انعکاس ہونا، یہ بھی انہی کی دریافت ہے، جس کی وجہ سے دوربین اور خوردبین کی دریافت ممکن ہوئی۔

موجودہ سائنس دان تحقیق کے مرحلے سے گزرنے کے لئے جو طریقۂ کار اپناتے ہیں، اسے سائنسی طریقہ (Scientific Method) کہا جاتا ہے۔ اس کا اطلاق ابن الہیثم نے آج سے تقریباً 1000 سال پہلے ہی دنیا کو کر کے دکھایا کہ ایک سائنس دان کی تحقیق میں درپیش مرحلے کیا کیا ہوں گے۔

انہوں نے تقریباً 200 ریسرچ پیپرس تیار کئے جن میں سے آج بھی ان کے 50 قلمی نسخہ جات یورپ کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔

موجودہ سائنس میں یہ پڑھایا جا رہا ہے کہ جان کپلر (1571-1630) نے یہ ثابت کیا کہ زمین سورج کے اطراف بیضوی مدار میں گردش کر رہی ہے۔ حالانکہ عقل کے دشمنوں کو اس بات کا پتہ ہے کہ یہ تحقیق الہیثم (965-1040) نے بہت پہلے مدلل طور پر اپنی کتاب المناظر میں پیش کر دی۔ اس کے باوجود وہ دنیا کو یہ باور کروا رہے ہیں کہ یہ تحقیق جان کپلر کی ہے۔

روشنی کے بارے میں ان تحقیقات کا مطالعہ کر کے مغربی دنیا اپنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور انہیں آج بھی بابائے جدید بصریات (father of modern optics) کا خطاب دیتی ہے۔ انہیں پہلا نظریاتی سائنس دان (The first theoretical Scientist) بھی کہا گیا ہے۔

اُس وقت اہل مغرب انتہائی دورِ جہالت میں تھے۔ مغربی دنیا میں جتنے بھی سائنس دان پیدا ہوئے۔ وہ سب الہیثم کی موت کے پانچ سو سال بعد پیدا ہوئے۔ شعبۂ بصریات، آنکھ کی تشریح، سورج اور چاند گرہن کا ظہور، اقلیدسی ریاضیات، ان سب سے متعلق علم کا منبع دراصل الہیثم ہی تھے۔

بچو! وہ شخصیت جس نے دنیا کو آنکھ کے تعلق سے گہری معلومات پیش کیں اور روشنی کا تعارف کروایا، اُس نے شہر بصرہ میں 1040ء میں اپنی آنکھیں موند لیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:05 PM

پیارے بچو! سائنس دانوں کی زندگی کے حالات بتانے کا مقصد صرف ان سے متعلق معلومات حاصل کرنا نہیں، بلکہ ان سے یہ رہ نمائی حاصل کرنا ہے کہ ہم بھی خوب محنت اور جدوجہد کر کے آگے بڑھیں اور علم کی اس میراث کو حاصل کریں، جسے ہمارے لئے فرض قرار دیا گیا ہے، حصول علم کے بعد ہمارا یہ بھی فریضہ بنتا ہے کہ ہم علم کی شمع کو ساری دنیا میں جلائیں اور علم و ہنر، فکر و فن اور مشاہدات کی دنیا میں اپنا نام روشن کریں۔ تقریباً 200 سالوں سے مسلم دنیا میں ایک سائنسی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے دیگر قومیں اپنا سینہ ٹھونک کر کہہ رہی ہیں کہ جدید نظریات، تحقیقات، اور فلسفوں کے موجد وہی ہیں۔

آیئے ہم یہ عزم کریں کہ ہم بھی اپنے دور کے الہیثم، الرازی، بوعلی سینا، الغارتمی، جابر بن حیان بنیں اور اہل مغرب کو یہ احساس دلائیں کہ علم ہماری میراث ہے۔ ہم دنیا میں علم پھیلانے والے اور اس میدان کے امام اور قائد ہیں۔



I۔ (i) الفاظ کے معنی

بصریات	= روشنی کا مطالعہ	محقق	= تحقیق کرنے والا
آفاق و انفس	= کائنات اور انسان کی ذات	مرہون منت	= احسان مند
تحریف	= ردّوبدل	طبیعیات	= Physics
دلدادہ	= شوقین	علم پرور	= علم کی سرپرستی کرنا
دانشور	= عقل مند	آہنی سلاخوں کے پیچھے	= لوہے کی سلاخ یعنی قید خانہ میں
انکشاف کرنا	= ظاہر کرنا	شاہ کار	= سب سے بڑا کارنامہ
دورنظری	= قریب کی چیز دکھائی نہ دینا	قریب نظری	= دور کی چیز نظر نہ آنا
اطلاق	= استعمال، جاری کرنا	منبع	= بنیاد، سرچشمہ
باور کرنا	= بھروسہ دلانا، یقین دلانا	امام	= قائد، لیڈر، رہ نما

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:06 PM

(ii) واحد جمع

ایجاد	+	ایجادات	قائد	+	قائدین
افق	+	آفاق	علم	+	علوم
منظر	+	مناظر	نقص	+	نقائص
امام	+	ائمہ	نظریہ	+	نظریات

(iii) اضداد

آفاق	×	انفس	ترقی	×	تنزل
ذہین	×	غبی	عروج	×	زوال
تعمیر	×	تخریب	واضح	×	غیرواضح

II۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھرتی کیجئے۔

(اوڑھنا بچھونا، بصریات ، بصرہ ، ذہین ، عراق، دلدادہ)

یہ ہیں بابائے جدید ..... ان کا پورا نام ابوعلی الحسن ابن الحسن ابن الہیثم ہے۔ یہ جولائی 965ء میں ..... کے ایک علمی شہر ..... میں پیدا ہوئے۔ وہ بہت ہی ..... اور علم کے ..... تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کو انہوں نے اپنا ..... بنالیا تھا

III۔ جوڑ ملایئے :

i) بابائے جدید علم بصریات	–	دلدادہ تھے۔
ii) ابن الہیثم	–	تجربہ گاہ
iii) قید خانہ	–	المناظر
iv) روشنی کو	–	ابن الہیثم
v) 7 جلدوں والی کتاب	–	پانی اور شیشوں سے گزارا

کیا تم جانتے ہو؟

- الہیزن (Al-Hazen) ہی ابن الہیثم تھے۔
- بابائے جدید بصریات، ابن الہیثم کا لقب ہے۔
- پہلے نظریاتی سائنس دان بھی ابن الہیثم ہی تھے۔
- ابن الہیثم کے تقریباً 50 قلمی نسخہ جات یورپ کی لائبریریوں میں آج بھی محفوظ ہیں۔



IV۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے۔

1۔ قرآن نے انسان کو کس چیز پر غور وفکر کرنے کی دعوت دی؟

2۔ بصریات کسے کہتے ہیں؟

3۔ ابن الہیثم کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ ان کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

4۔ مغربی دنیا نے ابن الہیثم کو کس لقب سے نوازا؟

5۔ ابن الہیثم نے اپنے تجربات کہاں شروع کئے؟

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:06 PM

6۔ ابن الہیثم کی مشہور کتاب کا نام بتایئے۔ یہ بھی بتایئے کہ اس کی کتنی جلدیں ہیں؟

7۔ آنکھ کی تشریح کرنے والے پہلے شخص کون تھے؟

8۔ ابن الہیثم کی بعض ایجادات کے نام بتایئے۔

V۔ درج ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھئے۔

1۔ ابن الہیثم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، اپنے الفاظ میں لکھئے۔

2۔ دنیا کو روشنی سے متعلق معلومات دینے والے کون تھے۔ ان کے متعلق تفصیل سے اپنے الفاظ میں لکھئے۔

کیا تم جانتے ہو؟

اس سبق میں موجود محاورے :

چپ سادھ لینا	=	خاموشی اختیار کر لینا
بھنک نہ لگنا	=	ذرا بھی خبر نہ ہونا
اوڑھنا بچھونا بنالینا	=	ہر وقت ایک ہی دُھن میں رہنا
سہرا سر پر جانا	=	نام ہونا
دانتوں تلے انگلی دبانا	=	حیران ہونا، تعجب کرنا
گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا	=	ہار مان لینا
آنکھیں موند لینا	=	آنکھیں بند کر لینا، انتقال فرمانا
سینہ ٹھونک کر کہنا	=	ڈٹ کر ہمت سے کوئی بات کہنا
اپنا لوہا منوانا	=	اپنی قابلیت کا اقرار کرنا



لسانی صلاحیتیں

1۔ i) ابن الہیثم کی مزید تحقیقات اور ایجادات کے سلسلے میں اپنے کتب خانے سے معلومات جمع کیجئے۔

ii)۔ اپنے استاد کی مدد سے کسی دوسرے مسلم سائنس دان کے حالات سے متعلق معلومات حاصل کیجئے۔

2۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال کیجئے۔

مثال: بصریات : روشنی کے مطالعہ کو بصریات کہتے ہیں۔

1۔ دلدادہ 2۔ ترک وطن 3۔ حیرت انگیز 4۔ قوس قزح 5۔ مشاہدہ

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:07 PM

اکائی 6

حصّۂ غزل

غزل

عبدالرحمٰن خان تشنہ



سیکھنے کے مقاصد

- مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہر قسم کی رکاوٹوں کا مقابلہ کرنا
- حوصلوں کو پست ہونے نہ دینا
- زندگی سے کسی بھی صورت میں مایوس نہ ہونا



شاعر کا تعارف

نام عبدالرحمٰن خان، تخلص تشنہ، والد کا نام داؤد خان پتنگرم، مضافات ترپاتور میں پیدا ہوئے۔ پروفیسر حبیب خان سروش داؤدی عمری کے چھوٹے بھائی تھے۔ جامعہ دارالسلام عمرآباد سے فراغت کے بعد ایم۔اے کیا اور 1950ء میں اسلامیہ کالج وانم باڑی کے شعبۂ اردو سے متعلق ہوگئے۔ بڑی قابل اور لائق شخصیت کے مالک تھے۔ علوم وفنون پر گہری نظر رکھتے تھے۔ شاعری میں علامہ شاکر نائطی کے شاگرد تھے۔ ان کی زبان بہت صاف ہے اور مضامین میں جدت ہوتی ہے۔

اب اپنی زندگی کا بھی ساماں کریں گے ہم
باطل کی قوتوں کو پریشاں کریں گے ہم

چھائی ہیں آسمان پہ اودی گھٹائیں آج
اب تو وصال یار کا ارماں کریں گے ہم

ظالم ترے ستم کو نہ بھولیں گے ہم کبھی
محشر میں تجھ کو خود بھی پشیماں کریں گے ہم

ہم اپنی ہمتوں کو جو لائیں گے بروئے کار
ذرہ کو مثلِ ماہ درخشاں کریں گے ہم

رنگینیٔ حیات کے تشنہ ہیں اور اب
ہر دشت کو بھی جان بہاراں کریں گے ہم

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:07 PM

حاصلِ کلام

شاعر کہتے ہیں کہ میری زندگی کا مقصد محبوب کو پانا ہے اس سلسلے میں جتنی بھی رکاوٹیں ، پریشانیاں آئیں گی ان سب کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آج بہت ہی عمدہ اور سہانا موسم ہے۔آسمان پاک وصاف اور شفاف ہے،اب جی چاہتا ہے کہ محبوب سے ایک ملاقات ہو ہی جائے۔

باوجود اس کے کہ اس نے مجھ پر بہت سارے ظلم کئے ہیں جسے میں بھلا نہیں سکتا یہاں تک کہ میدانِ محشر میں بھی اسے شرمندہ کر کے ہی رہوں گا۔اس کے ظلم وستم سے میرے حوصلے اگر چہ کہ پست ہو گئے ہیں لیکن بچی ہوئی امید کی کرن کی روشنی میں ہم اپنی نئی زندگی کو چمکائیں گے۔

شاعر مقطع میں کہتے ہیں کہ زندگی کے حالات سے انہیں اتنا تجربہ حاصل ہو چکا ہے کہ وہ ہر سنسان جنگل کو لہلہا کر سبز و شاداب باغ بنا دیں گے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

باطل	:	مخالف	قوت	:	طاقت
گھٹائیں	:	بادل	وصال	:	ملاقات
ارماں	:	خواہش	محشر	:	قیامت
پشیماں	:	شرمندہ	بروئے کار	:	عمل میں لانا
درخشاں	:	چمکتا ہوا	حیات	:	زندگی
دشت	:	جنگل	بہاراں	:	بہار کا موسم

II واحد جمع لکھئے:

زندگی	+	زندگیاں	پریشان	+	پریشانیاں
گھٹا	+	گھٹائیں	ہمت	+	ہمتیں
ذرہ	+	ذرے			
رنگینی	+	رنگینیاں			

III اضداد لکھئے:

زندگی	×	موت	حق	×	باطل
آسمان	×	زمین	ظالم	×	مظلوم
ہمت	×	بے ہمتی			

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:07 PM

IV مصرعوں کو مکمل کیجئے:

(1) اب اپنی زندگی کا بھی .....

(2) ..... ارماں کریں گے ہم

(3) ..... بھولیں گے ہم کبھی

(4) ہم اپنی ہمتوں کو .....

(5) ..... بہاراں کریں گے ہم

V جوڑ لگائیے:

باطل کی قوتوں کو	-	پشیماں کریں گے ہم
محشر میں تجھ کو خود بھی	-	تشنہ ہیں اور اب
چھائی ہیں آسمان پہ	-	پریشان کریں گے ہم
ذرہ کو مثلِ ماہِ	-	اودی گھٹائیں آج
رنگینیٔ حیات کے	-	درخشاں کریں گے ہم

VI صحیح جواب کا انتخاب کیجئے:

(باطل کی قوتوں درخشاں ارماں ہردشت ہمتوں)

(1) ذرہ کو مثلِ ماہ .....کریں گے ہم

(2) ..... کو بھی جان بہاراں کریں گے ہم

(3) ہم اپنی .....کو جولائیں گے بروئے کار

(4) .....کو پریشان کریں گے ہم

(5) اب تو وصال یار کا .....کریں گے ہم



VII درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) شاعر کس کی قوتوں کو پریشان کرنے کا عہد کرتے ہیں؟

(2) آسمان میں کیوں گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں؟

(3) شاعر کو وصالِ یار کی ارماں کیوں پیدا ہوئی؟

(4) شاعر محشر میں محبوب کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے؟

(5) دشت کو شاعر اپنے حوصلے سے کیا کر سکتے ہیں؟

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:07 PM

اکائی 6

سرسری مطالعہ

حیرت انگیز قربانی

محمد یوسف اصلاحی

اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ چوری کی سزا ہی میں کٹا تھا۔ یہ بغداد کا مشہور چور تھا۔ لوگ اس کو ابن ساباط کے نام سے جانتے تھے۔ ایک رات وہ بغداد کے گلی کوچوں میں اپنی فکر میں گھوم رہا تھا۔ گھومتے گھومتے وہ ایک حویلی کے پاس پہنچا، اس کے چاروں طرف گھوما اور دل ہی دل میں بہت خوش ہوا، یہ تو کسی خاندانی رئیس کی حویلی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سوچتے ہی اس نے عالی شان حویلی کے پھاٹک پر دھیرے سے ہاتھ مارا۔ ارے یہ تو کھلا ہوا ہے۔ اس کے ہونٹ ہلے۔ اور وہ دبے پاؤں اندر چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کمرے میں کھجور کے چھال کی چٹائی بچھی ہوئی ہے، چمڑے کا ایک گاؤ تکیہ لگا ہوا ہے اور ایک گوشے میں کپڑے کے کچھ تھان رکھے ہوئے ہیں۔ یہ تو کسی تاجر کا مکان معلوم ہوتا ہے، کپڑے تو بڑے قیمتی ہیں لیکن یہ جائیں گے کیسے۔ اس نے سوچا۔

خیر اس نے اپنی چادر بچھائی اور اس میں تھان رکھ کر گٹھری باندھنے لگا۔ دیر تک کوشش کی، لیکن گٹھری نہ بندھ سکی۔ بیچارے کا ایک ہی تو ہاتھ تھا۔ دانتوں کی مدد سے محنت کرتے کرتے ہانپنے لگا۔ اب اسے کسی کے پیروں کی چاپ سنائی دی۔ وہ ذرا سنبھلا اور سوچا کہ بھاگ جاؤں، کہ ایک شخص شمع ہاتھ میں لئے سامنے آ گیا۔ چور کی گھبراہٹ دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا ''دوست یہ کام اکیلے کرنے کا نہیں ہے اور پھر آپ نے روشنی کا بھی کوئی انتظام نہیں کیا۔ ارے آپ تو ہانپ رہے ہیں۔ اچھا میں دیکھتا ہوں، شاید کوئی کھانے کی چیز مل جائے۔ آپ ذرا آرام کیجئے کہ آپ کا سانس ٹھکانے آ جائے۔ پھر ہم دونوں مل کر یہ کام کر لیں گے''۔ یہ کہہ کر وہ اجنبی شخص ایک طرف کو چلا گیا۔

چور نے سوچا کہیں یہ شخص گھر کا مالک تو نہیں ہے۔ یہ مجھے چکمہ تو نہیں دے رہا ہے۔ کہیں مجھے بٹھا کر لوگوں کو جگانے گیا ہو۔ یا ہتھیار لینے گیا ہو۔ بھاگ چلنا چاہئے، چور یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ اجنبی شخص ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لئے آ پہنچا۔ اور چور کو دیتے ہوئے بولا، لیجئے، آپ پہلے یہ دودھ پی لیجئے۔ چور کی جان میں جان آئی۔ اس نے اجنبی کے ہاتھ سے پیالہ لیا، اور پینے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا، یہ تو میری طرح ایک چور ہی ہے، اتفاق ہے کہ ہم دونوں نے ایک ہی گھر کا رخ کیا۔ خیر ٹھیک ہے، چور نے پیالہ رکھتے ہوئے اجنبی سے دھیمی آواز میں کہا، سنو میاں! تم اس خیال میں نہ رہنا کہ آج کے مال میں تمہارا آدھا حصہ ہوگا۔ میں آئندہ کے لئے تو تم سے معاملہ کر سکتا ہوں لیکن آج میں تمہیں آدھا حصہ نہیں دوں گا، میں پہلے گھر میں آیا ہوں اور کام بھی تقریباً ختم کر چکا ہوں۔

اجنبی نے کہا، ٹھیک ہے میں آئندہ کے لئے آپ سے معاملہ کر لوں گا۔ اب جلدی جلدی کام کرنا چاہئے۔ یہ کہہ کر اجنبی نے وہ گٹھری باندھی اور ایک چھوٹی سی گٹھری بنا کر اس چور کے سر پر رکھ دی اور بڑی گٹھری خود اٹھا لی۔ اب دونوں پھاٹک سے نکل کر ایک طرف روانہ ہو گئے۔ اجنبی کی گٹھری بھی بڑی تھی، اور بوجھ اٹھانے کی عادت بھی تھی۔ اس لئے وہ ذرا آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:08 PM

اب ابن ساباط نے پیچھے سے گالی دیتے ہوئے ایک ٹھوکر ماری اور بولا: لالچی! اتنا بڑا گٹھڑا باندھا کیوں تھا جو، اب چل نہیں رہا ہے۔ اور اجنبی خاموش ذرا تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔ آگے ایک پل تھا، پل کی چڑھائی پر اجنبی گٹھری نہ سنبھال سکا اور گر پڑا۔ گٹھری بھی دور جا گری۔ ابن ساباط نے ایک لات ماری اور گالیاں دیتے ہوئے بولا: کم بخت اتنا لادکیوں لیا تھا جو تجھ سے سنبھل نہیں رہا ہے۔ اجنبی کانپتا کانپتا اٹھا، اور پھر جلدی جلدی گٹھری اٹھائی اور چل دیا۔

اجنبی تیز تیز آگے چل رہا تھا اور چور پیچھے پیچھے۔ اب یہ لوگ شہر سے نکل کر ایک ویران جنگل میں پہنچ گئے تھے۔ ابن ساباط چلایا۔ ارے رک جانا! کہاں جائے گا۔ بس یہیں ڈال دے۔ اور اجنبی نے وہیں گٹھری رکھ دی۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اب اس نے ابنِ ساباط کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے اور نہایت عاجزی سے بولا ''بھائی آپ کے کام میں مجھ سے بڑی سستی ہوئی۔ آپ کو بڑی تکلیف پہنچی ہوگی۔ معاف کیجئے گا۔ یہ کہا اور اپنا ہاتھ چھڑاتا ہوا اپنی راہ پر روانہ ہوگیا۔ ابن ساباط کا جی تو نہیں چاہتا تھا کہ اجنبی کو کچھ دے لیکن وہ اجنبی کی باتوں سے کچھ متاثر ہوگیا تھا۔ اس نے سوچا یہ عجیب وغریب چور ہے اور وہ چیخا۔ ارے کیا اپنا حصہ نہیں لے گا؟

اجنبی پلٹا اور بولا: دوست مجھے حصہ نہیں چاہئے۔ آپ میرے مہمان تھے، جو خدمت آپ کی کرسکتا تھا میں نے کی، واقعی میں آپ کی کچھ زیادہ خدمت نہ کرسکا۔

چور: کیا مطلب، تو کیا وہ تمہارا ہی مکان تھا؟

اجنبی، جی ہاں، وہ میرا ہی غریب خانہ ہے۔ آپ نے اب دیکھ ہی لیا ہے، جب ضرورت ہو بے تکلف تشریف لائیے، مجھ سے جو خدمت ہوسکے گی، ضرور کروں گا۔ یہ کہا اور اجنبی سلام کرکے واپس ہوگیا۔

ابن ساباط ہکا بکا اجنبی کو دیکھتا رہا۔ اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ جیسے اس کے ہونٹ سل گئے ہوں۔ وہ سوچ رہا تھا، یہ کیسا عجیب وغریب آدمی ہے۔ چور کے ساتھ یہ سلوک اور پھر آئندہ کے لئے بھی دعوت دے گیا۔ بے نفسی اور خاکساری کی انتہا ہے، میں نے اُسے کیسی کیسی گالیاں دیں، لاتیں ماریں اور اس نے گٹھری رکھتے ہوئے کس عاجزی سے کہا، معاف کیجئے گا، میں نے آپ کے کام میں بڑی سستی کی۔ یہ تو کوئی فرشتہ تھا۔

چور دن چڑھے تک وہیں کھڑا یہ سوچتا رہا، اس کے دل میں زبردست ہلچل تھی۔ آج اسے نہ مال چھپانے کی فکر تھی، نہ پکڑے جانے کا خوف تھا۔ اس کے اندر تو آج ایک عجیب وغریب انقلاب آگیا تھا۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ اور وہ بے چین تھا کہ اپنے اس محسن کو ایک بار اور دیکھے اور وہ بے اختیار شہر کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہ شوق میں چلا جارہا تھا۔ بغداد کی سڑکوں اور گلیوں میں ہوتا ہوا اس حویلی کے سامنے جاکر رک گیا۔

سامنے ایک لکڑہارے کا جھونپڑا تھا۔ وہاں پہنچا اور اس سے پوچھا، بھائی یہ سامنے والی حویلی کن صاحب کی ہے، کیا آپ ان کا نام بتا سکیں گے؟

لکڑہارے نے ایک نظر ابن ساباط پر ڈالی۔ اور کہا ''آپ ان کو نہیں جانتے؟ یہ تو ہمارے بغداد کے لئے رحمت کا سایہ ہیں، مگر آپ کو ان سے کیا مطلب؟ لکڑہارا ڈر رہا تھا کہ بھلا ابن ساباط کو حضرت سے کیا مطلب، خدا خیر کرے۔''

ابنِ ساباط ''ارے بھائی دنیا بھر کی باتوں سے کیا مطلب، تم یہ تو بتاؤ اس تاجر کا نام کیا ہے؟''

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:09 PM

لکڑہارا: ''بھئی یہ تاجر نہیں، یہ تو بغداد کے مشہور بزرگ ہیں، تم نے ان کا نام نہیں سنا ہے، تعجب ہے، یہ حضرت جنید بغدادیؒ ہیں۔

ابن ساباط اندر جا کر دیکھا تو چٹائی پر حضرت جنید بغدادیؒ بیٹھے ہوئے تھے۔ان کا چہرہ ایمان کے نور سے جگمگا رہا تھا۔ابن ساباط اندر گیا او بے اختیار حضرتؒ کے قدموں پر جا پڑا۔اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ رکنے والا سیلاب جاری تھا۔

حضرت نے بڑی شفقت سے اس کا سر اٹھایا اور کہا بھائی انسان کو صرف اپنے خدا کے حضور سر جھکانا چاہئے جس نے پیدا کیا، بھلے برے کی تمیز دی اور ضرورت کا سامان دیا۔

ابن ساباط کے دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ آج جب ابن ساباطؒ کا نام لیا جاتا ہے تو گردنیں عقیدت اور احترام سے جھک جاتی ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

فکر	:	سوچ	رئیس	:	مالدار
حویلی	:	عمارت	دبے پاؤں	:	آہستہ
چاپ	:	آواز	چکمہ	:	دھوکہ
پیالہ	:	گلاس	دھیمی آواز	:	ہلکی آواز
ویران	:	سنسان	راہ	:	راستہ
خاکساری	:	عاجزی	محسن	:	احسان کرنے والا
نور	:	روشنی۔چمک	تمیز	:	فرق

II مناسب الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) چور کا نام .....

(الف) ابن ساباط (ب) ابن کریم (ج) ابن رامو

(2) چادر میں .....رکھ کر گٹھری باندھنے لگا

(الف) کپڑے (ب) تھان (ج) سامان

(3) اجنبی شخص نے چور کے لئے.....کا انتظام کیا

(الف) چائے (ب) پانی (ج) دودھ

(4) .....اتنا بڑا گٹھرا کیوں باندھا۔

(الف) لالچی (ب) بے وقوف (ج) اجنبی

(5) جب بھی ضرورت ہو بے تکلف تشریف لائیے، مجھ سے جو.....ہو سکے گی، ضرور کروں گا۔

(الف) مدد (ب) خدمت (ج) عزت

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:09 PM



III مختصر جوابات لکھئے

(1) بغداد کے مشہور چور کا نام بتایئے؟

(2) اجنبی نے چور کو دودھ کیوں پیش کیا؟

(3) اجنبی نے اپنے لئے بڑی گٹھری کیوں باندھی؟

(4) چوری کا مال کہاں لے جایا گیا؟

IV۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

(5) کہانی ''حیرت انگیز قربانی'' سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

زبان دانی کی صلاحیت :

ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالوں کے جواب دیجئے۔

اُردو زبان ایک نہایت آسان اور بہت میٹھی زبان ہے، جسے دُنیا میں ہزاروں لوگ بولتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ اس زبان کے بہت سے شاعر پیدا ہوئے ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں اس زبان کے دامن کو شعر و ادب کے موتیوں سے مالا مال کیا ہے۔ ان میں میرؔ بھی ہیں اور غالبؔ بھی۔ ذوقؔ بھی ہیں اور داغؔ بھی۔ ان میں سے علامہ اقبالؔ بہت مشہور ہیں۔ ان کو شاعرِ مشرق بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزوں نے انہیں ''سر'' کا خطاب دیا تھا۔ آپ ایک اسلامی شاعر ہیں۔ انہوں نیا پنی شاعری سے سوئی ہوئی امت کو جگانے کا کام کیا ہے۔

سوالات :

1۔ اُردو زبان کس ملک میں بولی جاتی ہے؟

2۔ بعض شعراء کے نام بتایئے۔

3۔ صحیح ہے یا غلط بیان کیجئے۔ اردو زبان صرف ہندوستان میں بولی جاتی ہے۔ (صحیح/غلط)

4۔ خالی جگہ بھرتی کیجئے۔ شاعرِ مشرق ..... کو کہتے ہیں۔

5۔ علامہ اقبالؔ نے اپنی شاعری کو کیسے استعمال کیا؟

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:10 PM

اکائی 6
قواعد

مفعول اور اسم مفعول کا فرق

پچھلے اسباق میں ہم نے فعل، فاعل اور مفعول کی بحث تفصیل کے ساتھ پڑھی تھی کہ مفعول وہ کلمہ یا لفظ ہے جس پر کام کا اثر واقع ہو۔

جیسے: احمد نے روٹی کھائی۔

اس مثال میں کھانے والا احمد فاعل ہے اور جس چیز پر فعل کا اثر ہوا ہے وہ روٹی ہے اس کو مفعول کہتے ہیں۔

اسی طرح ان مثالوں پر غور کریں۔

سلیم نے سیب کھایا۔

ارشد نے دوائی لی۔

حاتم نے قصہ سنایا۔

شمیم نے گیند کھیلی۔

ان مثالوں میں قصہ، گیند، سیب، دوائی سب مفعول ہیں۔

اسم مفعول: وہ اسم ہے جو کسی مفعول کے بجائے استعمال ہو اس کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

جیسے احمد کا لکھا ہوا خط دیکھا۔

دیکھی ہوئی تحریر پڑی تھی۔

سنا ہوا سبق شاکر نے سنایا۔

وسیم نے آزمائے ہوئے سوالات پر روشنی ڈالی۔

مذکورہ مثالوں میں لکھا ہوا، دیکھا ہوا، سنا ہوا، آزمائے ہوئے یہ سب الفاظ اسم مفعول کہلاتے ہیں۔

سوالات برائے مشق:

(1) مفعول کسے کہتے ہیں؟

(2) سلیم نے سیب کھایا ارشد نے دوائی لی حاتم نے قصہ سنایا مفعول الگ کیجئے؟

(3) اسم مفعول کی تعریف کیجئے؟

(4) اسم مفعول کی مثالیں لکھئے؟

8th Urdu 19-2000 Unit 6
Monday, July 01, 2019 12:47:10 PM

اکائی 7

حصّہ نظم

پیغامِ یکجہتی

سید احمد شاکر میسوری

سیکھنے کے مقاصد

- قومی یکجہتی کو عام کرنا۔
- تعصب، عداوت، کدورت اور نفرت کے نقصانات کو واضح کرنا۔
- بدنامی کے طور طریقوں سے دور رہنا۔
- زندگی کے ماحصل کو جان کر اسے عام کرنا۔

شاعر کا تعارف

سید احمد شاکر، نام والد کا نام سید حیدر جو محکمۂ مال گذاری میں ایک عظیم عہدے پر مامور تھے۔ آپ 1927ء میں پیدا ہوئے۔ میسور یونیورسٹی سے اردو میں بی اے (آنرز) اور ایم اے کے امتحانات پاس کئے اور سرکاری کالج میں اردو فارسی کے ریڈر کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ ایک فطری شاعر ہیں۔ مولانا ادیبؔ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ آپ کا کلام ہند و پاک کے مقتدر رسائل میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

مرا پیغام ہے انسانیت کا ، حبِّ قومی کا
ملاپ اور بھائی چارہ کا، محبت یک جہتی کا
مرے اہلِ وطن سنجیدگی سے کام لینا ہے
کہ ہر رنج و مسرت میں ہمیں مل جل کے رہنا ہے
نہیں ہرگز، ہمیں جذبات کے دھارے میں بہنا ہے
یہ سوچو اس زمیں پر ہی ہمیں جینا مرنا ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:12 PM

تعصب اور عداوت کا برا انجام دیکھا ہے
کدورت اور نفرت کا یہی انعام دیکھا ہے
لہو انسان کا بہتے ہوئے ہر گام دیکھا ہے
یہی منظر گلی کوچوں میں صبح و شام دیکھا ہے

ہمارے باہمی جھگڑے ہمیں بد نام کرتے ہیں
ہمارے راز پوشیدہ کو طشت از بام کرتے ہیں
مقاصد میں ہمارے یہ ہمیں ناکام کرتے ہیں
ہماری خامیوں کوتاہیوں کو عام کرتے ہیں

ہماری زندگی کا ماحصل پیار و محبت ہو
ہماری زیست کا مقصد محبت و الفت ہو
ہمارا مدعا اپنے وطن کی شان و عظمت ہو
ہمارے ملک کے دستور کی دنیا میں عزت ہو

اب آؤ ایک مرکز پر تمہیں آواز دیتا ہوں
سناؤ نغمۂ وحدت، صدا اور ساز دیتا ہوں

حاصلِ کلام

شاعر سید احمد شاکر اپنی اس نظم میں اہلِ وطن کو انسانیت، قومی یکجہتی، میل ملاپ، بھائی چارگی اور محبت کا پیغام دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اہل وطن، اب ہمیں سنجیدگی سے کام لینا ہے، ہر رنج و مسرت کے موقع پر مل جل کر ساتھ رہنا ہے۔ کسی بھی وقت جذبات کے دھارے میں بہنا نہیں، جوش کے ساتھ ساتھ ہوش سے بھی کام لینا ہے کیونکہ ہمیں اسی زمین پر جینا ہے اور مرنا ہے۔

ہمیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ تعصب اور دشمنی کا انجام برا ہی ہوتا ہے، محبت بھرے دلوں میں آپسی رنجشیں، کدورتیں اور نفرتیں لڑائیاں اور جھگڑے ہی پیدا کرتے ہیں جس کے سبب انسان کا لہو بہتا ہے۔ اس منظر کو صبح شام ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ ہمارے باہمی جھگڑے ہماری بدنامی کا سبب بنتے ہیں، ہمارے دلوں کے دفینوں کو اکھیڑ پھینکتے ہیں، یہ ہمارے نیک ارادوں کو ناکام بناتے ہیں، ہماری خامیوں اور کوتاہیوں کو عام کرتے ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے دور رہیں، ہماری زندگی کے مقصد پر ہماری توجہ ہو، پیار و محبت کے سبق کو عام کریں، ہماری زندگی کا مقصد محبت و الفت ہو، وطن کی شان اور عظمت ہمارے پیشِ نظر رہے تاکہ دنیا کے ہر کونے میں ہمارے ملک کے دستور کی عزت و وقعت ہو۔

اس لئے شاعر نے تمام کو ایک ہی صدا دی ہے اور وہ ہے وحدت، ملنساری، میل ملاپ اور محبت و الفت۔

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:13 PM



یہی منظر گلی کوچوں میں صبح وشام دیکھا ہے

شاعر نے اس مصرعہ میں صبح اور شام دولفظوں کا استعمال کیا ہے جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اسے اردو قواعد میں ''تضاد'' کہتے ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

حبّ قومی	:	قوم کی محبت	یک جہتی	:	یک رنگی۔اتفاق
اہلِ وطن	:	وطن والے	مسرت	:	خوشی
رنج	:	تکلیف	عداوت	:	دشمنی
کدورت	:	رنجش	گام	:	قدم
کوچہ	:	گلی	پوشیدہ	:	چھپا ہوا
طشت از بام	:	ظاہر کرنا	مقاصد	:	ارادے
خامی	:	غلطی	ماحصل	:	خلاصہ
زیست	:	زندگی	مدعا	:	مقصد
دستور	:	آئین۔قانون	نغمۂ وحدت	:	یکتائی کا گیت
صدا	:	آواز	تعصب	:	بے جا طرف داری

II واحد جمع لکھئے:

پیغام	+	پیغامات	محبت	+	محبتیں
جذبہ	+	جذبات	عداوت	+	عداوتیں
منظر	+	مناظر	جھگڑا	+	جھگڑے
مقصد	+	مقاصد	خامی	+	خامیاں
کوتاہی	+	کوتاہیاں	زندگی	+	زندگیاں
وطن	+	اوطان	وحدت	+	وحدتیں

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:13 PM

III ان الفاظ کے اضداد لکھ کر یاد کیجئے:

انسانیت	×	حیوانیت	محبت	×	نفرت
سنجیدگی	×	ہنسی مذاق	رنج	×	مسرت
صلح	×	لڑائی	پوشیدہ	×	عیاں
زندگی	×	موت	عزت	×	ذلت

IV درجِ ذیل اشعار کی بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) تعصب اور عداوت کا برا انجام دیکھا ہے
کدورت اور نفرت کا یہی انعام دیکھا ہے

(ب) لہو انسان کا بہتے ہوئے ہر گام دیکھا ہے
یہی منظر گلی کوچوں میں صبح و شام دیکھا ہے

V مناسب ترین جوابات منتخب کر کے لکھئے:

(1) مرا پیغام ہے ..... کا ، حبِّ قومی کا
(الف) انسانیت (ب) حیوانیت (ج) وطنیت

(2) .....اور بھائی چارہ کا، محبت یکجہتی کا
(الف) میل (ب) ملاپ (ج) محبت

(3) مرے اہلِ وطن .....سے کام لینا ہے
(الف) ہنسی مذاق (ب) طنز و مزاح (ج) سنجیدگی

(4) کہ ہر ..... میں ہمیں مل جل کے رہنا ہے
(الف) آرام و تکلیف (ب) رنج و مسرت (ج) خوشی و شادمانی

(5) یہ سوچو اس.....پر ہی ہمیں جینا ہے مرنا ہے
(الف) زمین (ب) آسمان (ج) دنیا

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:13 PM

VI مصرعے مکمل کیجئے:

(الف) ..... ہمیں بدنام کرتے ہیں

(ب) ہمارے راز پوشیدہ کو .....

(ج) مقاصد میں ہمارے یہ ہمیں .....

..... کو عام کرتے ہیں

VII جوڑ لگایئے:

الف	ب
ہماری زندگی کا ماحصل	دنیا میں عزت ہو
ہماری زیست کا مقصد	شان وعظمت ہو
ہمارا مدعا اپنے وطن کی	محبت والفت ہو
ہمارے ملک کے دستور کی	پیار ومحبت ہو

VIII درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) شاعر کا پیغام کیا ہے؟

(2) ہمیں جذبات کے دھارے میں کیوں نہیں بہنا چاہئے؟

(3) شاعر نے کن باتوں کا برا انجام دیکھا ہے؟

(4) وہ کون سی باتیں ہیں جو ہمارے مقاصد میں ہم کو ناکام بناتی ہیں؟

(5) شاعر نے گلی کوچے میں صبح وشام کا کیا منظر دیکھا ہے؟

(6) ہمارا مدعا کیا ہونا چاہئے؟

IX تفصیلی جوابات لکھئے:

(الف) شاعر نے اپنی نظم ''پیغامِ یکجہتی'' میں کن جذبات کا اظہار کیا ہے؟ مفصل لکھئے۔

(ب) ''پیغامِ یکجہتی'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے؟

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:13 PM

عملی مشق:

(الف) ان الفاظ کا معنوی فرق دیکھئے :

چارہ : علاج

چارا : گھاس

میل : رغبت

مِیل : مسافت

معصوم : گناہ سے بچا ہوا

ماثوم : گناہ گار

زبان دانی کی صلاحیت : اشاروں سے مضمون بنانا :

ذیل میں بعض اشارے دئے گئے ہیں۔ان کا بغور مطالعہ کیجئے اور ان اشاروں کی مدد ایک مضمون تحریر کیجئے۔ اس کے لئے ایک مناسب موضوع اور سبق بھی لکھئے۔

نمونہ

اشارے : جنگل - چار بیل - مل جل کر رہتے - شیر آیا - چاروں نے مقابلہ کیا - شیر بھاگ گیا - لومڑی آئی - بیلوں میں لڑائی پیدا کی - بیل الگ ہوگئے۔ شیر کی دعوت ہوئی۔

تفصیلی مضمون :

چار بیل اور شیر

کسی جنگل میں چار بیل رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ مل جل کر ایک ساتھ رہتے تھے۔ وہاں ایک شیر تھا۔ جب بھی شیر بیلوں کو کھانے کے لئے آتا تو چاروں مل کر اس کا مقابلہ کرتے۔ شیر بھاگ جاتا تھا۔

وہاں سے ایک لومڑی کا گزر ہوا۔ لومڑی کو بیلوں کا اتفاق پسند نہیں آیا۔ اس نے چاروں بیلوں کے درمیان لڑائی پیدا کی۔ چاروں بیل الگ الگ ہوگئے۔ اب شیر کے مقابلے کے لئے کوئی نہ تھا۔ چنانچہ شیر کی دعوت ہوئی۔

سبق : اتحاد میں برکت ہے۔

مشق : ان اشاروں کی مدد سے ایک مضمون تحریر کیجئے۔ اس مضمون کے لئے ایک مناسب عنوان اور سبق بھی لکھئے۔

اشارے : لکڑہارا - دریا کے کنارے - لکڑیاں کاٹ رہا تھا - کلہاڑی دریا میں گر پڑی - غریب لکڑہارا افسوس کرتا بیٹھ گیا - ایک فرشتہ آیا - حال پوچھا - لکڑہارے نے بات بتائی - فرشتہ- دریا سے سونے کی کلہاڑی نکالی - لکڑہارا - یہ میری نہیں - فرشتہ - دریا سے چاندی کی کلہاڑی نکالی - لکڑہارا - یہ میری نہیں - فرشتہ - دریا سے لوہے کی کلہاڑی نکالی - یہ میری ہے۔ فرشتہ نے تینوں کلہاڑیاں لکڑہارے کو دیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:14 PM

اکائی 7

حصّۂ نثر

یہ طالبِ علم کی شان نہیں

سید مسعود احمد، ترپاتوری

سیکھنے کے مقاصد

- جماعتی کمروں میں صفائی وستھرائی کا خاص خیال رکھنے پر طلبہ کو ابھارنا
- صحت کو بگاڑنے والی چیزوں کے کھانے سے احتیاط کرنا
- ببول گم، چاکلیٹ، سپاری، بیڑی سگریٹ اور چپس کھانے کے نقصانات کو جاننا
- ماحول کو گندہ کرنے سے بچانا۔

صحت وتندرستی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت اور ایک طالبِ علم کی بنیادی ضرورت ہے، یہ ایسی دولت ہے جو صرف توجہ اور احتیاط چاہتی ہے۔ پائیدار صحت کے لئے جماعتی کمروں کی صفائی کا اہتمام بہت ہی ضروری چیز ہے۔ کاغذات اور چاکپیس کے ٹکڑے، کھائی ہوئی چیزوں کے چھلکے یا لپیٹے ہوئے چاکلیٹ کے حصے ان ساری چیزوں کو اِدھر اُدھر پھینکنے کے بجائے کوڑا دان یا باسکٹ میں ڈالنا اس کی صحت کا ضامن ہے، ورنہ بیماریوں کے پھیلنے کا ذریعہ ہے۔

آپ ایک ہونہار طالبِ علم ہیں اور مستقبل کی امانت ہیں، جب آپ گندی کلاس میں سانس لیتے ہیں تو یہ ہوا نہ صرف بیکٹر یا کی شکل اختیار کرتی ہے بلکہ آپ کے لنچ باکسوں میں داخل ہوکر اسے ناقابلِ استعمال بنا دیتی ہے۔

ایک طالبِ علم ہونے کی حیثیت سے آپ کو چاہئے کہ ایسی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کریں جو آپ کی صحت کو بگاڑنے کا سبب بن سکتی ہیں۔ جن میں سے بعض کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

ببول گم یا چیونگم:

آئے دن ہم کلاس روم میں دیکھتے ہیں کہ بچہ چیونگم کھانے میں مصروف رہتا ہے گویا وہ بھینس کی طرح جگالی کر رہا ہے جب کہ یہ ہضم نہ ہونے والا ایک ربڑ ہے جو صرف چبانے کی اہلیت رکھتا ہے اس سے نقصان کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

یہ دیکھنے میں ایک معمولی سی ٹافی نظر آتی ہے لیکن صحت کے لئے زہر سے کم نہیں کیونکہ اس کے بنانے میں کئی کیمیکل ملائے جاتے ہیں۔ اس کے ذائقہ کو بہتر بنانے کے لئے ''اسپارٹیم'' نامی خطرناک مادہ شامل کیا جاتا ہے اور یہ مادی خلیوں میں ہیجان پیدا کرنے کی

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:14 PM

وجہ سے زہریلی خاصیت رکھتا ہے اور جب یہ بذریعۂ خون دماغ تک پہنچتا ہے تو دماغ زیادہ حرکت کرنے لگتا ہے اور اس کے سبب وقت سے پہلے ہی انسان مرنے لگتا ہے۔

اس کے رنگ اور خوشبو کو طویل عرصہ تک برقرار رکھنے کے لئے '' بی ایچ ٹی '' نامی ایک کیمیکل شامل کیا جاتا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ اس سے جسمانی اعضاء گردوں اور جگر میں بگاڑ آسکتا ہے۔

چیونگم کو سفید بنانے کے لئے ایک کیلشیم سبسین نامی ایک مادہ شامل کیا جاتا ہے اس سے سینہ کی جلن، بدہضمی اور الرجی کا اندیشہ رہتا ہے۔ اسی طرح چیونگم کو لچک دار، باہم جوڑنے، نرمی پیدا کرنے کے لئے گم پیس کیا جاتا ہے جس سے بچوں اور بڑوں میں دمہ کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے۔

جب آپ اسے چباتے ہوئے ہوا منہ کے ذریعہ کھینچتے ہیں تو اس سے پیٹ کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں اور معدہ کمزور ہوجاتا ہے۔ مسلسل چیونگم چبانے سے آپ کے جبڑے متاثر ہوسکتے ہیں ، نہ صرف آپ کو مسوڑھوں کا درد محسوس ہوگا بلکہ اس سے سر کا درد، کان کا درد اور گلے کی تکلیف بھی ہوسکتی ہے۔ چونکہ اس کو میٹھا کرنے کے لئے اس میں چینی ملائی جاتی ہے جو کہ دانتوں کی کمزوری کا باعث بنتی ہے۔

اگر چہ کہ یہ بہت پسندیدہ چیز ہے لیکن اس کے نقصانات جاننے کے بعد آپ کو پرہیز کرنا ہی ہوگا۔

چاکلیٹ : Chocolate

چاکلیٹ یہ آپ کے کھانے کا معمول ہے بلکہ ہر عمر کے لوگوں کا پسندیدہ میوہ ہے۔ یہ ٹھوس اور مائع دونوں حالتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے کچھ فائدے بھی ہیں لیکن نقصانات زیادہ ہونے کے سبب اس سے پرہیز ضروری ہے۔ گویا یہ ایک ایسا زہر ہے جو ہم روزانہ کھاتے ہیں۔ یہ شدید سخت گرم چیز ہے اور خون میں گرمی پیدا کرتی ہے جس کے سبب بچے اپنے ساتھیوں سے لڑتے جھگڑتے اور آوازیں کرتے رہتے ہیں اور موڈ کے خراب ہونے کے سبب نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے ایسیڈ بھی شامل کئے جاتے ہیں جو طبی نقصانات کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر گردوں میں پتھری کا خطرہ بہت زیادہ اسی سے ہوتا ہے۔

آپ کے دانت موتی کی طرح خوش نما ہیں اور آپ کا پیارا پیارا چہرہ ہنس مکھ اور خوش مزاج ہے۔ چاکلیٹ زیادہ کھا کر دانتوں میں خلا پیدا نہ کیجئے اور نہ ہی دانتوں کو کیڑے لگنے دیجئے۔

سپاری یا چھالیا

ہم تو یہ دیکھتے ہوئے آرہے ہیں کہ بوڑھی عورتیں وقت گذاری کے لئے سپاری کھایا کرتی تھیں چاہے یہ گھوٹی ہو یا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہو جو ویلکم یا روجہ یا کسی اور نام سے ہو۔ لیکن چند دنوں سے یہ دیکھا جارہا ہے کہ یہ بری لت ہمارے ہونہار بچوں میں پڑ رہی ہے اور خاص طور پر نوجوان نسل اس کا شکار ہورہی ہے گویا وہ پیسوں سے سپاری نہیں بلکہ زہر اور بیماری خرید رہے ہیں اور اللہ کا دیا ہوا بہترین چہرہ اور اس کے موتی جیسے دانت کو بگاڑتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ سپاری میں ایک ایسا مادہ پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ چھالیا کھانے کے عادی بن جاتے ہیں۔ ان کے دانت کالے ہوجاتے ہیں اور مسوڑھے خراب، منہ کی جلد لال یا بھوری رنگ کی ہوجاتی ہے۔ اور جو لوگ اسے زیادہ کھاتے ہیں ان کے منہ،

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:15 PM

تالو، زبان میں بار بار چھالے پڑ جاتے ہیں اور انہیں منہ اور حلق کے کینسر کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔

سپاری کھانے سے معدہ ٹھیک طور سے کام نہیں کرتا اس لئے کھانے والے کو قبض کی شکایت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ دانتوں کا وقت سے پہلے گرنا اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں لیکن ایک تحقیقی اعداد و شمار کی گئی تو پتہ چلا کہ وقت سے پہلے جن کے دانت گر گئے تھے، ان میں پچاس فیصد ایسے افراد تھے جو سپاری کھانے کے عادی ہیں۔ عقل مندی یہ نہیں ہے کہ خود بیماریوں کا سامان خریدیں۔

سگریٹ نوشی یا بیڑی پینا :

ہمارے بچے تو ماشاءاللہ اس کے عادی نہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ کل بری صحبتوں میں پڑ کر اس کا شکار ہو سکتے ہیں اس لئے ابھی سے ان کے نقصانات کا جاننا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ سگریٹ ہو یا بیڑی یہ دونوں کے دونوں جسم اور صحت دونوں کے لئے انتہائی خراب ہیں تمباکو نوشی نقصان دہ ہی نہیں بلکہ جان لیوا بھی ہو سکتے ہیں۔ ان دونوں کے استعمال سے پھیپھڑوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے جس کے سبب سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سگریٹ میں چار ہزار قسم کے کیمیکل پائے جاتے ہیں ان میں 43 وہ ہیں جو کینسر کا سبب بنتے ہیں۔

وہ لوگ جو سگریٹ یا بیڑی پیتے ہیں ان کی عمر پندرہ سال عام انسانوں کی زندگی سے کم ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ یہ عادت انسان کو موت کی طرف ڈھکیلتی ہے۔

چپس :

کسی نجی یا سرکاری اسپتال جانے کا ہمیں موقع ملتا ہے تو ہم یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ مریضوں میں زیادہ تعداد بچوں کی ہوتی ہے اور ہر ڈاکٹر دوا کے ساتھ بچوں کو چپس، چُورن، املی سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ گندگی میں سب سے بڑا کردار چپس اور دیگر ایسی خوراکی چیزوں کا ہے جنہیں پلاسٹک کی تھیلیوں میں بند کر کے بازاروں میں مختلف ناموں سے بیچا جاتا ہے۔ ایک طرف یہ تھیلیاں ہمارے اردگرد کے ماحول کو بری طرح متاثر کرتی ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں روزانہ زمین، ندی، نالوں میں اُن کی پاکٹیں پھینکی جاتی ہیں جو گندی وبا کی شکل اختیار کر چکے ہیں جن سے ہم سب اجتماعی طور پر متاثر ہو رہے ہیں تو دوسری طرف یہ ہمارے بچوں کی صحت کو تباہ بھی کر رہی ہیں۔ بچے یہ چیزیں زیادہ کھاتے ہیں کیونکہ یہ بہت ہی سستے داموں میں انہیں مل جاتے ہیں لیکن اُن چیزوں کے استعمال کرنے سے پیٹ، جلد، سینے، دانتوں، گلے، گردوں۔ معدہ اور اس قبیل کے اعضاء مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اُن کے کھانے سے بچوں کو بھوک نہیں لگتی جس کے نتیجے میں وہ ذہنی طور پر کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

مصروف رہنا	:	مشغول رہنا	اہلیت	:	صلاحیت
اندیشہ	:	خطرہ	چینی	:	شکر
پرہیز کرنا	:	احتیاط کرنا	مائع	:	گھلنے والی

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:15 PM

ٹھوس	:	سخت۔گھٹ	خلا	:	خالی جگہ
لت	:	عادت	تحقیق	:	ریسرچ
ڈھکیلنا	:	کھینچنا	اردگرد	:	اطراف
وبا	:	بیماری	قبیل	:	قسم

II واحد جمع لکھئے:

ضرورت	+	ضرورتیں	چھلکا	+	چھلکے
ذائقہ	+	ذائقے	خلیہ	+	خلیوں۔خلیے
خاصیت	+	خاصیتیں	حرکت	+	حرکتیں
بیماری	+	بیماریاں	میٹھا	+	میٹھے
دانت	+	دانتوں	نقصان	+	نقصانات
گرمی	+	گرمیاں	دشواری	+	دشواریاں
تھیلی	+	تھیلیاں	دام	+	داموں

III اضداد لکھئے:

پائیدار	×	ناپائیدار	صفائی	×	گندگی
اہلیت	×	نااہلیت	نقصان	×	نفع
صحت	×	بیماری	نرمی	×	سختی
ٹھوس	×	مائع	بگاڑنا	×	سدھارنا
خالی	×	بھرتی	اجتماعی	×	انفرادی
سستی	×	قیمتی	ماضی	×	مستقبل

IV مناسب الفاظ منتخب کر کے خالی جگہ بھرتی کیجئے:

(1) پائیدار صحت کے لئے جماعتی کمروں کی ..... کا اہتمام بہت ہی ضروری ہے۔

(الف) گندگی (ب) صفائی (ج) درستگی

(2) ببول گم ہضم نہ ہونے والا ایک ..... ہے۔

(الف) ربڑ (ب) مادہ (ج) زہر

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:16 PM

(3) چیونگم کوسفید بنانے کے لئے .....نامی ایک مادہ شامل کیا جاتا ہے۔

(الف) بی ایچ ٹی (ب) سبسین (ج) اسپارٹیم

(4) سپاری کھانے والے کو ..... کی شکایت ہوتی ہے۔

(الف) قئے (ب) سردی (ج) قبض

(5) سگریٹ کے پینے سے.....کوسخت نقصان ہوسکتا ہے

(الف) پھیپھڑوں (ب) آنکھ (ج) ناک

V جوڑ لگایئے:

اسپارٹیم	-	چار ہزار کیمیکل ہوتے ہیں
بی ایچ ٹی	-	چیونگم کو سفید بنانے والا مادہ
سبسین	-	چیونگم یا ببول گم
سگریٹ میں	-	رنگ اور خوشبو کو طویل عرصہ تک برقرار رکھنے والا مادہ
ہضم نہ ہونے والا ایک ربڑ	-	چیونگم کے ذائقہ کو بہتر بنانے کا ایک کیمیکل



VI مختصر سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) پائیدار صحت کے لئے ایک طالبِ علم کے لئے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

(2) ''بی۔ایچ۔ٹی'' کیمیکل سے طالبِ علم کے لئے کس قسم کا نقصان ہوسکتا ہے؟

(3) منہ، تالو اور زبان میں بار بار کیوں چھالے پڑ جاتے ہیں؟

(4) سگریٹ نوشی سے کیا پھیپھڑوں کو نقصان پہنچتا ہے؟

(5) چپس کھانے کے نقصانات بتایئے۔

VII تفصیلی جوابات لکھئے:

(1) ببول گم یا چیونگم کے نقصانات تفصیل سے لکھئے۔

(2) سپاری کھانے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟ واضح کیجئے۔



عملی سرگرمی:

(1) ماحول یا جماعتی کمرہ کو گندہ کرنا یہ صحت کے بگاڑ کا سبب ہے اس پر ایک صفحہ کا مضمون لکھئے۔

(2) کیا آپ نوجوانوں کو سپاری کھانے سے روک سکتے ہیں؟ دلائل سے واضح کیجئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:16 PM

اکائی 7

حصّۂ غزل

غزل

عبدالعظیم حافظ، ہسکوٹہ



سیکھنے کے مقاصد

- مظلوم کی آہ سے بچتے ہوئے زندگی گزارنا۔
- بہترین اخلاق وعادات کو اپنانے کی گزارش کرنا۔
- ہمیشہ سچائی کی ہی جیت ہوتی ہے۔اس کو واضح کرنا



شاعر کا تعارف

شاعر کا نام عبدالعظیم اور تخلص حافظؔ، آپ کی پیدائش 7 رڈسمبر 1977ء کو بنگلور کے قریب ہسکوٹہ نامی شہر میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم والدین کی نگرانی میں حاصل کرنے کے بعد جامعہ دارالسلام عمرآباد کا رخ کیا۔حفظِ قرآن کے ساتھ عالم وفاضل کی سند امتیازی نمبرات سے حاصل کی پھر مدینہ منورہ کی یونیورسٹی میں علمِ حدیث میں بی اے کرنے کے بعد مدراس یونیورسٹی سے ایم کیا۔فی الحال اپنے مادرِعلمی میں تروولور یونیورسٹی کی جانب سے اردو وعربی پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

نفرتوں سے کہیں الفت کا شجر لگتا ہے
جھوٹ کی شاخ پہ مشکل سے ثمر لگتا ہے

ناگہاں جل اٹھا ظالم کا نشیمن کل جو
کسی مظلوم کی آہوں کا اثر لگتا ہے

اپنے اطوار میں حیوان سے یہ بدتر ہے
آدمی آج بمشکل ہی بشر لگتا ہے

اپنی سچائی تو عالم میں بغاوت ٹھہری
آپ کا جھوٹ زمانے کو ہنر لگتا ہے

(اس غزل کے پہلے چار شعر یاد کیجئے)

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:16 PM

اک تری یاد سے معمور ہے دل کی دنیا
تری یادوں کے بنا یہ تو کھنڈر لگتا ہے

صحبت یار کا حاصل ہے یہی اے حافظؔ
اپنے سایہ سے بھی اکثر ہمیں ڈر لگتا ہے



حاصلِ کلام

شاعر حافظؔ اپنے مطلع میں کہتے ہیں کہ جس جگہ نفرت و دشمنی کا ماحول ہوتا ہے وہاں کے لوگوں کے دلوں سے الفت و محبت ختم ہو جاتی ہے جیسے بے کار اور ناکارہ بیج کے بونے سے وجود میں آنے والا درخت پھلوں سے محروم ہوتا ہے اور ہر انسان کو چاہئے کہ زندگی میں مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہے کیونکہ مظلوم کی آہ ظالم کے گھروں کو راکھ میں ملا دیتی ہے۔ آج انسان کے اخلاق و عادات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ اس کے اندر سے انسانیت ختم ہو گئی ہے اور وہ انسان کہنے کے لائق نہیں رہا۔

شاعر کہتے ہیں کہ آج سچ بولنا اور سچائی کی عادت کو اپنانا بغاوت اور سرکشی تصور کیا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس جھوٹ بولنے کو ہنر

شاعر اپنے رب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میرے دل کی قدر و قیمت تیری یادوں ہی کی وجہ سے ہے ورنہ تو یہ دل ایک ویران کھنڈر ہے۔

شاعر حافظؔ اپنی غزل کے مقطع میں کہتے ہیں کہ آج اپنوں اور دوستوں میں خلوص نام کی کوئی چیز نہ رہی۔ میں نے اتنے زخم برداشت کئے کہ مجھے اب اپنے سایہ سے بھی ڈر لگتا ہے۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے :

نفرت	:	دشمنی	الفت	:	محبت
شجر	:	درخت	ثمر	:	پھل
ناگہاں	:	اچانک	نشیمن	:	گھونسلہ۔ آشیانہ۔ پرندے کا گھر
آہ	:	تکلیف سے کراہنے کی آواز۔			
اطوار	:	عادات	بدتر	:	برا
بشر	:	انسان	عالم	:	دنیا۔ جہاں
بغاوت	:	سرکش	معمور	:	آباد
صحبت	:	رفاقت	یار	:	دوست

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:17 PM

II واحد جمع لکھئے:

نفرت	+	نفرتیں	شجر	+	اشجار
طور	+	اطوار	بغاوت	+	بغاوتیں
صحبت	+	صحبتیں			

III اضداد لکھئے:

نفرت	×	محبت	بدتر	×	بہتر
بغاوت	×	اطاعت	بشر	×	حیوان
یار	×	دشمن			

IV نیچے دئے گئے خالی جگہوں کو مناسب قافیہ استعمال کرتے ہوئے مکمل کیجئے۔

(ثمر بشر شجر ہنر اثر)

(1) نفرتوں سے کہیں الفت کا ..... لگتا ہے۔

(2) جھوٹ کی شاخ پہ مشکل سے ..... لگتا ہے۔

(3) کسی مظلوم کی آہوں کا ..... لگتا ہے۔

(4) آدمی آج بمشکل ہی ..... لگتا ہے۔

(5) آپ کا جھوٹ زمانے کو ..... لگتا ہے۔

V جوڑ لگایئے:

(1)	نفرتوں سے کہیں	–	یہ تو کھنڈر لگتا ہے
(2)	جھوٹ کی شاخ پہ	–	معمور ہے دل کی دنیا
(3)	ناگہاں جل اٹھا	–	اثر لگتا ہے
(4)	کسی مظلوم کی آہوں کا	–	ظالم کا نشیمن کل جو
(5)	اک تیری یاد سے	–	مشکل سے ثمر لگتا ہے
(6)	تری یادوں کے بنا	–	الفت کا شجر لگتا ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:17 PM

VI بحوالۂ متن تشریح کیجئے:

(الف) اک تری یاد سے معمور ہے دل کی دنیا
تری یادوں کے بنا یہ تو کھنڈر لگتا ہے

(ب) صحبت یار کا حاصل ہے یہی اے حافظؔ
اپنے سایہ سے بھی اکثر ہمیں ڈر لگتا ہے

VII درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) جھوٹ کی شاخ پر مشکل سے کیا لگتا ہے؟

(2) مظلوم کی آہ کا اثر کیا ہوتا ہے؟

(3) فی زمانہ لوگوں کے اطوار کیسے ہیں؟

(4) شاعر جھوٹ اور سچ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟

(5) شاعر اپنے سایہ سے کیوں ڈرتے ہیں؟

زبان دانی کی صلاحیت :

ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالوں کے جواب دیجئے۔

نیویارک کی سائراکس یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق دنیا بھر میں موٹاپے کا شکار بچوں کی تعداد 1990ء میں 3.1 کروڑ تھی، جو 2016ء میں بڑھ کر 4.1 کروڑ ہوگئی۔ تحقیق کرنے والوں کا اندازہ ہے کہ 2022ء تک یہ تعداد تقریباً دوگنا بڑھ کر سات کروڑ سے بھی زیادہ ہوجائے گی۔ اس سے اندازہ لگایا سکتا ہے کہ بچوں میں موٹاپا کس قدر تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ بچوں میں موٹاپا کس قدر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) نے اسے اکیسویں صدی کی سب سے خطرناک بیماری قرار دیا ہے۔

سوالات :

1۔ 1990ء میں موٹاپے کا شکار بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

2۔ WHO کی تعریف کیجئے۔

3۔ صحیح ہے یا غلط بیان کیجئے۔ موٹاپا صرف بچوں میں پایا جاتا ہے۔ (صحیح/غلط)

4۔ 2016ء میں موٹاپے کا شکار بچوں کی تعداد ..... تھی۔ (3.1 کروڑ، 4.1 کروڑ)

5۔ موٹاپے کی تحقیق کس یونیورسٹی نے کی؟

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:17 PM

اکائی 7

سرسری مطالعہ

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں

ٹی نیاز احمد، پرنام بٹ

ابراہیم عراق کے ایک مشہور و معروف شہر کا بہت بڑا تاجر تھا۔ وہ پوری ایمان داری کے ساتھ بیوپار کرتا تھا۔ اس کی ایک خوبی یہ تھی کہ کوئی بھی سائل اس کے پاس آتا تو وہ اسے خالی ہاتھ نہیں بھیجتا اور کوئی شخص اس کے پاس امید لگائے حاضر ہوتا تو وہ اُسے مایوس نہ کرتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن جابر نامی ایک شخص اس کے دفتر آیا جو دریائے دجلہ کے کنارے رہتا تھا۔ اپنا مدعا اور مقصد پیش کیا کہ میں آپ کا پڑوسی ہوں۔ میرے والد آپ کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ وفات کے وقت انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب کبھی کوئی تکلیف آ پہنچے یا کوئی معاملہ درپیش ہو تو آپ کے پاس جا کر حل کروں۔

آپ جانتے ہیں کہ اس سال فصلیں بہت کم ہوئی ہیں۔ کاشت کاروں کو ان کی محنت کا پھل تو درکنار اصل بیج کی قیمت بھی مل نہ سکی۔ زمینیں فصل اٹھانے سے رہ گئی ہیں۔ بارشیں نہیں ہوئیں۔ حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا کروں۔ کہوں تو کیسے کہوں اور کس سے کہوں؟ بالآخر سوچتے سوچتے آپ کے پاس آیا ہوں۔ دراصل بات یہ کہ میں نے ایک بنک سے کچھ قرض لیا تھا، اس کی واپسی بہت ضروری ہے۔ ورنہ میری رسوائی ہوگی اور میرے مخالفین میرا مذاق اڑائیں گے۔ آپ ہی سے امید ہے کہ مجھے بطورِ قرض پندرہ سو دینار عنایت فرمائیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگلے سال گیہوں اور جَو کی کٹائی پر یہ قرضہ لوٹا دوں گا۔

ابراہیم اٹھ کر دفتر میں موجود الماری کی طرف بڑھا اور مطلوبہ رقم جابر کے حوالہ کر کے اپنے رجسٹر میں لکھ لیا۔ جابر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ابراہیم۔ مجھ سے دستخط لے لیں لیکن ابراہیم اس پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے دستخط نہیں لیتا ہے اور جابر سے کہہ اٹھتا ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے۔ وہ بہترین کارساز اور بہترین گواہ ہے۔

اس واقعہ کو ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ ہی ہوا کہ ابراہیم دل کا دورہ پڑنے پر وفات پا گیا۔ ورثاء میں ایک بیوی اور چار بیٹے تھے۔ سب سے بڑے بیٹے کی عمر تیرہ سال کی تھی۔ مرحوم کی بیوی نے اپنے شوہر کے تجارتی کھاتے اور لین دین کے حسابات اور رجسٹر بغور دیکھے۔ اس کا بھائی ایک وکیل تھا، اس نے بھی اپنی بیوہ بہن کی مدد کی۔

جن لوگوں کے نام رجسٹر میں درج تھے ان سے قابل وصولی قرض طلب کیا۔ سب نے ادا کر دئے لیکن ایک نام تھا جابر کا، اس سے جب بھی مطالبہ کرتی اور پیغام بھجواتی، وہ صاف صاف مکر جاتا اور کہنے لگتا کہ جو اس کے ذمہ تھا وہ ادا کر چکا ہے۔ شاید اس کا شوہر وصولی کے بعد درج کرنا بھول گیا ہے۔

لوگوں میں جب یہ بات پھیلی تو جتنے منہ اتنی باتیں۔ چند لوگ ابراہیم کی تعریف کرنے لگے اور چند جابر کی طرف داری میں بولنے لگے۔ ابراہیم کی بیوہ عورت نے محلّہ کے چند معتبر اشخاص کا تعاون حاصل کر کے جابر کے گھر پہنچی تا کہ اسے آمادہ کر سکے لیکن وہ تھا کہ اپنی

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:18 PM

بات پر مصر رہا۔ گویا کہ وہ پہاڑی چٹان ہے۔

کسی بھی طرح جابر نہیں مان رہا تھا تو بیوہ عورت نے اپنے وکیل بھائی کے ذریعہ عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ فیصلہ کے دن دونوں فریق عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہوئے۔ جج نے دونوں سے تفصیلات معلوم کیں۔ تفصیلی گفتگو کے دوران ایک گواہ نے ابراہیم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ابراہیم دوسروں کے کام آ کر خوشی محسوس کرتے اور کسی کو پریشانی میں دیکھتے تو مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے تھے۔

بیوہ عورت نے بڑے ہی کرب کے ساتھ کہا کہ میرے شوہر ایک امانت دار تاجر تھے اور ہمیشہ حلال روزی کی فکر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ ہم سب کو گھر پر بٹھا کر ایک کتاب پڑھی جس میں دو باتیں لکھی ہوئی تھیں کہ پیارے نبی ﷺ مدینہ کے بازار میں تشریف لے جاتے ہیں اور کھجور یا گیہوں کی بوری میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ بوری کے اوپری حصہ پر تازہ اور سوکھی کھجوریں اور نچلے حصہ میں گیلی کھجوریں پڑی ہوتی ہیں تو دکان کا مالک کہتا ہے اے اللہ کے نبی۔ بارش کی وجہ سے اس طرح ہو گیا ہے۔ اسی وقت آپؐ فرماتے ہیں کہ دھوکہ دینے والا مسلمان نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنے ایک دوست کو کپڑے کے تھان دئے کہ جاؤ اسے بازار میں بیچ آؤ، لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس میں ایک تھان کے اندر کچھ خرابی ہے۔ جب تم اسے بیچو تو اس کی خرابی بتا دینا۔ اس کے دوست نے پورے تھان بیچ دئے لیکن خرابی کا ذکر کرنا بھول گیا۔ یہ تاجر پیسے لے کر امام صاحب کے پاس حاضر ہوا تو پہلا سوال یہی کیا کہ کیا تم نے کپڑے کے نقص کو ظاہر کر کے بیوپار کیا۔ اس نے انکار میں جواب دیا تو پوری رقم اسی شخص کے ہاتھوں صدقہ کر دیا۔

میرے شوہر معاملات کی صفائی اور بیوپاری اصول وضوابط کی پابندی کا خیال رکھا کرتے تھے۔ زندگی میں کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا، اور نہ ہی مکروفریب کے ذریعہ کسی کا مال غبن کیا۔ یہ دیکھئے۔ رجسٹر میں تمام باتیں درج ہیں لیکن جابر کے دستخط نہیں ہیں۔ آخر فیصلے تو جذبات کی بنیاد پر نہیں ہوتے، گواہ درکار ہوتے ہیں۔ گواہی نہ ہونے پر جج صاحب مجبور تھے۔

جج نے جابر سے سوال کیا۔ کیا تم نے رقم ابراہیم سے بطورِ قرض لی تھی؟ کیا تم نے اسے واپس کر دیا؟ کیا تم نے پورا پورا مال لوٹا دیا تھا؟ تمام سوالات کا جواب ''ہاں'' میں دیتے ہوئے حلف بھی اٹھا لیا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں۔ اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہہ رہا ہوں۔ بیوہ عورت فوراً، اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے نہیں بالکل نہیں۔ یہ جھوٹا ہے۔ ارے میرے شوہر تو دوسروں کو قرض دیتے وقت جب بھی میں ملامت کرتی اور ٹوکتی تو وہ یوں گویا ہوتے

'' یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے۔ میں خود غریب تھا، اللہ نے مجھے مال دار کیا۔ میں یتیم تھا۔ اللہ نے میری مدد کی۔ میں کسی یتیم کے ساتھ سخت سلوک نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی سائل کے ساتھ سخت رویہ اختیار کروں گا''۔

یہ تمام باتیں سننے کے بعد جج صاحب نے عرض کیا، اللہ تو ہر مخفی اور پوشیدہ بات کو جانتا ہے لیکن ہم ہیں کہ فیصلے گواہوں اور ثبوتوں کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ رہی بات جابر کی وہ امانت لوٹانے کی بات پر مصر ہے۔ اس لئے ہم یہی فیصلہ سناتے ہیں کہ جابر پر کسی قسم کا قرضہ نہیں ہے۔

یہ فیصلہ سننے کے بعد جابر جو صحت مند، توانا اور مضبوط تھا، اکڑ کر چلنے لگتا ہے۔ تھوڑی دور کیا گیا کہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ آنکھیں کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہیں۔ منہ کھلا کا کھلا، چہرہ زرد، جسم ٹھنڈا ہونے لگتا ہے۔ آناً فاناً، اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ لوگ دوڑتے ہیں لیکن وہ مر چکا ہوتا ہے۔ اب وہی لوگ جو اس کی تائید کر رہے تھے کہنے لگتے ہیں ۔ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں۔ ظلم کا انجام برا ہوتا ہے اور ظالم دنیا وآخرت دونوں میں سزا پاتا ہے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:18 PM

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

تاجر	:	بیوپاری	سائل	:	مانگنے والا
مدعا	:	مقصد	معاملہ	:	کام
درکنار	:	کجا	ورثاء	:	میت کے وہ رشتہ دار جو اس کے مال میں حصہ دار بنتے ہیں
کھاتہ	:	حساب	مکرجانا	:	انکار کردینا
درج کرنا	:	لکھنا	معتبر	:	معروف ومشہور۔ بھروسہ مند
آمادہ کرنا	:	منوانا	مصر ہونا	:	اَڑے رہنا
مقدمہ	:	کیس	عدالت	:	کورٹ
مکروفریب	:	دھوکہ	تائید	:	مدد
غبن کرنا	:	چھیننا۔ ناجائز طور پر قبضہ جمانا	رویہ	:	سلوک۔ برتاؤ

II درجِ ذیل کے سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) ابراہیم کس قسم کا تاجر تھا؟

(2) ابراہیم کی سب سے بڑی خوبی کیا تھی؟

(3) جابر ابراہیم کے پاس کیوں آیا؟

(4) بیوہ عورت نے حاضرین کے سامنے امام ابوحنیفہؒ کا کون سا واقعہ سنایا؟

(5) ابراہیم کی بیوی جب بھی ملامت کرتی تو وہ کیا باتیں سناتا تھا؟

(6) جابر کی موت کس طرح واقع ہوئی؟

عملی سرگرمی

"ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں" اس قسم کا کوئی دوسرا واقعہ اپنے الفاظ میں قلم بند کیجئے۔

دنیا کیا ہے ؟
اس کی ہر چیز عجیب ہے
اسے گھر سمجھو تو اس میں گھر کا سکون نہیں۔
اسے دوست سمجھو تو اس میں مروت نہیں۔
اسے شہد کہو تو اس میں مٹھاس نہیں۔
دنیا ایک سرائے ہے جہاں لوگ آتے ہیں اور کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد چل دیتے ہیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:19 PM

اکائی 7
قواعد

ضرب الامثال ، کہاوتیں



'' ضرب الامثال '' دولفظوں کا مجموعہ ہے۔ایک ضرب اور دوسرا الامثال۔ضرب بیان کرنا کے معنی دیتا ہے اور امثال مثل (مثال) کی جمع ہے مراد یہ کہ مثالیں بیان کرنا۔ بہرحال یہ مثالیں خاص ہوتی ہیں۔مثال میں موجود چند الفاظ کے پیچھے ایک مکمل کہانی ہے یا ایک مکمل قصہ ہوتا ہے۔ضرب المثل بن کر پورا قصہ یاد آجاتا ہے۔

ضرب الامثال کو اردو میں کہاوت کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے وضاحت کے لئے یہ ضرب المثل دیکھئے

ٹیڑھی کھیر

ایک شخص نے کسی پیدائشی نابینا سے پوچھا۔

''حافظ جی کھیر کھاؤ گے '' حافظ جی نے کبھی کھیر نہیں چکھی تھی۔ پوچھا کھیر کیسی ہوتی ہے؟ اس شخص نے کہا '' سفید '' ، حافظ جی نے پوچھا '' سفید کس طرح ہوتی ہے ''؟ اس شخص نے جواب دیا '' جس طرح بگلا'' ۔حافظ جی نے پوچھا ''بگلا کیسا ہوتا ہے؟ اس شخص نے تنگ آکر اپنے ہاتھ کو بگلے کی چونچ کی مانند بنا کر کہا '' ایسا '' ۔حافظ جی نے اس شخص کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا '' یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے '' ۔ہم اسے نہیں کھا سکیں گے۔

یہ ضرب المثل اس وقت سے مشہور ہے جو کسی ناممکن اور دشوار کام کے سلسلے میں بولی جاتی ہے۔

ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں:

مشہور ہے کہ چار سوار دکن جا رہے تھے۔ایک کمہار بھی اپنے گدھے پر ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔دیکھنے والے یہی کہتے یہ پانچ سوار کدھر جا رہے ہیں؟ تو کمہار جھٹ سے بولا '' ہم پانچ سوار دکن جا رہے ہیں'' جب کوئی معمولی یا کم درجے کا شخص اپنے آپ کو بڑے درجے کے لوگوں میں شامل کرنا چاہے تو یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے۔

چند ضرب الامثال اور ان کے معانی مندرجۂ ذیل ہیں

ضرب الامثال	معانی
جتنی چادر ہو اتنا پیر پھیلاؤ	اپنی حیثیت کے مطابق کام کرنا چاہئے
رات گئی بات گئی	موقع نکل جانے کے بعد کچھ ممکن نہیں ہوتا
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	مصیبت اور مشکل میں پھنسے شخص کے لئے معمولی مدد بھی بہت ہوتی ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:19 PM

جس کی لاٹھی اس کی بھینس	جس کے پاس طاقت ہوتی ہے وہ مالک اور مختار ہوتا ہے
مارے گھٹنا پھوٹے آنکھ	بے محل اور بے جوڑ بات پر یہ کہاوت کہی جاتی ہے

سوالات برائے مشق :

(1) ضرب الامثال کتنے الفاظ کا مجموعہ ہے؟

(2) ضرب الامثال کسے کہتے ہیں؟ بیان کیجئے۔

(3) ''ٹیڑھی کھیر'' ضرب المثل کا واقعہ لکھئے۔

(4) ''ہم بھی ہیں پانچ سواروں میں'' یہ ضرب المثل کب کہی جاتی ہے؟

(5) درج ذیل ضرب الامثال کے معنی لکھئے۔

جتنی چادر اتنا پیر

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

رات گئی بات گئی

پڑھنے کی صلاحیت : درج ذیل مضمون کو غور سے پڑھئے۔

مصنوعی مشروبات کے نقصانات

موسم گرما میں امیر غریب ہر کوئی ٹھنڈے مشروبات پسند کرتا ہے۔ آج کل بازار میں درجنوں قسم کی ٹھنڈی بوتلیں، مصنوعی شربت اور مصنوعی شربت بنانے کی مرتکز شدہ بوتلیں فروخت ہوتی ہیں۔ جن کے ساتھ پانی یا شکر ملا کر فوری طور پر مختلف پھلوں کا مزہ دینے والے شربت تیار کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی بوتلوں یا ڈبوں کو غور سے پڑھا جائے تو کہیں باریک حروف میں یہ بات بھی نظر آئے گی کہ اس پیش کردہ مشروب میں کسی قسم کے پھل کا رس نہیں ہے بلکہ یہ مصنوعی کیمیکل سے تیار کردہ ہے۔ چوں کہ ان کی مہک مزہ اور قیمت پھلوں کے رس کی بہ نسبت زیادہ قابل قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے سب لوگ اندھا دھند ان کی طرف لپکتے ہیں۔ ان مشروبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے برف زیادہ ملائی جاتی ہے۔ حالانکہ طبی نقطۂ نظر سے برف کا استعمال خود کئی امراض کا سبب بنتا ہے۔ یہ ٹھنڈے مصنوعی مشروبات معدہ کی دیواروں کو کمزور کر دیتے ہیں معدہ اور آلات ہضم کے اعصاب پر اثر انداز ہو کر ان کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کرتے ہیں اور پھیپھڑوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اخباروں اور ٹی وی میں ہر دن ان مشروبات کے جاذب نظر اشتہارات عوام کو خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کو اپنی طرف مائل کر رہے ہیں اور نوجوانوں میں ان کا استعمال ایک اسٹائل بنتا جا رہا ہے۔

تحقیق سے پتہ چلا کہ ان مشروبات میں بیکٹر یا اور تیزابیت کی مقدار پائی جاتی ہے جو صحت کے لئے بہت ہی مضر ثابت ہوتی ہے اور عوام ان خطرناک جراثیم اور تیزابیت کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اصلی پھلوں سے تیار کردہ مشروبات کا ہی استعمال کریں اور اپنی صحت کی حفاظت کا خیال رکھیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 7
Monday, July 01, 2019 12:48:20 PM

اکائی 8

حصّہ نظم

خضر کا کام کروں راہ نما بن جاؤں

حامداللہ افسرؔ

سیکھنے کے مقاصد

- مجبوروں اور بیماریوں کی اعانت کرنا
- نابینا افراد کی مدد کرنا
- مصیبت زدہ اور پریشان افراد کی پریشانی کو دور کرنا
- راستہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو نشانِ منزل کا پتہ دینا
- ضعیفوں اور ناتوانوں کو سہارا دینا

شاعر کا تعارف



حامداللہ افسر اردو کے ایک مشہور شاعر گزرے ہیں وہ 1895ء میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ان کا انتقال 19 / اپریل 1974ء کو لکھنو میں ہوا۔ اُن کی کئی کتابیں چھپی ہوئی ہیں۔ جیسے ہفت منظر، حق کی آواز، ماہِ نو، پیام روح، تنقیدی اصول اور نظریے وغیرہ۔ وہ بچوں کے بھی شاعر تھے۔ انہوں نے حمد اور مختلف نظمیں لکھی ہیں۔ زبان سلیس اور آسان ہوتی ہے۔ وہ اپنی شاعری کے ذریعہ کچھ نہ کچھ مفید پیغام دیتے ہیں۔

(Hamidullah Afsar)

درد جس دل میں ہو، اس دل کی دوا بن جاؤں
کوئی بیمار اگر ہو، تو شفا بن جاؤں
دکھ میں ہلتے ہوئے لب کی میں دعا بن جاؤں

اُف وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں
روشنی جن میں نہیں، نور جن آنکھوں میں نہیں
میں ان آنکھوں کے لئے نور و ضیاء بن جاؤں

ہائے ! وہ دل جو تڑپتا ہوا گھر سے نکلے
اف ! وہ آنسو جو کسی دیدۂ تر سے نکلے
میں ان آنکھوں کے سکھانے کو ہوا بن جاؤں

پہلے دو بند (چھ مصرعے) یاد کر لیجئے

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:47 PM

دور منزل سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی
جب مسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی
خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں

عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جاتے ہیں
ناتوانی سے جو ہر روز جھکے جاتے ہیں
ان ضعیفوں کے سہارے کو عصا بن جاؤں



حاصلِ کلام

شاعر حامد اللہ افسرؔ اپنی نظم میں اخلاقی پہلوؤں کو ایک بچہ کی خواہش کے انداز میں ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو لوگ تکلیف یا مصیبت میں پریشان ہیں۔ میں ان کی پریشانی کو دور کرتا ہوں اور اگر بیمار ہیں تو ان کی مدد کرتے ہوئے شفایابی کی صورت پیدا کرنا، دکھ اور رنج کے وقت دعا کر کے ان کے دکھ کو خوشی میں بدلنا چاہتا ہوں۔

اسی طرح جو آنکھیں رکھتے ہوئے دیکھنے سے قاصر ہیں اور جن آنکھوں میں روشنی ہی نہیں ہے۔ میں ایسے نابینا افراد کے لئے روشنی اور نور بن کر اپنی آنکھوں کو ان کے لئے بچھا دینا چاہتا ہوں۔

کوئی انسان بھوک و پیاس کی وجہ سے بے تاب ہو کر گھر سے نکلے یا کسی انسان کے آنسو بہہ پڑیں تو میں ایسے انسانوں کی مدد کرتے ہوئے ان کے آنسوؤں کو پونچھ کر انہیں خوشی پہنچاؤں۔

بچہ پھر یہ خواہش کرتا ہے کہ کوئی مسافر اپنی منزل طے کرتے ہوئے تھک جائے یا کوئی مسافر راستہ بھٹک کر دوسرے راستہ پر چل پڑے تو میں اس کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کی طرح راستے کی رہنمائی کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔

آخر میں شاعر بچے کی اس تمنا کو ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں کہ بڑے بوڑھے لوگوں کی کمر زیادتی عمر سے یا ضعیفی اور کمزوری کی وجہ سے جھک گئی ہے، ان ضعیفوں کا سہارا بن کر زندگی گزارنا پسند کرتا ہوں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

دکھ	:	رنج	لب	:	ہونٹ
ضیاء	:	روشنی	بینائی	:	آنکھ کی روشنی
محروم	:	ناکام۔ناامید	دیدۂ تر	:	بھیگی ہوئی آنکھ
راہ نما	:	راستہ کی رہبری کرنے والا	ناتوانی	:	کمزوری
ضعیفوں	:	کمزوروں	عصا	:	لاٹھی

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:48 PM

II واحد جمع لکھئے:

دوا	+	دوائیں	لب	+	لبوں
نور	+	انوار	عمر	+	عمریں
ضعیف	+	ضعفاء			

III اضداد لکھئے:

بیمار	×	صحت مند	دکھ	×	خوشی
بینا	×	نابینا	ضیاء	×	اندھیرا
مسافر	×	مقیم			

IV درج ذیل مصرعوں کو نیچے دئے الفاظ کے ذریعہ مکمل کیجئے:

(دعا شفا دوا روشنی بینائی ضیاء)

(1) درد جس دل میں ہو، اس دل کی ..... بن جاؤں

(2) کوئی بیمار اگر ہو، تو ..... بن جاؤں

(3) دکھ میں ہلتے ہوئے لب کی میں..... بن جاؤں

(4) اُف وہ آنکھیں کہ ہیں .....سے محروم کہیں

(5) میں ان آنکھوں کے لئے نورو .....بن جاؤں

V جوڑ لگایئے:

ہائے ! وہ دل جو تڑپتا ہوا	-	بھٹک جائے کوئی
اف ! وہ آنسو جو کسی	-	ہوا بن جاؤں
میں اس آنکھوں کے سکھانے کو	-	تھک جائے کوئی
دور منزل سے اگر راہ میں	-	دیدۂ تر سے نکلے
جب مسافر کہیں رستے سے	-	گھر سے نکلے

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:48 PM



VI درج ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) بچہ دوسروں کی بیماری میں کیا بننا پسند کرتا ہے؟

(2) جو لوگ بینائی سے محروم ہیں بچہ ان آنکھوں کو کیا دینا چاہتا ہے؟

(3) بچہ کس موقع پر ہوا بننے کی خواہش کرتا ہے؟

(4) بچہ کس طرح خضر علیہ السلام اور راہ نما بنے گا؟

(5) شاعر کس قسم کے ضعیفوں کو سہارا بننے کی تمنا کرتا ہے؟

VII تفصیلی جواب لکھئے:

(1) حامد اللہ افسرؔ نے اپنی اس نظم میں کیا بتانے کی کوشش کی ہے تفصیل سے لکھئے؟



عملی سرگرمی:

(الف) دینیات کے استاد کی مدد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ معلوم کیجئے۔

دُعا کے آداب

اور تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا یقین مانو جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (سورۃ المومن 60)

تم اپنے رب ہی سے دعا کیا کرو اچھی طرح گڑگڑا کر اور آہستہ آہستہ (سورۃ الاعراف 55)

مسلمان کی زندگی کے ہر شعبہ میں دعا کا بہت زیادہ دخل ہے سونا، جاگنا، اُٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، غرض یہ کہ کوئی گوشہ دعا سے خارج نہیں۔ حدیث میں دعا کی بڑی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے دعا عبادت ہے اور ایک حدیث میں کہا گیا ہے دعا عبادت کا مغز ہے۔ حضور ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو بلاء نازل ہو چکی ہے اور جو نازل ہونے والی ہے دعا دونوں صورتوں میں نفع پہنچاتی ہے لہذا اے اللہ کے بندوں ! دعا اپنے لئے لازم کرلو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا پریشانی کے وقت قبول کرے تو اسے چاہئے کہ اسے اپنی خوش حالی کے زمانے میں کثرت سے دعا کرے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا اگر کسی بندہ کے لئے دعا کا راستہ کھل گیا (یعنی وہ ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے) تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس پسندیدہ چیز یہ ہے کہ اس سے (صحت و) عافیت مانگی جائے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:48 PM

اکائی 8

حصّۂ نثر

مکھی اور اس کی قسمیں

خواجہ حسن نظامی

سیکھنے کے مقاصد

- حیوانات میں جو خوبیاں پائی جاتی ہیں ان کو اپنانا۔
- دلوں میں جذبۂ الفت پیدا کرنا۔
- توکل یعنی اللہ پر بھروسہ کرنے کی صفت طلبہ کے اندر پیدا کرنا۔
- قناعت کی خوبی کو اختیار کرنا۔
- جذبۂ ایثار کا جذبہ طلباء میں بیدار کرنا۔
- سویرے بیدار ہونے اور خدا کو یاد کرنے کی عادت ڈالنا۔

مضمون نگار کا تعارف



(Khaja Hasan Nizami)

خواجہ حسن نظامی اردو کے مشہور و معروف صاحبِ طرز ادیب اور انشاء پرداز ہیں۔ وہ 1873ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 31/جولائی 1955ء کو ہوا۔ وہ درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کے سجادہ نشین تھے۔ انہوں نے بہت ساری کتابیں مضامین اور مقالات لکھے ہیں۔ ان کا طرزِ تحریر بہت دلچسپ ہوتا ہے وہ چھوٹی چھوٹی معمولی اور حقیر چیزوں پر بھی مضامین لکھتے اور ان سے بہترین سبق اور نتیجہ نکال کر پیش کرتے ہیں۔ ان کے مضامین کا مجموعہ 'سی پارۂ دل' اور کتاب 'بیگمات کے آنسو' بہت مشہور ہیں۔

دیکھنے میں یہ بھنبھنا تا ہوا ذرا سا پرندہ ہے۔ بلکہ پرندے کا لفظ بھی اس ننھی سی ہستی پر زیبا نہیں۔ یوں سمجھئے کہ ایک ناچیز و مکروہ بھنگا ہے مگر گہری نظر سے دیکھو تو عرفان قدرت کا پُر اسرار نوشتہ ہے۔

مکھیوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم شہد کی مکھیوں کی ہے۔ دوسری قسم وہ مکھیاں ہیں جو انسان کے ساتھ بود و باش رکھتی ہیں۔ تیسری قسم کی مکھیاں، قبروں، ذبح خانوں وغیرہ مقامات میں رہتی ہیں۔

قسم اول شہد کی مکھی آدمی کو طریق تمدن سکھانے والی اور بڑی عقل مند ہے۔ قرآن شریف میں ایک سورت اس کے نام سے منسوب ہے۔ اس مکھی کے ضابطے اور قانون انسان کو حیرت زدہ کرتے ہیں۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:49 PM

آدمی جوں جوں ترقی کرتا ہے۔قدامت کے اصول سے منحرف ہوتا جاتا ہے۔ایک زمانہ تھا کہ تمام دنیا میں شخصی حکومت کا دور دورہ تھا یا اب یہ وقت ہے کہ خودمختاری اور مساوات کی روح ہر شخص میں سرایت کرگئی ہے۔جس کو دیکھئے ''ہمچومن دیگرے نیست'' کا راگ گاتا ہے۔یورپ میں ان خیالات کا بڑا زور ہے۔وہاں کے باشندے آزادی کی ترنگ میں کسی کی برتری گوارا نہیں کرتے۔اکثر مقامات ہیں جہاں بادشاہ نام کی کوئی چیز نہیں۔ ہر فرد بشر اپنا آپ حاکم ہے اور اگر کہیں بادشاہ موجود ہے تو اس کا کچھ اختیار نہیں۔ شطرنج کے مہرے کی مثل نام کا بادشاہ ہے۔

اگرچہ اہلِ یوروپ نے عملاً اس کو ثابت کر کے دکھایا کہ فردِ واحد کی حکومت سے زیادہ مفید پنچایتی حکومت ہے۔لیکن یہ عمل درآمد ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہ سکتا۔کیونکہ یہ اصول اسی وقت کارگر ہے جب تک خلقت میں علم کا عام شوق ہے اور لوگوں میں اپنے فرض کا احساس باقی ہے۔جس دن علمی چرچا کم ہوا۔اور تعیش و آرام طلبی نے جہالت کا بازار گرم کیا۔اسی روز دیکھ لینا کہ جمہوریت کا سارا شیرازہ درہم و برہم ہو جائے گا۔اور پھر وہ لوگ جن کے دماغ اور قویٰ قدرتاً شاہی و افسری کی قابل ہیں خودمختار بادشاہ بن جائیں گے۔

شہد کی مکھی ابتداء سے خودمختار بادشاہ کے ماتحت ہے۔آدمی کی طرح رنگ نہیں بدلتی۔ان مکھیوں کے ہر چھتہ میں ایک حکمراں ملکہ ہوتی ہے۔جس کے حکم پر ہزاروں مکھیاں گردش کرتی ہیں۔ملکہ مکھی کا فرمان اشاروں ہی اشاروں میں پورا ہو جاتا ہے۔اس کو گزٹ میں اعلان کرنے کی ضرورت ہے، نہ ویسرائے اور ڈپٹی کمشنر کی معرفت کی تلاش۔جب ذرا پروں کو حرکت دی اور آنکھوں کو سامنے کر کے بھنبھنائی۔فوراً سب رعایا تعمیل کے لئے کھڑی ہوگئی۔مکھی ملکہ کی خوش نصیبی میں کس کو کلام ہوسکتا ہے۔اس کے ملک میں نہ کوئی باغی ہے نہ کوئی شورش کنندہ۔مکھیوں کی شہزادی بڑی کم خوراک ہے۔رعایا جس قدر شہد جمع کرتی ہے۔یہ اس میں سے صرف اپنے اور اپنے بچوں کی خوراک لے لیتی ہے۔باقی رعایا کا حصہ رہتا ہے۔ملکہ کبھی رعیت کے حصے پر بری نگاہ نہیں ڈالتی بلکہ قناعت سے اپنے حصے پر زندگی بسر کرلیتی ہے۔مکھیاں اُڑ رہی ہوتی ہیں، تب بھی اور پھولوں پر بیٹھی رس چوس رہی ہوتی ہیں، اس وقت بھی ان میں سے ایک آواز آتی ہے۔یہ کس چیز کی صدا ہے۔آپ کو خبر نہیں۔یہ مکھی کا ترانۂ حمد و شکر ہے۔رزق کھاتی جاتی ہے اور رزاق کا شکرانہ ادا کرتی جاتی ہے۔اسی پر بس نہیں ان کے چھتے میں جا کر دیکھ لینا۔صبح و شام ایک خاص آواز سنائی دے گی۔وہ ان کی حمد و ثنا ہوتی ہے۔

اب قسم دوم گھریلو مکھی کو لیجئے جس کو آپ کی اصطلاح میں مگس بے حیا کہتے ہیں۔کیسی ملنسار اور محبت کرنے والی ہے۔آپ دھکے دیتے ہیں، دھتکارتے ہیں اور وہ دامن نہیں چھوڑتی۔چہرے سے اڑایا تو وہ ہاتھ پر آ بیٹھی۔وہاں سے جھٹکا تو قدموں میں آ گری۔ بہت ہوا تو طواف کرنے لگی۔اور دو چار چکر لگا کر پھر پہلو میں آ گئی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق، کھانے میں گرتی ہے تو پہلے زہردار پر ڈالتی ہے۔اس لئے حکم ہے کہ اس کو غوطہ دے کر پھینکا کرو، تاکہ تریاق کا اثر زہر کو معتدل کردے۔کون مسلمان ہے جو اس حدیث کے سننے کے بعد بے چاری مکھی پر آنکھیں نہ نکالے گا۔مگر اس میں اس غریب کا قصور نہیں۔یہ تو قدرتی بات ہے کہ ایک پر میں زہر رکھا گیا اور دوسرے میں تریاق جب وہ گرتی ہے تو اپنے اختیار سے نہیں گرتی، بے قابو ہو کر غوطہ کھاتی ہے۔ایسی حالت میں یہ محض قدرتی حکمت کا تقاضا ہے کہ زہردار پر کے رخ پر گرائی جائے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:50 PM

مکھی کی تیسری قسم مردار خور ہے۔ یہ عموماً قبروں اور سڑی ہوئی لاشوں اور قتل گاہوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے زہر سے خدا بچائے۔ بڑی خوف ناک چیز ہے۔ میں تو جب کبھی اس سبز رنگ کی مکھی کو دیکھتا ہوں تو موت کے بعد کا زمانہ یاد آجاتا ہے اور خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھ کو اور سب بھائیوں کو مکھی کے عذاب سے بچائے۔

مکھی کے اوصاف :

(1) جس طرح نیک لوگ انسان کی روحانی حفاظت کرتے ہیں مکھی بھی جسمانی محافظ ہے۔ گھروں کی زہریلی چیزوں کو چوس چوس کر صاف کر دیتی ہے۔

(2) دل میں جذبۂ الفت رکھتی ہے۔ گو وہ پروانہ کی مانند جل مرنا اس کو نہیں آتا، تاہم جس گھر میں پیدا ہوئی ہے اس سے دلی محبت رکھتی ہے ہر وقت پاک رہنا چاہتی ہے، ہزار تدبیریں اس کو جدا کرنے کی کیجئے۔ مگر یہ دامن نہیں چھوڑتی۔

(3) متوکل ہے۔ جو مل جائے کھا لیتی ہے۔ در بدر ماری ماری نہیں پھرتی۔

(4) بہت سویرے بیدار ہوتی ہے اور اپنے محبوب انسان کو غافل دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی۔ اس لئے سوتے سوتے میں بار بار چہرہ پر آتی اور بار بار پر مار مار کر بھنبھناتی ہے اور زبانِ حال سے کہتی ہے۔ اٹھ پیارے آدمی یہ وقت خدا کی حمد کا ہے۔ دیکھ کیسا سہانا سماں ہے۔ بیدار ہو اور دو گانۂ شکر بجالا۔ تو اب تک پڑا سوتا ہے۔ مجھ کو دیکھ بڑی دیر سے جاگ رہی ہوں اور خدا کی دی ہوئی ہوا میں اڑتی پھرتی ہوں۔

(5) شہادت پسند ہے۔ یعنی دانستہ مکڑی کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ تاکہ اس کا بھوکا پیٹ بھرے۔ اور یہ مرتبۂ شہادت کمائے۔ آپ کہیں گے کہ اس میں مکھی کا کیا کمال ہے۔ مکڑی تو بے خبری میں چھاپہ مارتی ہے۔ مکھی کی خوبی تو جب تھی کہ جان بوجھ کر موت کے منہ میں چلی جاتی۔

یہ اعتراض درست نہیں۔ آج کے سائنس دان ڈاکٹروں نے آلات سے مشاہدہ کیا ہے کہ مکھی کے جسم میں ہزاروں آنکھیں ہیں تو بس جس کے دو نہیں۔ ہزار آنکھیں ہوں۔ وہ مکڑی کے داؤں سے بے خبر کیوں کر رہ سکتی ہے۔

نہیں جناب! یہ صرف مکھی کا ذوقِ قربانی ہے کہ اپنی ہستی کو مٹا کر دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ کاش ہم لوگ مکھی ہی سے جاں نثاری کا سبق سیکھیں اور عشقِ حقیقی کے جالے میں گرفتار ہو کر فنائیت حاصل کریں۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بھنبھناہٹ	:	مکھیوں کے اڑنے کی آواز	بھنگا	:	ایک چھوٹا سا کیڑا
عرفانِ قدرت	:	قدرت کی پہچان	پراسرار نوشتہ	:	بھیدوں سے بھری ہوئی تحریر
بود و باش	:	سکونت، قیام	ذبح خانہ	:	جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ
طریقِ تمدن	:	طرزِ معاشرت	ضابطے	:	اصول
خود مختار	:	آزاد، بااختیار	ماتحت	:	زیرِ نگرانی

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:50 PM

چھتہ	:	مکھیوں کا گھر	ملکہ	:	رانی
فرمان	:	حکم	تعمیل کرنا	:	حکم بجالانا
گزٹ	:	وہ اخبار جس میں سرکاری اعلانات چھپتے ہیں			
باغی	:	بغاوت کرنے والا	شورش کنندہ	:	ہنگامہ کرنے والا
حیرت زدہ کرنا:		حیران کرنا	کم خوراک	:	کم غذا کھانے والی
قناعت	:	جو مل جائے اس پر راضی رہنا	صدا	:	آواز
ترانۂ حمد	:	خدا کی تعریف کا گیت	رزاق	:	رزق دینے والا، رزق رساں
شکرانہ	:	شکریہ	مگس	:	مکھی
ملنسار	:	ہر ایک سے ملنے والا، خلیق	دھتکارنا	:	نکالنا، جھڑکنا
طواف کرنا	:	چکر لگانا	تریاق	:	زہر والا
غوطہ دینا	:	ڈبکی دینا	مردار خور	:	مردے کو کھانے والی
لاش	:	نعش۔میت	قتل گاہ	:	وہ جگہ جہاں قتل کیا جائے
اوصاف	:	صفات	جذبۂ الفت	:	محبت کا جذبہ
پروانہ	:	پتنگا	مانند	:	جیسا
متوکل	:	توکل کرنے والا۔اللہ پر بھروسہ کرنے والا			
بیدار ہونا	:	جاگنا	غافل	:	غفلت کرنے والا
دوگانۂ شکر	:	نماز شکرانہ	دانستہ	:	جان بوجھ کر
شہادت پسند	:	اللہ کے راستے میں مرنے کی آرزو رکھنے والا			
خردبین	:	وہ آلہ جو چھوٹی چیز کو بڑی دکھاتا ہے	مشاہدہ کرنا	:	دیکھنا، معائنہ کرنا
داؤں	:	داؤ کی جمع، چالیں	ذوقِ قربانی	:	ایثار کا شوق
جاں نثاری	:	جان فدا کرنا	عشقِ حقیقی	:	محبتِ الٰہی۔خدا تعالیٰ کا عشق
فنائیت	:	اپنے آپ کو مٹانا			

II واحد جمع لکھئے:

پرندہ	+	پرندے	ہستی	+	ہستیاں
قسم	+	اقسام	سورت	+	سورتیں
قانون	+	قوانین	فرمان	+	فرامین
غوطہ	+	غوطے	اختیار	+	اختیارات

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:51 PM

حکمت	+	حکمتیں	وصف	+	اوصاف
صوفی	+	صوفیاء	تدبیر	+	تدابیر
اعتراض	+	اعتراضات	مشاہدہ	+	مشاہدات
جسم	+	اجسام	فائدہ	+	فوائد
سبق	+	اسباق			

III اضداد لکھئے:

زیبا	×	نازیبا	ناچیز	×	چیز
گہری	×	سطحی	عقل مند	×	بے وقوف
ابتدا	×	انتہا	حکمران	×	رعایا
خوش نصیبی	×	بدنصیبی	باغی	×	وفادار
کم خوراک	×	بسیار خوراک	قناعت	×	حرص
بے حیا	×	باحیا	زہر	×	تریاق
معتدل	×	غیر معتدل	روحانی	×	جسمانی
پاک	×	ناپاک	تدبیر	×	تقدیر
غافل	×	بیدار	زبانِ حال	×	زبانِ قال
دانستہ	×	نادانستہ	ہستی	×	نیستی
فنا	×	بقا			

IV جوڑ لگایئے:

الف		ب
گھریلو مکھی	–	جو مل جائے کھا لیتی ہے
اس کے ایک پر میں زہر ہے	–	دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہے
مکھی کی تیسری قسم	–	ملنسار اور محبت کرنے والی
متوکل ہے	–	اور دوسرے میں تریاق
اپنی ہستی کو مٹا کر	–	مردار خور ہے

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:51 PM

V دیئے گئے مرکب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے: ایک مثال دی گئی ہے۔

عرفان قدرت	طریقِ تمدن	کم خوراک	صبح وشام
خوف ناک	جذبۂ الفت	زبانِ حال	ذوقِ قربانی
حیرت زدہ	عشقِ حقیقی		

عرفانِ قدرت : شہد کی مکھی عرفان قدرت کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

VI مختصر جوابات لکھئے:



1۔ مصنف کس جاندار کو عرفانِ قدرت کا پُر اسرار نوشتہ کہتے ہیں؟
2۔ مکھیوں کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کے نام لکھئے۔
3۔ مکھی کا ترانۂ حمد وشکر کیا ہے؟
4۔ مگس بے حیا کون ہے؟
5۔ گھریلو مکھی کے دونوں پیروں میں کیا چیز موجود ہوتی ہے؟
6۔ مکھی کی تیسری قسم کون سی ہے؟ اور وہ کہاں پائی جاتی ہے؟
7۔ اس مضمون کے مصنف کا نام لکھئے۔

VII تفصیلی جواب لکھئے:

1۔ ’’ مکھی اور اس کی قسمیں ‘‘ اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

اس سبق میں موجود محاورے :

رنگ نہ بدلنا	:	وضع اور طرز نہ بدلنا
بری نگاہ ڈالنا	:	بدنیت ہونا
دامن نہیں چھوڑنا	:	ساتھ نہ چھوڑنا
دربدر مارا مارا پھرنا	:	ہر ایک کے دروازے پر مانگنے کے لئے جانا۔
زبانِ حال سے کہنا	:	بغیر کہے اپنی حالت سے ظاہر کرنا
چھاپہ مارنا	:	دشمن کو بے خبر رکھ کر حملہ کرنا
آنکھیں نکالنا	:	ناراض ہونا۔ ڈرانا۔ دھمکانا



لسانی سرگرمیاں:

(الف) قرآن مجید میں شہد کی مکھی کے نام سے کون سی سورت ہے اس کا نام لکھئے اور یہ بھی بتایئے کہ قرآن میں شہد کو کیا کہا گیا ہے؟

(ب) کسی جانور یا پرندے کی خصوصیات سے متعلق کم از کم دس سطروں پر مشتمل ایک مضمون لکھئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:51 PM

اکائی 8

حصّۂ غزل

غزل

ملک العزیز کاتبؔ، چنئی



سیکھنے کے مقاصد

- محبوب کے متعلق دلی کیفیات کا اظہار کرنا
- دنیا کی بے ثباتی کو ظاہر کرنا
- گندی سیاست کا حال معلوم کرانا



شاعر کا تعارف

ملک العزیز کاتب کے والدِ محترم کا نام کاتب محمد یوسف ہے، جو مدرسہ معدن العلوم وانمباڑی میں ناظمِ مدرسہ رہ چکے ہیں اور جامعہ دارالسلام عمرآباد میں عربی استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ وانمباڑی میں 1951ء میں پیدا ہوئے۔ نامہ نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ اردو ادب اور تجزیہ میں بڑا کمال رکھتے ہیں گو آپ کو اردو زبان و ادب میں بڑی دلچسپی ہے اور ٹمل ناڈو میں اردو کی بقا کے لئے کوشاں و سرگرداں ہیں۔ موصوف نے غزلیں بڑے عمدہ انداز میں کہی ہیں، دھیمے سروں میں گنگنا کر غزل پر آپ نے کرم فرمایا ہے اور نت نئے رجحانات کے پھول بکھیرے ہیں۔

بن تمہارے ساز دل کا بے سرا رہ جائے گا
تم بتاؤ، زندگی میں کیا مزہ رہ جائے گا

چاند جب دیکھے گا تم کو، دیکھتا رہ جائے گا
کیا زمیں پہ آئینہ ہے، سوچتا رہ جائے گا

چاندنی ہے چار دن کی یہ خوشی یہ قربتیں
پھر ہمارے درمیاں، اک فاصلہ رہ جائے گا

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:52 PM

یہ خوشامد یہ سیاست، بے ضمیری یہ فریب
سامنے میزان ہوگا، سب دھرا رہ جائے گا

یہ قوی ہیکل چٹانیں آفتاب و ماہتاب
سب فنا ہوجائیں گے بس ایک خدا رہ جائے گا

حاصلِ کلام

شاعر ملک العزیز کاتبؔ اپنی اس غزل میں اپنے محبوب سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمہارے بغیر دل کا ساز اور نغمہ بے آواز رہ جائے گا۔ ایسی صورت میں تم ہی انصاف سے بتاؤ کہ زندگی میں لطف کہاں سے رہے گا۔ تمہارے حسن کو جب چاند دیکھے گا تو بس دیکھتا ہی رہ جائے گا اور اس کا گمان تمہارے بارے میں آئینہ کا ہوجائے گا۔

ہمارا محبوب سے جو تعلق اور رابطہ ہے وہ بس چند روزہ ہے۔ بعد میں فاصلے ہی رہ جائیں گے۔

موجودہ سیاست کیا ہے بس خوشامدی، بے ضمیری، دھوکہ دہی ہے۔ آج کے سیاست داں جب قیامت کے دن خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے، میزانِ عمل سامنے ہوگا تو ان کی ساری چالاکیاں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

یہ ساری کائنات، سورج چاند، بڑے بڑے سیارے اور ستارے سب فنا ہوجائیں گے۔ صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

بن	:	بغیر	قربتیں	:	نزدیکیاں
بے سرا	:	بغیر آواز کے	خوشامد	:	چاپلوسی
فریب	:	دھوکہ	میزان	:	اعمال کی ترازو
دھرا	:	بے کار۔ بے فائدہ	ہیکل	:	جثہ، جسم
آفتاب و ماہتاب	:	سورج اور چاند			
چاندنی ہے چار دن کی		(محاورہ) چند دن کا عیش و آرام			

II واحد جمع لکھئے:

زمین	+	زمینیں	فاصلہ	+	فاصلے
قوی	+	اقویاء	میزان	+	موازین
چاندنی	+	چاندنیاں	زندگی	+	زندگیاں

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:52 PM

II اضداد لکھیے:

بےسرا	×	سروالا	قربت	×	دوری
بےضمیری	×	ضمیر	قوی	×	کمزور
فنا	×	بقا			

IV قوسین میں دیے گئے الفاظ کی مدد سے خانہ پری کیجیے:

(1) بن تمہارے ..... دل کا بےسُرا رہ جائے گا

(الف) سوز (ب) ساز (ج) طرب

(2) تم بتاؤ، .....میں کیا مزہ رہ جائے گا

(الف) دنیا (ب) آخرت (ج) زندگی

(3) .....جب دیکھے گا تم کو، دیکھتا رہ جائے گا

(الف) چاند (ب) سورج (ج) ستارہ

(4) کیا زمین پر ..... ہے سوچتا رہ جائے گا

(الف) عکس (ب) شیشہ (ج) آئینہ

V بحوالۂ متن تشریح کیجیے:

(الف) چاندنی ہے چار دن کی یہ خوشی یہ قربتیں
پھر ہمارے درمیاں، اک فاصلہ رہ جائے گا

(ب) یہ خوشامد یہ سیاست ، بےضمیری یہ فریب
سامنے میزان ہوگا، سب دھرا رہ جائے گا



VI درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(1) شاعر کے نزدیک محبوب کے بغیر دل کے ساز کا حال کیسا رہے گا؟

(2) چاند محبوب کو دیکھ کر کیا سوچے گا؟

(3) چار دن کی خوشی کیسی لگتی ہے؟

(4) شاعر سیاست کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

(5) کون ہمیشہ قی رہے گا؟

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:52 PM

اکائی 8

سرسری مطالعہ

اتحاد کی طاقت

رضا جعفری

وہ ایک بہت ہی خوب صورت جنگل تھا۔ چاروں طرف ہرے بھرے پیڑ تھے جن پر خوب میٹھے پھل لگے تھے۔ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے ایسے جھرنے تھے جو کسی آئینہ کی طرح چمکتے رہتے تھے۔ جنگل کے بیچ میں ایک بہت بڑی جھیل تھی جس میں پرندے نہاتے اور تیرتے رہتے تھے۔ کڑاکل اور دوسرے پرندے ایسے بھی تھے جو دوسرے ملکوں سے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے گرمیاں گذارنے کے لئے اس جھیل پر آتے تھے اور مہینوں یہاں بسیرا کرتے تھے۔

اس جنگل کا ماحول کچھ ایسا بنا ہوا تھا کہ شیر اور بکری، لومڑی، بھالو اور لکڑ بگھا ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ سب ہی ایک دوسرے کا لحاظ رکھتے تھے۔ کوئی کسی کو پریشان نہ کرتا تھا اور نہ آپس میں لڑتا جھگڑتا تھا۔ یہی حالت پرندوں کی تھی۔ طوطا۔ مینا، کبوتر، فاختہ اور کوا بھی ایک خاندان کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ سارے جانور اور پرندے جب اپنی اپنی بولیاں بولتے تھے تو سارا جنگل کسی خوب صورت کورس کی طرح کانوں میں رس گھولنے لگتا تھا۔

لیکن جس طرح آدمیوں میں کچھ اچھے آدمی ہوتے ہیں اور کچھ برے، اسی طرح جانوروں اور پرندوں میں بھی اچھے برے دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔۔ ایک دن جنگل کے اس خوب صورت ماحول کو خراب کرنے کے لئے ایک کوا، نہ جانے کہاں سے وہاں آ نکلا۔

جنگل کے پرندوں نے مہمان سمجھ کر اس کا خوب استقبال کیا۔ اس کو کھانے کے لئے طرح طرح کی چیزیں پیش کیں۔ وہ کوا تو کسی دوسرے ہی ارادے سے وہاں آیا تھا۔ دراصل اس کو فاختہ کے انڈے بہت اچھے لگتے تھے۔ ایک دن جب فاختہ دانہ چگنے کے لئے اپنے گھونسلے سے باہر گئی تو کوا بڑی چالاکی سے اس کے انڈوں کو لے اُڑا۔ اس طرح پہلے تو وہ خود چپکے چپکے سے فاختہ کے انڈے کھانے لگا۔ پھر اس ڈر سے کہ کہیں وہ پکڑا نہ جائے، اس نے یہ بری عادت جنگل کے دوسرے کوؤں میں بھی ڈال دی۔ ان کو بھی فاختہ کے انڈوں کا مزہ چکھا دیا۔

یہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ فاختہ کتنی امن پسند پرندہ اور خوددار ہوتی ہے۔ وہ نہ کسی کو پریشان کرتی ہے اور نہ کسی کی برائی کرتی ہے۔ وہ تو بس اپنے کام سے کام رکھتی ہے۔ اب بے چاری فاختہ جب بھی انڈے دیتی، جنگل کے کوّے خوب مزے لے لے کر اُن کو کھا جاتے۔ دکھ سہے بی فاختہ۔ اور کوّے انڈے کھائیں۔

فاختہ کا گھونسلہ جہاں تھا اس کے پاس کے دوسرے پیڑوں میں گوریا، کبوتر اور مینا بھی رہتے تھے۔ پہلے تو ان کو پتہ ہی نہیں چلا کہ ان کے پڑوس میں کیا ہو رہا ہے۔ لیکن جب فاختہ نے ڈر کے مارے اپنے گھونسلے سے نکلنا ہی چھوڑ دیا اور ہر دم آنسو بہانے لگی تو وہ سب چونکے۔ انہوں نے فاختہ سے پوچھا۔ ''کیوں بی فاختہ! آپ کیوں رو رہی ہیں؟''

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:53 PM

فاختہ نے رو رو کر ان کو پوری بات بتلا دی۔ گوریا، مینا، اور کبوتر کو کوے کے ظلم کی بات سن کر دکھ تو بہت ہوا، مگر انہوں نے سوچا ''فاختہ کسی سے میل ملاپ تو نہیں رکھتی ہے، نہ ہی کسی سے ملتی جلتی ہے اور نہ کہیں آتی جاتی ہے، اس لئے کوؤں نے اس کے ساتھ شرارت کی ہے۔ کچھ دنوں میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔''

مگر وہ کوّا جو باہر سے آیا تھا وہ تو بہت شیطان تھا۔ اس نے جنگل کے سارے کوؤں کو ایسی چاٹ لگا دی کہ جب اس کو فاختہ کے انڈے نہیں ملتے تو وہ کبھی کبوتر اور کبھی گوریا کے انڈوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ جب کبوتر اور گوریا کے انڈے غائب ہونے لگے تو وہ دکھ سے بلبلا اٹھے۔ اب ان کو فاختہ کے دکھ کا احساس ہوا۔

مینا جو سامنے کے پیڑ پر رہتی تھی۔ مزے سے پیڑ کی چوٹی پر بیٹھے گانے گاتی۔ وہ اس خوش فہمی میں تھی کہ کوؤں کی نظر اس کی طرف نہیں ہے۔ لیکن اس کی خوشی زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکی۔ کوؤں کی جسارت بڑھتی جا رہی تھی۔ انہوں نے جب مینا کے گھونسلے میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھا تو وہ ان کو چونچ میں دبا کر اڑا لے گئے اور مینا اپنا سارا گانا بھول گئی۔ اب وہ چاروں پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں بیٹھ کر آنسو بہانے لگے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان شیطان کوؤں کو کس طرح بھگائیں۔

ایک دن گوریا جو ان میں سب سے زیادہ ضعیف اور کمزور تھی اپنے گھونسلے سے اڑی اور کبوتر کے پاس جا بیٹھی۔ کبوتر نے اپنے آنسو پونچھ کر اس کی طرف دیکھا تو گوریا بولا۔ ''کبوتر بھائی! ایسا کب تک چلے گا؟ یہ شیطان کوّے کبھی میرے انڈے کھا جاتے ہیں اور کبھی آپ کے۔ سامنے والی مینا اور فاختہ کو بھی نہیں چھوڑتے۔ کچھ کیجئے۔ آپ تو طاقت ور ہیں۔ آپ تو آندھی اور طوفان کا بھی سینہ چیرتے ہوئے اڑتے ہیں۔''

کبوتر اپنی تعریف سن کر پھولا نہیں سمایا وہ بولا ''تم ٹھیک کہتی ہو مگر میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم تو جانتی ہو۔ میں امن کا نشان ہوں۔ میں کسی سے لڑنا پسند نہیں کرتا۔''

''لیکن یہ لڑائی وہ لڑائی نہیں ہے'' گوریا بولی۔ ''یہ تو زندہ رہنے کے حق کا معاملہ ہے۔ اگر آپ ٹھیک سمجھیں تو ہم فاختہ کے پاس چلیں۔ شاید وہ کوئی راستہ بتائیں۔''

اور وہ دونوں فاختہ کے پاس جا بیٹھے۔ فاختہ ساری کارروائی کو اپنے گھونسلے میں بیٹھی دیکھ رہی تھی۔ گوریا نے جب اس کو پوری بات بتلائی تو وہ غصے سے بولی ''ہمیں کوؤں کو مار ڈالنا چاہئے۔''

گوریا نے اسے سمجھایا ''چاہتے تو ہم بھی یہ ہیں مگر ہماری سمجھ میں کوئی ترکیب نہیں آ رہی ہے۔ تم ہی کوئی راستہ بتاؤ۔''

فاختہ ایک دم سے جوش میں تن کر بولی ''ترکیب تو ابھی ابھی تمہارے آنے سے میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ لیکن پہلے آؤ ذرا اپنی پڑوسی مینا سے بھی بات کر لیں کیونکہ اس کو اس ترکیب میں ایک بڑا کردار نبھانا ہے۔''

مینا پیڑ کی اونچی ڈال پر بیٹھ کر بڑے دکھ بھرے الاپ لگا رہی تھی۔ فاختہ نے اس کو سمجھایا۔ ''مینا جی! دکھی ہونے سے کام نہیں چلے گا۔ کوؤں کو سزا دینے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا ہوگا''۔

مینا نے دھیمی کمزور آواز میں کہا ''میں گانا تو گا سکتی ہوں مگر کسی پر حملہ نہیں کر سکتی۔ پھر کّوا، اتنا طاقت ور اور چالاک ہے کہ اس کو مار بھگانا آسان کام نہیں ہے۔ اب تو ہم کو کوؤں سے ڈر کر ہی رہنا ہوگا۔

فاختہ نے اس کو سمجھایا ''ہم لوگوں کو ڈر کر ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گوریا ہم سب میں کمزور ہے مگر آج اس نے ایک راستہ

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:53 PM

ہم سب کو ایسا دکھایا ہے جس پر چل کر اگر ہم چاہیں تو بڑے سے بڑے ظالم سے بھی لڑ سکتے ہیں اور اپنے حق کو منوا سکتے ہیں''۔

کبوتر اور مینا بڑے تعجب سے فاختہ کی طرف دیکھنے لگے۔ گوریا آہستہ آہستہ مسکرانے لگی۔

فاختہ نے سب کو سمجھایا۔ ''وہ راستہ اور کوئی نہیں وہ راستہ ہماری ایکتا میں ہے۔ ہم الگ الگ تو کمزور اور چھوٹے دکھائی دیتے ہیں مگر ایک بار ہم سب ساتھ مل جائیں تو ہماری ایکتا کی طاقت سے کوا تو کیا، کوئی شیر بھی مقابلہ نہیں کرسکتا''۔

سب لوگ حیرت سے فاختہ کی طرف دیکھنے لگے۔ ایکتا کے احساس نے ان سب کے دلوں میں یکا یک ایک بجلی سی بھر دی تھی۔ جیسے وہ سب بہت طاقت ور ہو گئے ہوں۔ ان چاروں نے مل کر کوؤں کے مظالم کی کہانی جنگل کے سارے پرندوں اور جانوروں کو سنائی۔

دوسرے دن لالچی کوے اس طرف آئے تو جنگل کے سارے پرندوں اور جانوروں کو ایک جگہ پر جمع دیکھ کر گھبرائے اور وہ کوا جس نے جنگل کے سارے کوؤں کو بری عادت سکھائی تھی۔ جنگل کی ایکتا کو دیکھ کر وہاں سے ہمیشہ کے لئے بھاگ گیا۔

بچو! اگر ہم بھی اپنے ملک میں ایسی ہی ایکتا اور بھائی چارہ بنا دیں تو ذرا سوچو، ہمارا ملک بھی اس جنگل کی طرح کتنا خوب صورت اور طاقت ور بن جائے گا۔

I الفاظ کے معانی اور اشارے:

جھرنے	:	آبشار	جھیل	:	آبشار سے منجمد ہوا پانی کا قطعہ
گھاٹ	:	تالاب	استقبال	:	آؤ بھگت کرنا
خوددار	:	غیرت مند	دکھ	:	غم
پیڑ	:	درخت	جسارت	:	بے باکی، ہمت
ضعیف	:	کمزور	آندھی	:	زوردار ہوا چلنا
ترکیب	:	تجویز	ایکتا	:	اتحاد
لالچ	:	حرص	الاپ	:	آواز کا اُتار چڑھاؤ



II درجِ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے:

(1) جھیل کہاں تھی؟

(2) پرندے کہاں نہاتے اور تیرتے تھے؟

(3) گھاٹ پر کون سے جانور پانی پیتے تھے؟

(4) جنگل کے خوب صورت ماحول کو خراب کرنے کے لئے کون سا پرندہ آنکلا؟

(5) کوے کو کس پرندے کے انڈے اچھے لگتے تھے؟

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:54 PM

(6) پرندہ فاختہ کے اندر کون سی خصلت پائی جاتی تھی؟

(7) کون سا پرندہ امن کا نشان سمجھا جاتا ہے؟

(8) فاختہ نے سب پرندوں کو کون سا راستہ بتایا؟

(9) 'اتحاد کی طاقت' کہانی سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

IV۔ تفصیلی جواب لکھئے۔

(1) کیا اتحاد میں طاقت پائی جاتی ہے۔ اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔



پڑھائی میں کامیابی کیسے حاصل کریں؟

آپ پڑھائی میں زیادہ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نیچے لکھے گئے مشوروں پر عمل کیجئے۔

پڑھنے کی جگہ :

جہاں آپ پڑھتے ہیں وہ جگہ شور آوازوں اور آنے جانے والوں سے جہاں تک ممکن ہو محفوظ ہو۔ پڑھنے کی جگہ میز پر غیر ضروری چیزیں نہ رکھیں۔ جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے قلم، روشنائی، کتاب، کاپی، ربڑ، اسکیل، وغیرہ پہلے سے موجود رکھیں تا کہ بار بار اُٹھ کر نہ جانا پڑے۔ روز مقررہ وقت پر پڑھئے۔

روشنی :

پڑھنے میں روشنی کی خاص اہمیت ہے۔ بہت دھیمی اور بہت تیز روشنی آنکھوں پر خراب اثر ڈالتی ہے اور آنکھیں جلد تھک جاتی ہیں لہذا مناسب روشنی ہونی چاہئے۔

ڈکشنری دیکھنے کی عادت ڈالئے :

روز چند الفاظ نوٹ کیجئے۔ ان کے معنی سمجھئے اور استعمال کیجئے۔ وقتاً فوقتاً دیکھئے کہ یہ الفاظ آپ کو یاد ہیں یا نہیں۔

تحریر :

آپ اپنی تحریر کو خوب خوش خط بنائیں۔ اس کو دیکھ کر ہی آپ کی قابلیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ممتحن اچھی لکھائی پر ہی اچھے نمبر دیتے ہیں۔

امتحان :

امتحان کے دنوں میں امتحان سے پہلے ہی اہم سوالات تیار کر لینے چاہئیں تا کہ امتحان میں گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:54 PM

اکائی 8
قواعد

انشائیہ اور اس کی اقسام

قواعد

جملہ انشائیہ کی تعریف

وہ جملہ ہے جس میں کوئی خبر نہ ہو اور جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔

مثال: مدراس کہاں ہے؟ ایک گلاس پانی لاؤ۔

جملہ انشائیہ کی پہچان

جملہ انشائیہ حسب ذیل صورتوں میں آتا ہے۔

1۔ امر : حکم دینا

: مثال : باہر جاؤ۔ تم ایک کتاب لاؤ۔ دروازہ کھولو۔

2۔ نہی : منع کرنا

: مثال : باہر مت جاؤ۔ اِدھر نہ دیکھو۔ یہاں مت بیٹھو۔

3۔ ندا : پکارنا

: مثال : اے لڑکے۔ او ترکاری والے۔

4۔ تعجب : تعجب کرنا

: مثال : ایں! یہ کون شخص ہے۔ واہ! یہ عمارت بہت ہی خوب صورت ہے۔

5۔ ندبہ : افسوس کرنا

: مثال : ہائے افسوس! میں غفلت کا شکار ہو گیا۔

6۔ قسم : قسم کھانا

: مثال : خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:54 PM

7۔ تحسین : تعریف کرنا

: مثال : شاباش، تم نے اچھا کام کیا۔

8۔ تنبیہ : آگاہ کرنا

: مثال : خبردار، آئندہ چوری نہ کرنا۔ خبردار، یہاں پر برقی تار ہے۔

9۔ تمنا : خواہش کرنا :

مثال : کاش میں ذرا پہلے آتا۔

10۔ شرط : شرط پوری کرنا :

مثال : جو محنت کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ جیسا بوؤ گے، ویسا کاٹو گے۔

11۔استفہام : سوال کرنا :

مثال : تمہارا نام کیا ہے؟ تم کب یہاں آئے؟ یہ کون ہے؟

12۔ عرض : گزارش کرنا :

مثال : تم بھی چلو تو اچھا ہے۔ آیئے چائے پیتے ہیں۔

مشق :

1۔ جملہ انشائیہ کی تعریف کیجئے اور ایک مثال دیجئے۔

2۔ کھانا مت کھاؤ۔ یہ جملہ انشائیہ کی کونسی قسم ہے؟

3۔ مدراس سے تم کب واپس لوٹے؟ یہ جملہ انشائیہ کی کونسی قسم ہے؟

4۔ جملہ ندا کی ایک مثال پیش کیجئے۔

5۔ جملہ امر کی ایک مثال پیش کیجئے۔

ہندوستاں کی بیٹی محبوب کل جہاں کی
ہے ہر زباں سے پیاری اردو زباں ہماری

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اُردو بولئے، اُردو پڑھئے، اُردو لکھئے۔

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:55 PM

URDU READER - CLASS 8
List of Authors and Reviewer

Executive
Pon. Kumar,
Joint Director,
J. D. Syllabus,
SCERT, Chennai.

Reviewer :
Mohamed Sharfuddin
Headmaster, PUMS Urdu Boys High School,
Mathigiri, Krishnagiri District.

Authors :
Syed Mahmood B.T. Asst.,
Islamiah HSS, Pernambut,
Vellore District.

H. Abrarul Haq,
B.T. Asst., Islamiah Boys' HSS,
Vaniyambadi,
Vellore District.

Mohamed Jaweed Akram,
B.T. Asst. Islamiah Boys' HSS,
Vaniyambadi-635751,
Vellore District

Mohammed Jabir .S
B.T. Asst., Govt. Urdu HSS.,
Hosur, Krishnagiri District.

Co-Ordination
A. Palanivel Raj,
Assst. Professor,
SCERT, Chennai.

This book has been printed on 80 G.S.M.
Elegant Maplitho paper.

Co-ordination
Ramesh Munisamy

Urdu Typing , Layout
Mohamed Nusrath Sayeed
TAJ Printers, Vaniyambadi.

Printed by offset at:

8th Urdu 19-2000 Unit 8
Monday, July 01, 2019 12:07:55 PM